عمران سیریز
گولڈن سپاٹ
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "گولڈن سپاٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سرمایہ دار یہودی اور اسرائیل کی تمام تر تخریبی سرگرمیوں کا مقصد اسلامی دنیا کے خلاف کام کرنا ہوتا ہے اور اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ وہ پاکیشیا کے خاتمے کے لئے ہر سطح پر کوشاں رہتے ہیں کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے پاکیشیا اور پاکیشیائی عوام پوری دنیا میں ان یہودیوں کی سلطنت قائم کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس ناول میں بھی یہودیوں اور اسرائیل نے مل کر ایک ایسا سائنسی ہیڈ کوارٹر قائم کیا جہاں سے وہ پوری اسلامی دنیا اور خاص طور پر پاکیشیا کو ایک لمحے میں نیست و نابود کر سکنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور چونکہ وہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہیں اس لئے اس سائنسی ہیڈ کوارٹر کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا لیکن جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہودیوں اور اسرائیل کی اس سازش کا علم ہوا وہ اسلامی دنیا اور خصوصاً پاکیشیا کے تحفظ کی خاطر دیوانہ وار میدان عمل میں کود پڑے لیکن اس بار محاورتاً نہیں حقیقتاً اس سائنسی ہیڈ کوارٹر جسے گولڈن سپاٹ کا نام دیا گیا تھا کی حفاظت کا اس انداز میں بندوبست کیا گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے لئے گولڈن سپاٹ تک پہنچنا ہی ناممکن نظر آنے لگ گیا تھا لیکن چونکہ یہ پوری اسلامی دنیا اور خاص طور پر پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کا مسئلہ تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے اور پھران کی جدوجہد کا ہر لمحہ موت کا روپ دھارتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء سے واقعی مجھے رہنمائی ملتی ہے البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب دستور ملاحظہ کر لیجئے۔

سرائے نورنگ سے برہان اللہ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناول بڑے پیار سے پڑھتا ہوں البتہ مجھے ایک شکایت ہے کہ عمران ہر وقت جولیا کے جذبات کا مذاق اڑاتا رہتا ہے جو مجھے اور میرے دوستوں کو بے حد ناگوار گزرتا ہے اور کبھی کبھی تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ عمران کے دل میں جولیا کے لئے کوئی نرم گوشہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے اس لئے ہماری درخواست ہے کہ کسی ناول میں عمران کے اصل جذبات کو سامنے لائیں تاکہ کم از کم یہ تسلی تو ہو کہ عمران صرف مذاق کرتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور میری اس شکایت پر غور کریں گے"۔

محترم برہان اللہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ عمران جس انداز میں جولیا کے جذبات کا مذاق اڑاتا ہے یہی بات ثابت کرتی ہے کہ وہ جولیا کو اہمیت دیتا ہے ورنہ جولیا کے علاوہ بھی تو دوسری لڑکیاں عمران سے ملتی رہتی ہیں۔ جب تک کسی سے کوئی تعلق نہ ہو کوئی دوسرے کو اس طرح اہمیت نہیں دیتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کہروڑ پکا سے میاں حبیب الرحمٰن محمود لکھتے ہیں۔ "میں طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور حیران کن بات یہ ہے کہ اتنے سارے ناول پڑھنے کے بعد بھی وہ چاشنی ابھی تک قائم ہے جو پہلا ناول پڑھنے کے بعد تھی۔ اس سے آپ اپنی تحریر کی دلکشی کا خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ سے ایک سوال ہے کہ عمران کی طرح آپ کا باورچی آپ کو کون سی دال کھلاتا رہتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم میاں حبیب الرحمٰن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو یہ تو عمران کا دل گردہ ہے کہ اس نے صرف دال کھانے کے لئے باورچی رکھا ہوا ہے اور پھر اس کے باورچی کا دل گردہ ہے کہ تنخواہیں نہ ملنے کے باوجود عمران کا ساتھ دے رہا ہے۔ امید ہے آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

مرید کے سے اعظم فاروق لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول پڑھ چکا ہوں لیکن مجھے اس ناول کی تلاش ہے جس میں سیکرٹ سروس کا

قیام عمل میں آیا اور عمران ایکسٹو بنا۔ امید ہے آپ ضرور میری رہنمائی کریں گے"۔

محترم اعظم فاروق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ لیکن جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو محترم سیکرٹ سروس کا قیام ناولوں میں نہیں ہوا کرتا۔ سیکرٹ سروس تو اس وقت ہی قائم ہو جاتی ہے جب ملک قائم ہوتا ہے البتہ سیکرٹ سروس کے کارنامے آپ ناولوں میں ضرور پڑھتے رہتے ہیں۔ امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار یورپی ملک پالینڈ کے دارالحکومت کی سب سے بڑی اور سب سے مصروف سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس سڑک پر کاروں کا اس قدر رش تھا کہ یوں لگتا تھا کہ جیسے پوری دنیا کی فیکٹریوں میں بننے والی کاریں اس سڑک پر اکٹھی ہو گئی ہوں لیکن ٹریفک کا نظام ایسا تھا کہ کاروں کا یہ سیل رواں مسلسل حرکت میں تھا اور کسی قسم کی کوئی پریشانی پیدا نہ ہوتی تھی۔ سرخ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا لباس تھا۔ ٹائی پھولدار اور انتہائی شوخ رنگ کی تھی۔ آنکھوں پر دھوپ کا قیمتی فریم تھا اور وہ اپنے انداز سے کوئی فلمی ہیرو لگ رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان اور خوبصورت یورپی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے جسم پر

شوخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ اس کے بال بھی انتہائی جدید فیشن کے انداز میں تراشے ہوئے تھے۔

"یہ آخر تمہیں بیٹھے بیٹھے سیوتھ ہوٹل جانے کی کیا سوجھی ہے پائزو۔ یہ ہوٹل تو اس قابل نہیں ہے کہ تم وہاں جا سکو"...... لڑکی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جس کا نام پائزو تھا۔

"کارڈک ایسے ہی ہوٹلوں میں رہنا پسند کرتا ہے ہیلن۔ یاد ہے دو سال پہلے بھی اس سے ملاقات بارنو ہوٹل میں ہوئی تھی جو سیوتھ سے بھی گھٹیا ہوٹل ہے"...... پائزو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اسے کسی اچھے سے ہوٹل میں بلا لیتے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اس سے وہیں جا کر ملاقات کی جائے"...... ہیلن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے ضروری نہ تھا لیکن اب ضروری ہو گیا ہے اس لئے کہ اب کارڈک باس بن چکا ہے اور باس سے ملنے اس کے پاس جانا پڑتا ہے"...... پائزو نے جواب دیا تو ہیلن بے اختیار اچھل پڑی۔

"کارڈک باس بن چکا ہے۔ تمہارا باس کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی"...... ہیلن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تفصیل تو نہیں بتا سکتا البتہ صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ کارڈک جس بین الاقوامی تنظیم سے اٹیچ تھا اس تنظیم نے ہماری تنظیم ریڈ لائن کو خرید لیا ہے اور اس طرح پوری ریڈ لائن اس تنظیم میں شامل ہو چکی ہے اور مجھے اس بین الاقوامی تنظیم کراکون نے جس

سیکشن کے ساتھ اٹیچ کیا ہے اس کا باس کارڈک ہے اس طرح کارڈک اب میرا اور تمہارا دونوں کا باس ہے"...... پائزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے تم طویل عرصے سے فارغ تھے اور کوئی کام نہیں کر رہے تھے"...... ہیلن نے کہا۔

"ہاں۔ اس طویل عرصے میں بات چیت طے ہو رہی تھی جو اب طے ہو گئی ہے اور کارڈک سیکشن کا انتخاب میں نے خود کیا ہے کیونکہ بہرحال کسی اجنبی کی ماتحتی میں کام کرنے سے کارڈک کی ماتحتی میں کام کرنا زیادہ بہتر ہے اور پھر کارڈک بہرحال میرا استاد بھی رہا ہے اور مجھے اس کی بے پناہ صلاحیتوں کا بھی اعتراف ہے"...... پائزو نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ تو درست ہے۔ کارڈک کے کارنامے تو میں نے بھی سنے ہیں لیکن کارڈک کا سیکشن کن معاملات پر کام کرتا ہے"۔ ہیلن نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کراکون ویسے تو بین الاقوامی سطح پر دنیا کا ہر دھندہ کرتی ہے لیکن دراصل یہ سارے کام فنڈ کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں کیونکہ کراکون کو یہودیوں اور خصوصی طور پر اسرائیل کی درپردہ سرپرستی حاصل ہے اور یہ یہودیوں کا ایک گروپ دنیا کے کسی نامعلوم جزیرے پر ایک ایسا سائنسی ہیڈکوارٹر تیار کرنے میں مصروف ہے جس کی تکمیل کے بعد پوری دنیا کو اس ہیڈکوارٹر سے

آسانی سے کنٹرول کیا جا سکے گا۔ یہ ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور اس کے ذریعے پوری دنیا کے اسلحے کو پوری دنیا کی مواصلات کو اور پوری دنیا کی بحری اور ہوائی ٹرانسپورٹ کو جام کیا جا سکتا ہے۔ اس جزیرے کی حفاظت کارڈک سیکشن کرتا ہے اس طرح یہ سیکشن کراکون کا مین سیکشن ہے"...... پائزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ایسی مشینری ایجاد کر لی گئی ہے"۔ ہیلن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اصل مسئلہ اس مشینری کا نہیں بلکہ اس ہیڈ کوارٹر کا ہے کیونکہ جیسے ہی اس کا محدود پیمانے پر تجربہ کیا گیا پوری دنیا کے سپر ایجنٹ اس کو تباہ کرنے کے لئے نکل پڑیں گے اس لئے اصل مسئلہ اس کی حفاظت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنایا جا رہا ہے"...... پائزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کام کارڈک سیکشن کر رہا ہے۔ پھر تو اس سیکشن میں سارے سائنس دان ہوں گے۔ ہمارا تمہارا وہاں کیا کام ہو گا"۔ ہیلن نے پوچھا۔

"اصل کام تو سائنس دان کر رہے ہیں کارڈک سیکشن تو اس وقت تک اس کی حفاظت کرے گا جب تک یہ ہیڈ کوارٹر جسے گولڈن سپاٹ کا نام دیا گیا ہے مکمل نہیں ہو جاتا۔ جب یہ مکمل ہو

جائے گا تو پھر یہ اپنی حفاظت خود کرے گا۔ پھر اس کی حفاظت کی ضرورت نہیں رہے گی"...... پائزو نے جواب دیا۔

"لیکن کارڈک سیکشن اس کی کس سے حفاظت کر رہا ہے"۔ ہیلن نے کہا۔

"فی الحال تو کسی سے نہیں بلکہ امکانی طور پر حفاظت کی جا رہی ہے لیکن اگر کوئی مخالف گروپ سامنے آ بھی گیا تب بھی اس کی تکمیل تک تو بہرحال اس کی حفاظت کرنی ہی پڑے گی"۔ پائزو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں بھی اب وہاں جانا ہو گا"...... ہیلن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یہ تو اب کارڈک سے ملنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ اس نے کیوں کال کیا ہے"...... پائزو نے جواب دیا اور ہیلن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلن پائزو کی بیوی تھی اور وہ دونوں ہی ایک تنظیم میں بطور ایجنٹ کام کرتے تھے اور دونوں کی کارکردگی کو تنظیم میں بے حد سراہا جاتا تھا۔ وہ دونوں پہلے پالینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق تھے۔ پھر یہ ایجنسی اقوام متحدہ کے ایک معاہدے کی وجہ سے ختم کر دی گئی تو ان دونوں نے بجائے کسی دوسری سرکاری ایجنسی میں جانے کے پرائیویٹ تنظیم ریڈ لائن جائن کر لی تھی اور اب جبکہ ریڈ لائن کراکون میں ختم کر دی گئی تھی اب وہ کراکون کے ایجنٹ بن چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد پائزو نے کار ایک سائیڈ پر موڑی

اور تھوڑی دیر بعد کار سائیڈ روڈ کے کنارے پر بنے ہوئے ایک دو منزلہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ یہ سیونتھ ہوٹل کہلاتا تھا لیکن یہاں شرفاء کی بجائے جرائم پیشہ افراد کی کثرت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اعلیٰ طبقہ اس ہوٹل کا رخ نہ کرتا تھا۔ ہوٹل کی پارکنگ میں کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ کے سامنے موجود تھے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ سائیڈ پر نیم پلیٹ موجود تھی جس پر کارڈک کا نام موجود تھا۔ پائزو نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"یس کم ان"..... اندر سے ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی اور پائزو نے دروازے کو دبا کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ہیلن بھی اندر داخل ہوئی۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جسے اچھے انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے میز کے پیچھے کرسی پر ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور میز پر شراب کی بوتل موجود تھی۔ یہ کارڈک تھا جسے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ اس کا چہرہ بھاری تھا اور آنکھیں موٹی موٹی سی نظر آ رہی تھیں لیکن اس کی ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی اس کے چہرے پر نمایاں تھی جس سے اس کی انتہائی بے رحمی اور سفاکی کا اندازہ ہوتا تھا۔

"اوہ اوہ۔ تو لکی جوڑا آ رہا ہے۔ خوش آمدید"..... کارڈک نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ شراب کا جام اس نے میز پر رکھ دیا

تھا۔

"تم بھی جوڑا بنا لو کارڈک۔ تمہیں کس نے منع کیا ہے"۔ پائزو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا جوڑا تو موت سے بن چکا ہے اور سنا ہے موت بے حد بدصورت ہوتی ہے"..... کارڈک نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور پائزو اور ہیلن بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر مصافحے اور رسمی فقروں کے بعد وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کارڈک نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود ریک میں سے دو جام اور ایک بوتل نکالی اور پھر اس نئی بوتل میں سے اس نے دونوں جام بھرے اور ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر الماری میں سے ایک سیگرٹ کیس اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔

"اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے"..... کارڈک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائزو اور ہیلن دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"پائزو کیا تم نے ہیلن کو بتا دیا ہے کہ اب تم کراکون میں شامل ہو چکے ہو اور کراکون کے بھی ریڈ وولف سیکشن میں"۔ کارڈک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن میں اسے ریڈ وولف کی بجائے کارڈک سیکشن کہتا ہوں کیونکہ بہرحال مطلب ایک ہی ہے"..... پائزو نے مسکراتے ہوئے

کہا تو کارڈک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شکریہ۔ میں نے تمہیں اس لئے یہاں بلایا ہے کہ تم سے رسمی ملاقات بھی ہو جائے کیونکہ یہ ملاقات تو ہم دونوں کے درمیان دوستوں کی طرح ہو گی لیکن اس کے بعد ہم دوستوں کی طرح نہیں ملیں گے بلکہ میرے اور تمہارے درمیان باس اور نمبر ٹو کا رشتہ ہو گا اور میں ان معاملات میں انتہائی سخت ہوں"..... کارڈک نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ ویسے بھی چونکہ تم میرے استاد ہو اس لئے میں تو تمہیں باس ہی سمجھتا ہوں اور مجھے اس پر فخر بھی ہے اور ہیلن کے بھی یہی جذبات ہیں"..... پائزو نے جواب دیا۔

"یہ تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے ورنہ تم دونوں میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں اور شاید میں ہی اس دنیا میں تمہاری ان صلاحیتوں سے واقف ہوں اس لئے مجھے ریڈ وولف سیکشن میں تمہاری شمولیت پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ تم دونوں کی شمولیت سے میرے سیکشن کی کارکردگی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی"..... کارڈک نے کہا تو پائزو اور ہیلن دونوں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"میں یہاں خصوصی طور پر اس لئے آیا ہوں اور تمہیں میں نے یہاں اس لئے بلایا ہے کہ میں تم دونوں کو ایک انتہائی اہم مشن سونپنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم اس مشن میں کامیاب رہو گے"..... کارڈک نے کہا تو پائزو اور ہیلن دونوں کے چہروں پر یکلخت

سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"ہم تمہارے اعتماد پر پورا اتریں گے باس"..... پائزو نے کہا۔

"گڈ۔ تم نے لفظ کوشش نہیں کہا اور یہی بات مجھے پسند ہے کیونکہ مجھے لفظ کوشش سے سخت نفرت ہے۔ بہرحال مشن یہ ہے کہ دنیا میں ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم کی موجودگی کا ہیڈ کوارٹر کو علم ہوا ہے جس کا نام بلیک تھنڈر ہے۔ یہ بہت بڑی اور انتہائی باوسائل تنظیم ہے اور اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ تنظیم پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے مشن پر انتہائی خاموشی سے کام کر رہی ہے لیکن اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے ڈائریکٹروں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے حتیٰ کہ اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کسی کو علم نہیں ہے اس لحاظ سے یہ تنظیم کراکون کی ٹکر کی تنظیم ہے اور چونکہ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے اس لئے لامحالہ دونوں کے درمیان ٹکراؤ ناگزیر ہے اور دونوں میں سے ایک کو بہرحال تباہ ہونا ہے لیکن یا تو ابھی تک بلیک تھنڈر کو ہمارے اصل مشن کا علم نہیں ہے اور وہ بھی کراکون کو ایک عام مجرم تنظیم سمجھتی ہے اس لئے اس نے ہماری طرف توجہ نہیں دی یا پھر دوسری صورت یہ بھی ہے کہ وہ اس انتظار میں ہے کہ جب ہم مشینری کا تجربہ کریں تو پھر وہ ہمارا ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے وہاں سے یہ مشینری نکال کر لے جائے۔ ان میں سے اگر پہلی صورت ہے تو اس کا نتیجہ تو وقت آنے پر ہی معلوم ہو گا البتہ دوسری

صورت ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ
اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر اور سیکشن ہیڈ کوارٹروں کا علم نہیں ہے جو
ہم نے معلوم کرنا ہے اور بہت تگ و دو کے بعد صرف اتنا معلوم ہوا
ہے کہ یہ تنظیم بلیک تھنڈر ایک ایشیائی فری لانسر سیکرٹ ایجنٹ
سے ڈرتی ہے اور اس نے اسے اپنی سیف لسٹ میں شامل کیا ہوا ہے
اور اپنی تنظیم کے سب ایجنٹوں اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو سختی سے منع کر
رکھا ہے کہ اس ایشیائی فری لانسر سیکرٹ ایجنٹ کو نہ ہلاک کیا
جائے اور نہ اس کا مقابلہ کیا جائے۔ بظاہر تو یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ
اس کی صلاحیتوں کی معترف ہے اور چاہتی ہے کہ جب وہ دنیا پر قبضہ
کرے تو اس ایشیائی کو اپنا ایجنٹ بنا لے لیکن ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے
کہ اس فری لانسر ایجنٹ کو یقیناً اس بلیک تھنڈر تنظیم کے
ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گا اس لئے وہ اسے نہیں چھیڑنا چاہتے۔ چنانچہ یہ
فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس ایشیائی ایجنٹ سے بلیک تھنڈر کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور پھر اس
ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد اس ایشیائی ایجنٹ
کے بارے میں ہمارے ہیڈ کوارٹر نے تفصیلات جمع کرنی شروع
کیں تو انتہائی حیرت انگیز انکشافات ہوئے کہ یہ ایجنٹ انتہائی
خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ سپر پاورز جن میں اسرائیل
بھی شامل ہے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور آج تک اس شخص کے
خلاف کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکا حالانکہ بظاہر یہ ایک عام سا

نوجوان ہے جو مزاحیہ باتیں اور مسخری حرکتیں کرتا ہے اور پاکیشیا
کے دارالحکومت کے ایک عام سے فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ
رہتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے کسی بھی مشن کے لئے اسے
باقاعدہ ہائر کرتی ہے اس طرح وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام
کرتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں بہت سوچ بچار کے بعد ہیڈ کوارٹر
نے میرے سیکشن کا انتخاب کیا ہے اور یہ کیس مجھے بھجوا دیا ہے لیکن
اس کے ساتھ یہ شرط عائد کر دی گئی ہے کہ اس مشن پر کوئی ایسا
آدمی کام نہیں کرے گا جو ہیڈ کوارٹر کی حفاظت میں شامل ہو اور
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو تاکہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے
ذریعے کراکون کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے اصل مقصد کو نہ جان لے
کیونکہ اسرائیلی حکام نے واضح طور پر ہیڈ کوارٹر کو بتایا ہے کہ اگر اس
ایجنٹ کو کراکون کے اس ہیڈ کوارٹر اور اس کے مشن کا علم ہو گیا تو
پھر لامحالہ وہ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے پر تل جائے گا اور یہ خطرہ
بہرحال مول نہیں لیا جا سکتا۔ اس طرح میں خود اس مشن پر کام
نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر تم دونوں کا انتخاب
کیا ہے کیونکہ تم میں ایسی صلاحیتیں بھی ہیں کہ تم اس کا مقابلہ بھی
کر سکتے ہو اور تم دونوں کو ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کچھ
علم نہیں ہے"...... کارڈک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ایجنٹ کا خاتمہ کرنا ہے یا اس سے صرف معلومات حاصل
کرنی ہیں"...... پائنو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل مشن تو اس سے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اتنی آسانی سے تو نہیں بتائے گا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اسے اغوا کر کے بحرہند کے ایک جزیرے گارشیو پر لے آؤ۔ وہاں میں اپنے خاص آدمیوں کے ساتھ موجود ہوں گا۔ وہاں ہم اس سے سب کچھ معلوم کر کے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس کام کے لئے ایک خصوصی آبدوز پاکیشیائی دارالحکومت کے ساحل پر ہر وقت موجود رہے گی۔ تمہارا کام صرف اسے اس آبدوز تک پہنچانا ہو گا اس کے بعد تم واپس یہاں آجاؤ گے۔ تمہارا مشن ختم"...... کارڈک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم صرف اسے اغوا کر کے آبدوز تک پہنچا دیں اور بس۔ لیکن یہ کام تو تم اس ملک کی کسی بھی تنظیم کو رقم دے کر بھی کرا سکتے ہو"...... پائزو نے کہا۔

"جس کام کو تم اس قدر آسان سمجھ رہے ہو یہ بے حد مشکل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ آدمی ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ وہاں کی تنظیموں اور ان کے آدمیوں سے یقیناً یہ واقف ہو گا اس طرح دنیا کے معروف ایجنٹوں سے بھی واقف ہو گا لیکن تم سے یہ واقف نہ ہو گا اس لئے تم آسانی سے اسے کور کر سکتے ہو۔ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہاں میرے گروپ کی ایک خصوصی ٹیم پہنچ چکی ہو گی جو پہلے سے وہاں انتظامات کرے گی۔ صرف تم نے اسے بے ہوش کرنا ہے اس کے بعد باقی کام بھی میرے آدمی کر لیں گے"...... کارڈک نے کہا۔

"یہ تو انتہائی آسان ترین مشن ہے کارڈک۔ میرا خیال ہے کہ تم ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہو"...... ہیلن نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"مذاق نہیں کر رہا ہیلن۔ جو کچھ اس آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ میں اس معاملے میں معمولی سا رسک بھی لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور تم بھی اسے آسان مشن سمجھ کر وہاں نہ جانا۔ جو کچھ بھی کرو انتہائی سوچ سمجھ کر کرو کیونکہ ناکامی کی صورت میں تمہاری لاشیں بھی نہیں ملیں گی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"...... کارڈک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پائزو اور ہیلن دونوں نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ واقعی یہ انتہائی سنجیدہ مشن ہے اور ہم اس میں بہرحال کامیاب رہیں گے۔ اس کے بارے میں مزید تفصیلات"...... پائزو نے کہا۔

"یہ فائل ہے۔ اس میں اس کے بارے میں تفصیلات بھی موجود ہیں، اس کا رہائشی پتہ بھی درج ہے اور میرے گروپ کے بارے میں بھی تفصیلات موجود ہیں کہ تم اس کے انچارج ماتھری سے کہاں اور کس طرح رابطہ کر سکتے ہو اور کیا کوڈ استعمال ہوں گے اور کس طرح وہ تمہارا کام کرے گا"...... کارڈک نے ایک تہہ شدہ فائل کوٹ کی اندرونی جیب سے نکال کر پائزو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو اب ہمیں اجازت"...... پائزو نے کہا
کارڈک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ان دونوں کے اٹھتے ہی وہ
اٹھ کھڑا ہوا۔
"وش یو گڈ لک "...... کارڈک نے کہا اور ان دونوں نے اس
شکریہ ادا کیا اور اس سے مصافحہ کر کے وہ پلٹے اور دروازہ کھول
کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان دونوں کے ذہنوں میں یہی بات تھی کہ
مشن دراصل مشن نہیں ہے بلکہ صرف ان کو چیک کرنے کے
یہ مشن دیا جا رہا ہے اس لئے انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس
مشن کو ہر حالت میں کامیاب بنائیں گے۔

عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر
اس نے کار لاک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا
ٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند قدم ہی
ھائے ہوں گے کہ ایک کار انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتی ہوئی
پاؤنڈ گیٹ سے مڑ کر کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح پارکنگ کی
رف بڑھی لیکن اس کا رخ سیدھا عمران کی طرف ہی تھا۔ ایک لمحے
ے ہزارویں حصے میں عمران کے ذہن نے خطرے کا احساس کیا اور
ں کے ساتھ ہی اس کا جسم گیند کی طرح اڑتا ہوا سائیڈ کی دیوار کے
اتھ ٹکرایا اور کار اس سے صرف چند انچ کے فاصلے سے گزر کر
رکنگ میں جا کر ایک جھٹکے سے رک گئی۔ ادھر ادھر موجود لوگ
یتے کے عالم میں کھڑے تھے جبکہ عمران دیوار سے ٹکرا کر قلابازی
ھا کر اب سیدھا کھڑا تھا۔ ماحول پر یکلخت سکتہ سا طاری ہو گیا تھا

کیونکہ عمران حقیقتاً یقینی موت سے بال بال بچا تھا۔ کار رکتے ہی
اس کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی جس کے بال اس کے
کاندھوں تک تھے اور جس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ
پہن رکھی تھی مسکراتی ہوئی نیچے اتری اور پھر وہ عمران کی طرف
بڑھی۔

"ویل ڈن مسٹر ویل ڈن۔ آج پہلی بار میں نے انسان کو بغیر
پروں کے اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ تمہیں تو کسی سرکس میں ہونا
چاہیے تھا"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے انتہائی شوخ لہجے میں کہا اور اس
کا انداز ایسا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کے لئے کسی دلچسپ تماشے سے
زیادہ حیثیت نہ رکھتا ہو۔

"آپ مریخ سے آئی ہیں یا زحل سے"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر۔ میں تو یہیں کی رہنے والی ہوں۔ بس ذرا
ایڈونچر پسند ہوں اور بس"...... لڑکی نے بڑے شوخ لہجے میں کہا اور
تیزی سے اس طرح آگے بڑھ گئی جیسے تماشائی تماشہ دیکھنے کے بعد
اطمینان سے واپس اپنے گھروں کو چل پڑتے ہیں اور انہیں اس سے
کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ تماشہ دکھانے والوں پر کیا بیت گئی ہے۔

"بے حد شکریہ۔ آپ پہلی لڑکی ہیں جس نے مجھے پسند کیا ہے"۔
عمران نے بھی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پسند کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تم جیسے لوگوں کو نجانے

کیا کیا کمپلیکس ہوتے ہیں۔ ذرا سی تعریف کرو تو گوند کی طرح چپک
جاتے ہو۔ میں تمہیں پسند کروں گی۔ اپنی شکل دیکھی ہے کبھی آئینے
میں"...... لڑکی نے یکلخت مڑ کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ آپ ایڈونچر پسند ہیں"۔
عمران نے اس طرح ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ لڑکی کے غصے
کے مقابل بری طرح سہم گیا ہو۔

"ہاں تو پھر اس میں تمہاری پسند کا کیا تعلق پیدا ہو گیا"۔ لڑکی
نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ایڈونچر ہے"...... عمران نے سہمے سے لہجے
میں کہا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر پہلے تو حیرت
کے تاثرات ابھرے پھر اس کے چہرے پر یکلخت ایسے تاثرات پھیل
گئے جیسے اسے عمران کا یہ مذاق بھی پسند آیا ہو۔

"ایڈونچر۔ اوہ تو تمہارا نام ایڈونچر ہے۔ کیا واقعی۔ یہ نام کیسے ہو
سکتا ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کا نام بی بنو ہو سکتا ہے تو میرا نام
ایڈونچر کیوں نہیں ہو سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بی بنو۔ نانسنس۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ بنو کیا ہوتا ہے میرا نام
تو عفی ہے"...... لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بنو کے معنی لڑکی ہوتے ہیں۔ دراصل یہ بانو کا مخفف ہے اس
کے علاوہ اس کا ایک معنی دولہن بھی ہوتا ہے اور ایسا چھوٹی عمر کی

لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے"...... عمران نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اسے اس طرح بی بنو کے معنی بتانے شروع کر دیئے جیسے وہ کلاس میں بچوں کو پڑھا رہا ہو۔

"تم شاید کسی سکول میں ٹیچر ہو۔ لیکن پھر تم ادھر شیرٹن میں کیا کرنے آئے ہو۔ ویسے یہ مخفف کیا ہوتا ہے۔ نیا لفظ ہے"...... لڑکی نے لطف لینے کے انداز میں کہا۔

"بڑے لفظ کو چھوٹا بنا دینا مخفف کہلاتا ہے جیسے بانو سے بنو اور جیسے عفریت سے عفی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عفریت۔ اوہ نہیں۔ میرا اصل نام عفت ہے"...... لڑکی نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے تو عفت کا مطلب پارسائی ہوتا ہے لیکن ایک لفظ عفاف بھی ہوتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے چھپا ہوا اور عفریت بھی بھوت پریت کو کہتے ہیں جو چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک لفظ عفونت بھی ہوتا ہے جس کا مطلب ہے بدبو"۔ عمران نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ اب پیچھا بھی چھوڑو۔ کس عذاب سے پالا پڑ گیا ہے۔ نانسنس"...... لڑکی نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو گئی۔ گیٹ پر موجود دونوں دربانوں نے اسے اس انداز میں

جھک کر سلام کیا جیسے وہ اس کے ذاتی خرید کردہ غلام ہوں لیکن لڑکی نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں اور تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے دونوں دربانوں کے قریب رک کر انتہائی خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام جناب"...... دونوں دربانوں نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران سے واقف تھے۔ عمران اکثر شیرٹن آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں کا سارا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"کمال ہے۔ اس قدر کنجوسی کہ دعا دینے میں بھی کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جی کیا مطلب۔ کیسی کنجوسی جناب"...... دونوں دربانوں نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے تمہیں سلامتی کی دعا کے ساتھ ساتھ رحمت اور برکت کے حصول کی بھی دعا دی ہے جبکہ تم نے جواب میں صرف سلامتی کی دعا تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھا ہے۔ یہ کنجوسی نہیں ہے تو اور کیا ہے اور جو اس قدر کنجوس ہو اسے کچھ دینا نیکی کر کے کنوئیں میں بلکہ اندھے کنوئیں میں ڈالنے کے برابر ہے حالانکہ میں نے یہاں آتے ہوئے سوچا تھا کہ تم دونوں کو ایک ایک ہزار روپے ٹپ دوں گا لیکن اب پانچ پانچ سو ہی ملیں گے"...... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے پانچ پانچ سو کے دو
نوٹ نکالے اور ایک ایک ان کے ہاتھوں میں دے کر وہ تیزی سے
دروازہ کھول کر آگے بڑھ گیا اور دونوں دربانوں کے چہروں پر شدید
پشیمانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید انہیں بھی احساس ہو گیا تھا
کہ انہوں نے خالی وعلیکم السلام کہہ کر واقعی زیادتی کی ہے جس کا
انہیں فوری خمیازہ بھگتنا پڑ گیا ہے۔ عمران ہال میں داخل ہوا اور اس
نے اس طرح ہال میں موجود عورتوں اور مردوں کو دیکھنا شروع کر
دیا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار ایسے شاندار ہوٹل میں داخل ہوا ہے۔
ہال کو انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہال میں
مدھم لائٹیں جل رہی تھیں اور میزوں پر موجود عورتیں اور مرد اس
طرح مسکرا مسکرا کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ
دنیاوی دکھوں اور غموں سے سرے سے آشنا ہی نہ ہوں۔ عمران کی
نظریں عفی کو تلاش کر رہی تھیں لیکن عفی اسے کسی میز پر نظر نہ آ
رہی تھی۔

"عمران صاحب آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ آیئے تشریف لائیے
کئی میزیں خالی ہیں"...... ایک سپروائزر نے قریب آ کر مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میزیں خالی ہیں۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں کرسی کی بجائے میز پر
بیٹھوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ میز اور اس کے گرد کرسیاں خالی

ہیں"...... سپروائزر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن خالی میز کا میں کیا کروں گا۔ اچار ڈالوں گا"...... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جو حکم کریں گے وہی پہنچ جائے گا"...... سپروائزر نے
جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے پھر عفی کو میز پر پہنچا دو"...... عمران نے اس
طرح خوش ہو کر کہا جیسے کسی بچے کو کھلونا ملنے کی امید لگ گئی ہو۔

"عفی کو۔ وہ کون ہے"...... سپروائزر نے حیران ہوتے ہوئے
کہا۔

"ارے تم نہیں جانتے۔ حیرت ہے وہ کہہ رہی تھی کہ اس کا
اصل نام عفت ہے اور عفت سے وہ عفی بنی ہے جبکہ میرا خیال تھا
کہ وہ عفریت سے عفی بنی ہے۔ ابھی مجھ سے پہلے یہاں ہال میں آئی
تھی لیکن اب ایسے غائب ہے جیسے واقعی عفریت سے عفی بنی ہو
کیونکہ عفریت بھوت پریت کو کہتے ہیں اور بھوت پریت ہی نظروں
سے غائب ہو جاتے ہیں"...... عمران نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے
کہا۔

"اوہ۔ تو آپ مس عفی کی بات کر رہے ہیں۔ وہ تو جناب
چیئرمین صاحب کی اکلوتی صاحبزادی ہے۔ ابھی ایک ماہ پہلے یورپ
سے آئی ہے"...... سپروائزر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چیئرمین یعنی وہ آدمی جو کرسی پر بیٹھا ہو۔ یہ کون سی بات ہے

یہاں بے شمار لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ان سب کی صاحبزادیاں عفی ہیں ..... عمران نے باقاعدہ جرح شروع کر دی۔

"عمران صاحب آپ تشریف رکھیئے میں عفی صاحبہ کو پیغام بھجوا دیتا ہوں وہ اس وقت جنرل مینجر صاحب کے آفس میں ہیں۔ وہ یقیناً آپ سے کمپنی کریں گی"..... سپروائزر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب وہ جان چھڑوانے پر آ گیا ہو۔

"جنرل مینجر کے کمرے میں تمہارا مطلب ہے شہادت مرزا کے کمرے میں۔ لیکن وہ تو انتہائی شریف اور معزز آدمی ہیں"..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عفی کی اس کے کمرے میں موجودگی انتہائی قابل اعتراض بات ہو۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ میں بہرحال ملازم ہوں"۔ سپروائزر نے بے بسی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ شاید اسے سمجھ آ گئی تھی کہ عمران کو اپنی مرضی سے کسی بات پر آمادہ کر لینا ناممکن تھا۔

"اگر عفی جنرل مینجر کے کمرے میں جا سکتی ہے تو علی عمران عرف ایڈونچر کیوں نہیں جا سکتا"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا لفٹ کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا اور ڈائننگ ہال کی طرف مڑ گیا۔ وہ یہاں آیا بھی دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے تھا کہ درمیان میں یہ عفی ٹپک پڑی تھی۔ ایک بار تو اس کا موڈ ہوا تھا کہ وہ عفی کو عفریت بنا کر ہی چھوڑے گا لیکن

پھر اس نے اس لئے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ جنرل مینجر شہادت مرزا بے حد نفیس طبع اور شریف آدمی تھے اور عفی ظاہر ہے چیئرمین کی بیٹی تھی اس لئے شہادت مرزا بیچارے اس چکر میں پھنس کر خراب بھی ہو سکتے تھے اس لئے عمران ارادہ بدل کر ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ گیا تھا۔ ڈائننگ ہال میں زیادہ رش نہیں تھا کیونکہ کھانے کا وقت تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ عمران ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ویٹر کاپی اٹھائے اس کے قریب آیا تو عمران نے مینو اٹھا کر اسے کھانے کا آرڈر دیا اور ویٹر آرڈر لے کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کھانا سرو کر دیا گیا اور عمران نے اطمینان سے کھانا کھانا شروع کیا ہی تھا کہ باہر ہال میں پہلے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں پھر یکلخت تیز فائرنگ کی آوازیں شروع ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہاں بھگدڑ سی مچ گئی۔ شیرٹن جیسے ہوٹل میں اس قسم کے ماحول کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے کھانے سے ہاتھ نہ روکے تھے کیونکہ کھانا تقریباً ختم ہونے والا تھا۔ ہال میں اب بھگدڑ کی آوازیں تو ختم ہو گئی تھیں لیکن اونچی آواز میں بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ڈائننگ ہال میں موجود افراد بھی اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ عمران کھانا کھا کر اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ ہاتھ دھو لے۔ ہاتھ دھو کر وہ واپس آیا تو ہال بالکل خالی ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا ہے باہر"...... عمران نے ویٹر کو بلا کر پوچھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"چیئرمین صاحب کی صاحبزادی کو ہال سے زبردستی اغوا کر لیا گیا ہے جناب۔ وہ لفٹ سے نیچے اتری ہی تھیں کہ چار افراد نے جو ہال میں ہی بیٹھے ہوئے تھے، انہیں زبردستی اٹھا لیا۔ جب مزاحمت کی گئی تو انہوں نے ہوائی فائرنگ شروع کر دی اور پھر وہ چیئرمین صاحب کی صاحبزادی کو اٹھا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ دو کاروں میں گئے ہیں"...... ویٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کون لوگ تھے اور کیوں انہوں نے لڑکی کو اغوا کیا ہے"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی۔ میں تو یہاں تھا جب میں باہر گیا تو وہ جا چکے تھے۔ یہ بات وہاں کے ویٹروں نے مجھے بتائی ہے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"او کے تم چائے بھی لے آؤ اور ساتھ ہی باہر موجود کسی ویٹر کو بھی لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران یہی سمجھا تھا کہ اس لڑکی کو تاوان کے لئے اغوا کیا گیا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے شیرٹن جیسے ہوٹل کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین کوئی غریب تو نہیں ہو سکتا اور تاوان کی وارداتیں آج کل دارالحکومت میں عام ہو رہی تھیں لیکن چونکہ یہ پولیس اور انٹیلی جنس کا کام تھا اس لئے عمران نے اس سلسلے میں ابھی تک دخل نہ دیا تھا لیکن اب

سوچ رہا تھا کہ فور سٹارز کو اس سلسلے میں کام کرنا چاہئے کیونکہ یہ انتہائی دیدہ دلیری کی بات تھی کہ اس طرح بھرے پرے ہوٹل سے دن دہاڑے کسی لڑکی کو جبراً اغوا کر کے لے جایا جائے۔ ابھی عمران بیٹھا یہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک ویٹر تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"فرمائیے جناب میں باہر موجود تھا"...... ویٹر نے عمران کے قریب آ کر کہا۔

"تم پہچانتے ہو ان لوگوں کو جنہوں نے لڑکی کو اغوا کیا ہے"۔ عمران نے اس سے پوچھا تو ویٹر کے چہرے پر تذبذب کے آثار ابھر آئے۔

"تم مجھے جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کے دوست ہیں لیکن جناب میں غریب آدمی ہوں"...... ویٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا اور نہ مجھے اس سے دلچسپی ہو گی کہ تم پولیس کو کیا بتاتے ہو اور کیا نہیں"۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"جی وہ ریالٹو کلب کے مینجر آسٹن کے آدمی تھے۔ میں انہیں پہچانتا ہوں کیونکہ میں ریالٹو کلب میں ایک سال تک کام کر چکا ہوں"۔

ویٹر نے آہستہ سے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور عمران ن
اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی دوران پہلے والا ویٹر چائے لے کر آ گیا۔

"وہ رحمت آیا تھا جناب۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ آپ سے
لے"۔ ویٹر نے چائے کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ تو کسی کو نہیں پہچانتا۔ میرا خیال تھا کہ شاید
اغوا کرنے والوں کو پہچانتا ہو۔ پولیس نہیں آئی ابھی تک"۔ عمرا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آ گئی ہے جناب"...... ویٹر نے جواب دیا اور پھر واپس چلا گی
عمران نے چائے بنا کر اطمینان سے چسکیاں لے لے کر چائے پی ا
پھر اس نے ویٹر کو بلا کر اسے بل کے ساتھ ساتھ بھاری ٹپ دی ا
ڈائننگ ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں لوگ
موجود تھے لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی جبکہ کاؤنٹر کے پاس ایک
پولیس انسپکٹر اور دو سپاہی موجود تھے جو ایک ویٹر کا بیان لکھنے میں
مصروف تھے۔ عمران انہیں دیکھتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑ
گیا۔ چونکہ وہ ڈائننگ ہال سے نکلا تھا اس لئے پولیس والوں نے اسے
نہ روکا تھا۔ ظاہر ہے اتنا وہ بھی جانتے تھے کہ ہال میں ہونے والی
واردات کے بارے میں ڈائننگ ہال میں موجود آدمی کوئی روشنی
نہیں ڈال سکتا تھا۔ عمران جب پارکنگ میں پہنچا تو وہاں عفی کی کا
موجود تھی۔ وہی کار جس کے نیچے آنے سے وہ بال بال بچا تھا۔ عمران
نے اپنی کار سٹارٹ کی اور پھر اسے لے کر وہ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف۔

رہا تھا کہ اس نے سوپر فیاض کی جیپ کو کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل
وتے ہوئے دیکھا۔ جیپ تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی
سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے سوپر فیاض نے شاید عمران کو دیکھ لیا

"عمران۔ عمران رکو۔ رکو"...... اس نے چلتی ہوئی جیپ میں
ے ہی سر باہر نکال کر چیختے ہوئے کہا تو عمران نے کار نہ صرف روک
ی بلکہ اسے بیک کر کے واپس پارکنگ میں لے گیا۔ اس نے سوچا
ا کہ ریالٹو کلب کے بارے میں ملنے والی معلومات وہ سوپر فیاض کو
ا دے گا اس طرح وہ ان لوگوں کو گرفتار کر لینے میں کامیاب ہو
ئے گا اور اس ایڈونچر پسند لڑکی کو رہائی نصیب ہو جائے گی۔ کار
رکنگ میں روک کر وہ اترا اور دوبارہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔
پر فیاض اب جیپ سے اتر کر اس کی طرف آ رہا تھا۔

"یقین کرو اس اغوا سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے تو
ف عفی کو مخفف کے معنی بتائے تھے"...... عمران نے قریب جا کر
تائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔
ں کے چہرے پر حیرت کے اثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کون عفی۔ مخفف کا کیا مطلب"...... سوپر فیاض
، حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیئرمین صاحب کی لڑکی عفی جسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا ہے اور
ں کی بازیابی کے لئے تم یہاں آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"چیئرمین صاحب کی لڑکی تھی۔ تو کیا اسے اغوا کر لیا گیا۔
کب۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ میں تو جنرل مینجر سے ملنے آیا تھا۔
یہاں کوئی واردات ہوئی ہے"...... سوپر فیاض نے حیرت بھر
لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو میں خواہ مخواہ یہاں آگیا۔ یہ تو میر
گلے میں مسئلہ پڑ جائے گا۔ چیئرمین راحت صاحب کے تو تمہار
ڈیڈی سے کافی گہرے تعلقات ہیں۔ ویری بیڈ"...... سوپر فیاض
ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب یہاں آنے پر بری طرح پچھتا رہا ہو۔
"تو تم اس واردات کی وجہ سے نہیں آئے تھے۔ پھر تم نے
روکا کیوں تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم ڈیوٹی پر ہو اور جب کوئی ا
افسر ڈیوٹی کے دوران کسی عام سے شہری کو روکے تو قانون کا تقا
یہی ہوتا ہے کہ وہ رک جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہو
کہا۔

"میں نے تو تمہیں اس لئے روکا تھا کہ مجھے تم سے ایک ذاتی ک
تھا۔ بہرحال آؤ اب باہر سے تو واپسی نہیں ہو سکتی"...... سوپر فیاض
نے کہا اور مڑنے لگا۔
"اگر میں تمہیں مجرموں کے بارے میں ٹپ دے دوں تو کیا
رہے گا"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھ
پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تو کیا تم ان کے بارے میں جانتے ہو۔ اوہ پھر تو جلد

...... سوپر فیاض نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"ریالٹو کلب کے مینجر آسٹن کے آدمی تھے وہ"...... عمران نے کہا
"آسٹن کے آدمی۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ
ئیرمین کی صاحبزادی کیسے برآمد نہیں ہوتی۔ میں اس کے حلق میں
نگلیاں ڈال کر لڑکی برآمد کر لوں گا"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں
ہا۔

"ارے باپ رے۔ وہ آسٹن کیا آدم خور ہے۔ ویری بیڈ"۔ عمران
نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا لیکن سوپر فیاض اس طرح مڑ کر تیز تیز
دم اٹھاتا واپس مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جیسے اس کے پیروں میں
شین فٹ ہو گئی ہو۔ اس نے عمران کی پرواہ ہی نہ کی تھی۔ ظاہر
ہے اسے ایک ایسی ٹپ مل گئی تھی کہ اگر وہ اسے کور کر لیتا تو اس
ی واہ واہ ہو جاتی اس لئے وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔ عمران مسکراتا
ہوا واپس مڑا اور ایک بار پھر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے کمپاؤنڈ
گیٹ کی طرف لے جانے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب باقی کام
سوپر فیاض آسانی سے کر لے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر تھا۔ اسے
س معمولی سی رہنمائی کی ضرورت ہوتی تھی۔ عمران نے کار کمپاؤنڈ
گیٹ سے نکال کر دائیں طرف موڑی اور پھر اسے تیزی سے بڑھاتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی پلازہ میں پہنچ چکا تھا
جہاں آج کل صدیقی کی رہائش گاہ تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ
صدیقی سے کہہ کر تاوان کی ان بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیچھے اصل

سرغنوں پر ہاتھ ڈلوائے گا کیونکہ آسٹن کے بارے میں وہ اتنا جانتا
کہ وہ کوئی بڑا مجرم نہیں ہو سکتا۔ اسے یقیناً استعمال کیا جا رہا ہو
پلازہ کی پارکنگ میں کار روک کر وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل
پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ صدیقی کے فلیٹ کے دروازے
موجود تھا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"فریادی"...... عمران نے جواب دیا تو دوسرے لمحے دروازہ کھ
گیا اور دروازے پر صدیقی کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"عمران صاحب آپ کی بھی فریاد کرنے کی نوبت آ گئی ہے
صدیقی نے ایک طرف ہٹ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"کاش تمہارا باورچی آغا سلیمان پاشا ہوتا پھر میں دیکھتا کہ تم
کیا نہیں کرتے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ا
صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے سلیمان کو خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے ورنہ سلیما
جیسا آدمی تو قسمت والوں کو نصیب ہوتا ہے"...... صدیقی ۔
دروازہ بند کر کے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"چلو تم رکھ لو اسے۔ آخر تم بھی تو فورسٹارز کے چیف ہو۔ ول
اگر سلیمان ایک ہفتہ بھی یہاں رہ گیا تو تم چیف کی بجائے چیخ با
مجسم چیخ بن کر رہ جاؤ گے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
اور صدیقی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کے لئے چائے منگواؤں یا کافی"...... صدیقی نے فون کا
یور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"چائے تو ابھی شیرٹن سے پی کر آ رہا ہوں۔ کافی منگوا لو"۔
ان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پلازہ میں
ود ریسٹورنٹ کو کمرے میں ہاٹ کافی بھجوانے کا آرڈر دیا۔

"تو آپ شیرٹن سے چائے پی کر آ رہے ہیں۔ خیریت آج شیرٹن
کے نصیب کیسے جاگ پڑے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سبز قدم جہاں پہنچ جائیں وہاں نصیب جاگتے نہیں سوتے ہیں۔
میں تو بہرحال وہاں کھانا کھانے گیا تھا لیکن شیرٹن کے چیئرمین
حب کی صاحبزادی کو دن دہاڑے ہوٹل کے ہال سے اغوا کر لیا
یا۔ اب تم خود بتاؤ کہ اگر میں وہاں نہ جاتا تو بیچاری عفی اس طرح
وا نہ ہوتی"...... عمران نے کہا تو صدیقی کے چہرے پر سنجیدگی چھا
ئی۔

"دن دہاڑے ہوٹل کے ہال سے۔ شیرٹن ہوٹل کے ہال سے۔
ت ہے اس قدر دیدہ دلیری"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں یقیناً یہ واردات تاوان کے حصول کے لئے کی گئی ہو گی۔
یسے میں اخبارات میں پڑھتا رہتا ہوں کہ آج کل تاوان کی وارداتیں
ڑھتی جا رہی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ فورسٹارز کو اس سلسلے
میں کام کرنا چاہئے اس لئے میں یہاں آیا ہوں۔ عفی کو تو سوپر فیاض
آمد کر لے گا لیکن میں اصل سرغنوں پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں"۔

عمران کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صدیقی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ایک باوردی ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے میز پر ہاٹ کافی کے برتن رکھے اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ صدیقی نے اس کے جانے کے بعد ایک بار پھر دروازہ لاک کیا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عفی کو سوپر فیاض کیسے برآمد کرے گا۔ کیا اسے مجرموں کے بارے میں معلوم ہے"...... صدیقی نے کافی تیار کرتے ہوئے کہا۔

"اس بیچارے کو تو اپنے لاکروں میں موجود دولت کے حساب کا معلوم نہیں ہوتا۔ وہ بھی مجھے ہی بتانا پڑتا ہے۔ مجرموں کے بارے میں اسے کیسے علم ہو سکتا ہے لیکن بہرحال وہ میرا مستقل وقت کا فنانسر ہے اس لئے اس کی مدد کرنی ہی پڑتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب یہ ہوا کہ آپ نے اسے مجرموں کے بارے میں ٹپ دی ہے لیکن آپ کو کیسے علم ہوا۔ کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں"...... صدیقی نے کافی کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ایک کپ کافی کے بدلے میں اس قدر زیادہ معلومات مہیا نہیں کی جا سکتیں چیف صاحب۔ آج کل معلومات کا ریٹ بڑا اونچا جا رہا ہے"...... عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی

گھنٹی بج اٹھی اور صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں صدیقی۔ کیا کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ گو لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا لیکن پھر بھی جولیا کی ہلکی سی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"عمران صاحب کے ساتھ بیٹھا کافی پی رہا ہوں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تمہارے پاس ہے۔ اس سے بات کراؤ"...... جولیا نے چونک کر کہا تو صدیقی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے اب دل کھول کر فریاد کر لیجئے"...... صدیقی نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ فرمائیے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم وہاں صدیقی کے فلیٹ میں کیسے پہنچ گئے"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہارا پتہ پوچھنے کے لئے گیا تھا لیکن صدیقی باوجود صدیقی ہونے کے تصدیق نہیں کر رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ گواہی دینے پر آمادہ نہیں حالانکہ میں نے لاکھ سمجھایا ہے کہ گواہ کو بھی ثواب ملتا ہے لیکن اس کی ایک ہی ضد ہے کہ جب تک اس کا بندوبست نہیں ہوتا وہ گواہ نہیں بن سکتا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر

لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ گواہی کس بات کی"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ چھوہارے بٹنے والے فنکشن کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا تو شادی کر رہے ہو۔ کب اور کس سے"...... جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کب کا تو جواب نہیں دے سکتا کیونکہ خطبہ نکاح پڑھنے والا اور گواہ جب تک تیار نہ ہوں تب تک جواب نہیں دیا جا سکتا البتہ کس سے کا جواب دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو یہی بتا دو"...... جولیا کی آواز میں کھنک پیدا ہو گئی تھی۔

"ایک لڑکی سے"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ تم کسی مرد سے شادی کرو گے۔ اس لڑکی کا نام، اس کا اتہ پتہ"...... جولیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"نام میں کیا رکھا ہے۔ مس جولیانا فٹز واٹر۔ بقول شیکسپیئر اگر گلاب کا نام گلاب نہ ہوتا تو کیا گلاب کی خوشبو اور خوبصورتی ختم ہو جاتی۔ جہاں تک اتے پتے کا مسئلہ ہے تو پتہ پوچھنے تو میں صدیقی کے

پاس آیا ہوں۔ باقی رہا اتہ تو اس زمرے میں تمہارا چیف آ جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف آ جاتا ہے۔ کیا مطلب۔ چیف کا اتے پتے سے کیا تعلق"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اتا ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے باپ، بزرگ، آقا، سردار اور دوسرے لفظوں میں چیف"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اتا کا مطلب اسے بھی پہلی بار سمجھ میں آیا تھا۔

"تو پھر پوچھ لیا ہے پتہ اگر صدیقی نہیں بتاتا تو میں بتا دیتی ہوں"...... جولیا کے لہجے میں ہلکی سی لگاوٹ موجود تھی۔

"تم کیسے بتا سکتی ہو۔ تم تو اس وقت شیرٹن ہوٹل میں موجود نہیں تھیں۔ کیا نجوم سیکھ لیا ہے تم نے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیرٹن ہوٹل میں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈیڈی کے ایک قریبی ملنے والے ہیں راحت خان صاحب۔ وہ شیرٹن ہوٹل کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین ہیں۔ ان کی صاحبزادی عفی کو شیرٹن ہوٹل کے ہال سے دن دہاڑے انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ اغوا کر لیا گیا ہے اور صدیقی بہرحال فورسٹارز کا چیف ہے اس لحاظ سے یہ اتا کے زمرے میں آتا ہے اور اس لئے میں اس

سے پتہ پوچھ رہا ہوں۔ اس عفی کا جہاں وہ اس وقت ہو لیکن یہ بتاتا ہی نہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر بات کو دوسری طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس۔ یہ کیا بکواس لے بیٹھے ہو۔ ایسی لڑکیاں تو اغوا ہوتی رہتی ہیں۔ صدیقی کو رسیور دو تم سے تو بات کرنا ہی حماقت ہے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ تم پتہ بتا سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ رسیور صدیقی کو دو"...... جولیا نے جواب میں پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور صدیقی کی طرف بڑھا دیا اور خود کافی کی پیالی اٹھا لی۔

"صدیقی بول رہا ہوں مس جولیا"...... صدیقی نے کہا۔

"صدیقی آج شام کو ہلٹن ہوٹل میں سب ساتھیوں کو میں ڈنر دے رہی ہوں تم نے بھی آنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ بے حد شکریہ مس جولیا۔ لیکن کیا آپ عمران صاحب کو دعوت نہیں دیں گی۔ یہ بھی تو ہمارے ساتھیوں میں سے ہیں"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام مت لو میرے سامنے۔ یہ انسان ہی نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ جان بوجھ کر مس جولیا کو ناراض کر دیتے ہیں"۔ صدیقی نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈنر اس ناراضگی کی وجہ سے تو تم کھاؤ گے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ اس لڑکی کو اغوا کرنے والے کون تھے اور آپ کو کیسے علم ہوا"...... صدیقی نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے ویٹر سے ملی ہوئی معلومات بتا دیں۔

"ریالٹو کلب کا راسٹن۔ لیکن وہ تو ایک عام سا غنڈہ ہے۔ اس کا کلب بھی سطحی ٹاپ کے غنڈوں سے ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ وہ اتنی جرأت کیسے کر سکتا ہے کہ اس طرح کی واردات کرے"۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم اس سلسلے میں کام کرو تاکہ اصل سرغنوں کو ٹریس کر کے ان پر ہاتھ ڈالا جا سکے"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے میں آج ہی اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ یہ وارداتیں واقعی کینسر کی طرح بڑھتی جا رہی ہیں اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اس طرح کھلے عام دن دہاڑے اتنے بڑے ہوٹل سے لڑکی اغوا کر لی گئی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں چلتا ہوں۔ کافی کا شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ بہرحال ڈنر کے لئے تیار رہیں میں مس جولیا کو منا لوں گا۔

ویسے بھی ان کا غصہ وقتی ہوتا ہے"...... صدیقی نے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اگر جولیا مان جائے تو پھر تو تم گواہی دو گے ناں"...... عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جب اس کی کار فلیٹ کے سامنے پہنچی تو وہ وہاں سوپر فیاض کی جیپ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر سلیمان موجود تھا۔

"سوپر فیاض بے حد غصے میں ہیں خیال رکھیں"...... سلیمان نے آہستہ سے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اتنی بات تو بہر حال وہ سمجھ گیا تھا کہ راسٹن والی ٹیپ غلط ثابت ہوئی ہو گی اس لئے وہ غصے میں سیدھا یہاں پہنچ گیا ہو گا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع و خضوع سے کہا۔

"کہاں رہ گئے تھے تم۔ گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے یہاں آئے ہوئے"۔ سوپر فیاض نے سرسری سے انداز میں سلام کا جواب دیتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا اپنے فلیٹ میں تو آدمی چوبیس گھنٹے رہتا ہے تم ایک گھنٹے کا رونا رو رہے ہو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو راسٹن تو ایک ہفتے سے ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ پھر تم نے راسٹن کی بات کیوں کی تھی۔ بولو"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ راسٹن نے خود آ کر لڑکی کو اغوا کیا ہے۔ اس کے آدمیوں نے ہی یہ کام کیا ہے۔ تم نے وہاں انکوائری کرنی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کس سے انکوائری کرتا۔ وہ کیا مان جاتے"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ راسٹن اگر تمہیں مل جاتا تو کیا اس نے اعتراف جرم لکھ کر فریم کرا کر رکھا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ مل جاتا تو میں اس کی ہڈیاں توڑ کر بھی اس سے معلوم کر لیتا لیکن اس کے آدمی تو انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں اور میں ایسے غنڈوں کے منہ نہیں لگنا چاہتا"...... فیاض نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں نے کب کہا ہے کہ تم اس کارنامے کا سہرا اپنے سر پر باندھو۔ جا کر اپنے دفتر میں بیٹھو اور فائلیں پڑھو"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب میں نے یہ کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور تمہارے ڈیڈی کو بھی میں نے وہیں شیرٹن ہوٹل سے ہی رپورٹ دے دی تھی۔ انہوں نے بھی مجھے یہی حکم دیا ہے کہ میں مجرموں کو فوری گرفتار کر کے لڑکی برآمد کراؤں اس لئے اب تمہیں یہ کام کرنا

ہو گا"...... فیاض نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے مجھے شعبدہ باز سمجھ رکھا ہے کہ جس طرح شعبدہ باز ٹوپی سے کبوتر برآمد کر لیتے ہیں اس طرح میں یہ لڑکی برآمد کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"دیکھو عمران تم میرے دوست ہو، بھائی ہو اور دوست اور بھائی ہی مشکل وقت میں کام آتے ہیں۔ پلیز عمران"...... سوپر فیاض نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشکل وقت صرف تم پر ہی نہیں آتا۔ دوست اور بھائی پر بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو جب بھی تم پر مشکل وقت آیا میں تمہارے کاندھے سے کاندھا جوڑ کر کھڑا ہوں گا"...... سوپر فیاض نے فوراً ہی کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے پھر تو واقعی کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر اس نے الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل شیرٹن سے ہوٹل کے چیئرمین راحت خان کی نوجوان لڑکی عفی کو دن دہاڑے جبراً اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہاں سے یہی اطلاع ملی ہے کہ یہ کام ریالٹو کلب کے راسٹن کے آدمیوں نے کیا ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ راسٹن بیرون ملک گیا ہوا ہے۔ میں نے سوپر فیاض سے وعدہ کر لیا ہے کہ اس کیس میں اس کی مدد کروں گا اس لئے تم اس سلسلے میں فوراً معلومات حاصل کرو تاکہ اس لڑکی کو برآمد کرایا جا سکے۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر سوپر فیاض کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ کیا آپ فلیٹ سے کال کر رہے ہیں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد آپ کو رپورٹ کرتا ہوں باس۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ٹائیگر کیسے ایک گھنٹے میں معلوم کر لے گا"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انہی حلقوں میں گھومتا رہتا ہے اس لئے وہ آسانی سے ایسی معلومات حاصل کر لیتا ہے اسی لئے تو میں نے اسے اپنا شاگرد بنا رکھا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا آیا اور اس نے

میز پر چائے کے برتن اور سنیکس کی پلیٹیں رکھنی شروع کر دیں۔

"سوپر فیاض نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے مشکل وقت میں کام آئے گا اس لئے اس جیسے دوست کی دل کھول کر خدمت کیا کرو"۔ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوپر فیاض صاحب تو ویسے بھی ہمارے مہربان ہیں جناب۔ ان کی تو ہمارے فلیٹ پر آمد ہی ہمارے لئے باعث اعزاز ہوتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ سلیمان تو اچھا آدمی ہے۔ میں خواہ مخواہ اس پر غصہ کرتا رہتا ہوں"...... سوپر فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈیڈی ویسے ہی تو اسے اپنا دوسرا بیٹا نہیں کہتے اور اماں بی تو مجھ سے زیادہ اس کا خیال رکھتی ہیں۔ یہ تو شکر کرو کہ اس نے تمہاری شکایت ڈیڈی یا اماں بی سے نہیں کر دی ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے غصے کا انجام کیا ہوتا"..... عمران نے پیالیوں میں چائے ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بعض اوقات وہ باتیں ہی ایسی کرتا ہے کہ مجھے غصہ آجاتا ہے۔ بہرحال میں آئندہ خیال رکھوں گا"...... سوپر فیاض نے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ گزرنے سے پہلے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے عادت کے مطابق پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں نے لڑکی کا کھوج لگا لیا ہے۔ اسے راسٹن کے آدمیوں نے نہیں بلکہ جونی گروپ کے آدمیوں نے اغوا کیا ہے۔ جونی گروپ غیر ملکی شراب کی سمگلنگ میں بدنام ہے۔ اس کا سرغنہ جونی برائٹ لائٹ ہوٹل کا مالک ہے البتہ اغوا کرنے والوں میں سے ایک آدمی پہلے راسٹن کے ساتھ کام کرتا تھا۔ لڑکی اس وقت گلزار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک میں موجود ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے اس لڑکی کو اس لئے اغوا کیا گیا ہے تاکہ اس کے والد راحت خان پر دباؤ ڈالا جا سکے کہ وہ ہوٹل شیرٹن میں غیر ملکی شراب کا ٹھیکہ جونی گروپ کو دے دے کیونکہ راحت خان صاحب نے جونی گروپ کو ٹھیکہ دینے سے انکار کر دیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ لڑکی وہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن اگر وہاں عام انداز میں ریڈ کیا گیا تو پھر لڑکی کو ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ اس معاملے میں بے حد سفاک واقع ہوئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران

نے پوچھا۔

"میں گلزار کالونی کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو میں فورسٹارز کے چیف سے بات کرتا ہوں تاکہ اس لڑکی کو صحیح سلامت برآمد کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے صدیقی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ تاوان کے لئے اغوا کے کیسز بڑھتے جا رہے ہیں آپ اس سلسلے میں مداخلت کے لئے غور کریں۔ اب ایک لڑکی عفی کو جو شیرٹن ہوٹل کے چیئرمین راحت خان کی بیٹی ہے ہوٹل شیرٹن سے دن دہاڑے اغوا کر لیا گیا ہے۔ میں نے ٹائیگر کے ذریعے معلومات کرائی ہیں۔ اس نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ لڑکی کسی جونی گروپ نے اغوا کرائی ہے۔ یہ جونی گروپ غیر ملکی شراب کی سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے۔ اس نے یہ اغوا اس لڑکی کے والد راحت خان پر دباؤ ڈالنے کے لئے کرایا ہے تاکہ اسے شیرٹن ہوٹل میں غیر ملکی شراب کا ٹھیکہ جونی گروپ کو دینے پر مجبور کیا جا سکے۔ لڑکی اس وقت گلزار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک میں موجود ہے لیکن ٹائیگر کا کہنا ہے کہ عام انداز میں وہاں ریڈ کیا گیا تو لڑکی ہلاک ہو سکتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اپنے سٹارز کو وہاں بھجوا کر

لڑکی کو صحیح سلامت برآمد کرا لیں تاکہ کم از کم اس کی جان بچائی جا سکے۔ اس کے بعد اس جونی گروپ سے بھی آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"...... عمران نے دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تاکہ سوپر فیاض کو معلوم نہ ہو سکے کہ فورسٹارز کون ہیں۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے صدیقی نے آواز بدل کر بھاری لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ چیف کون ہے۔ مجھے تو معلوم ہوا تھا کہ یہ سیکرٹ سروس کا ہی گروپ ہے لیکن تم تو اس سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے وہ تمہارا افسر ہو"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے پاس اتنی فرصت کہاں کہ وہ اس قسم کے دھندوں میں مداخلت کریں۔ یہ سرکاری ایجنسی ہے البتہ اس کا سپر چیف بھی سیکرٹ سروس کا ہی چیف ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"چیف آف فورسٹارز فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... عمران نے لہجے کو جان بوجھ کر انتہائی مؤدبانہ

کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی پر ریڈ کیا گیا ہے۔ وہاں لڑکی کو ایک تہہ خانے میں
گیا تھا اور چھ آدمی وہاں موجود تھے۔ اس وقت یہ چھ کے چھ آدمی
لڑکی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تھری ایکس سپیشل گ
استعمال کی گئی ہے۔ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اطلاع دے دیں
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ یہ بات ہوئی ناں۔ ویری گڈ۔ تم وا
بہترین دوست ہو"...... فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا
تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے۔ وہ میرا مشکل وقت۔ ارے سنو تو سہی"۔ عمرا
نے رسیور رکھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے سوپر فیاض اب کہا
رکنے والا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تمہیں ایک پورا لاکر خالی کرنا ہو گا سوپر فیاض"۔ عمرا
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے
ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

"صاحب یہ ٹیلی گرام آیا ہے آپ کے نام۔ میں نے سوپر فیاض
کے سامنے دینا مناسب نہیں سمجھا تھا"...... سلیمان نے کہا اور لفاف
عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹیلی گرام اور اس زمانے میں۔ یہ تو پرانے وقتوں کی یادگار
ہے۔ اب تو فون اور فیکس وغیرہ استعمال ہوتا ہے"...... عمران نے

ت بھرے لہجے میں کہا لیکن سلیمان نے جواب نہ دیا اور برتن
یٹنے شروع کر دیئے۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذ
۔ ٹیلی گرام میں ایک فون نمبر دیا ہوا تھا اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا
یہی گرام ملتے ہی ان نمبروں پر فون کریں۔ ٹیلی گرام بھیجنے والے
مارٹن درج تھا اور نیچے پتہ ولنگٹن کا دیا ہوا تھا۔

"ایکریمین دارالحکومت۔ ولنگٹن سے ٹیلی گرام۔ مارٹن یہ کون
سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور
یا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ اسے ایکریمیا اور اس
دارالحکومت ولنگٹن کے رابطہ نمبروں کا علم تھا اس لئے اس نے
راست نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس گرین وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا
ہوں"...... عمران نے کہا کیونکہ ٹیلی گرام اس کے نام سے ہی بھیجا
گیا تھا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی لیکن آواز اور لہجہ عمران کے لئے نامانوس بلکہ نیا تھا۔

"کیا آپ نے پاکیشیا میرے نام ٹیلی گرام بھجوایا ہے"۔ عمران
نے پوچھا۔

"آپ علی عمران بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ شاید آپریٹر کو عمران کا نام سمجھ نہ آیا تھا اس لئے اس نے مارٹن کو نام نہ بتایا تھا۔

"ہاں ابھی یہ ٹیلی گرام مجھے ملا ہے اور میں نے فوراً ہی اس پر درج فون نمبروں پر فون کال کی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ اس نمبر کو الٹ کراس پر فون کریں آپ کو ایک اہم ترین پیغام پہنچانا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کون ہے اور کیوں اس قدر پراسرار بن رہا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار اس نے ٹیلی گرام میں درج نمبروں کی ترتیب الٹ کر نمبر ڈائل کئے تھے۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مارٹن کی براہ راست آواز سنائی دی۔

"علی عمران فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں جناب۔ بلیک ایگل کی طرف سے آپ کے نام ایک خصوصی پیغام ہے۔ میں ولنگٹن میں بلیک ایگل کا خاص نمائندہ ہوں"...... مارٹن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بلیک تھنڈر کا سابقہ سپر ایجنٹ ٹرومین

نے عمران سے ٹکرانے کے بعد بلیک تھنڈر کو چھوڑ دیا تھا اور اپنی ذاتی تنظیم بلیک ایگل کے نام سے قائم کر لی تھی اور اب ٹرومین اس کا دوست تھا۔

"بلیک ایگل نے خود کال کیوں نہیں کی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سامنے نہیں آنا چاہتے تھے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا پیغام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک بین الاقوامی تنظیم کراکون جو یہودیوں اور اسرائیل کی تنظیم ہے اور اس کا مقصد بھی بلیک تھنڈر کی طرح پوری دنیا پر قبضہ کرنا ہے لیکن بلیک تھنڈر یہودیوں کی تنظیم نہیں ہے جبکہ کراکون متعصب یہودیوں کی تنظیم ہے اور وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے سے پہلے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ تنظیم دنیا میں کسی خفیہ جزیرے پر ایک ایسا سٹیشن تعمیر کر رہی ہے جس سے پوری دنیا کے بارودی، شعاعی اور ایٹمی اسلحے کو اور پوری دنیا کے ہوائی، زمینی اور بحری نظام کو جام کر سکتی ہے۔ اس کی مشینری یہودی سائنس دانوں نے خفیہ طور پر ایجاد کر لی ہے اور اب اس مشینری کو وہاں نصب کیا جا رہا ہے تاکہ اسے آپریٹ کیا جا سکے۔ بلیک ایگل نے بتایا ہے کہ انہیں انتہائی حتمی ذرائع سے دو باتوں کا علم ہوا ہے جو آپ تک پہنچانا ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سٹیشن کی تعمیر مکمل ہونے والی ہے اور اس کے مکمل ہوتے ہی اس کا سب

سے پہلا تجربہ پاکیشیا پر کیا جائے گا اور اس تجربے کے لئے کافرستان
کے اعلیٰ ترین حکام سے باقاعدہ سودا بازی کی جارہی ہے تاکہ جیسے ہی
کراکون پاکیشیا کا اسلحہ اور مکمل نظام جام کر کے کافرستان بے بس
پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے اور وہاں اس قدر تباہی پھیلا
دی جائے کہ اقوام متحدہ بھی بے بس ہو کر رہ جائے اور دوسری
اطلاع یہ ہے کہ کراکون کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ آپ یعنی علی
عمران بلیک تھنڈر کی سیف لسٹ میں شامل ہیں اس لئے ان کا خیال
ہے کہ آپ کو بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر یا مین سب ہیڈ کوارٹر کا علم
ہو گا اور وہ آپ سے یہ معلومات حاصل کر کے بلیک تھنڈر کو پہلے
ختم کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے کراکون نے اپنے سب سے اہم
سیکشن ریڈ وولف کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ اس ریڈ وولف کا سربراہ ایک
شخص کارڈک ہے جو کارمن نژاد ہے۔ وہ آپ سے معلومات حاصل
کرنے کی تمام منصوبہ بندی کرے گا۔ بلیک ایگل نے اس منصوبہ
بندی کا سراغ لگانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ اس میں کامیاب
نہیں ہو سکے البتہ اتنا انہیں معلوم ہوا ہے کہ گریٹ لینڈ کی
یونیورسٹی میں پڑھنے والی ایک پاکیشیائی لڑکی جس کا نام عفی ہے
جس کے والد کا تعلق پاکیشیا کے کسی بڑے ہوٹل سے ہے اس کے
پاس کراکون کے اس منصوبے کے بارے میں اہم معلومات موجود
ہیں۔ یہ لڑکی پاکیشیا پہنچ چکی ہے اگر اسے ٹریس کر لیا جائے تو اس
سے اس سلسلے میں ضروری معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ مارٹن

نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران عفی کا نام سن کر بے
اختیار چونک پڑا۔

"بلیک ایگل کو کیسے معلوم ہوا کہ عفی کے پاس معلومات ہیں
جبکہ وہ گریٹ لینڈ میں رہتی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو چیف بلیک ایگل نے جو پیغام دیا ہے
وہ میں نے آپ تک پہنچا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن یہ باتیں تم فون کر کے بھی بتا سکتے تھے۔ یہ تم نے باقاعدہ
ٹیلی گرام کیوں بھیجا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے بلیک ایگل نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کا پیغام بھجواؤں کہ
آپ مجھ سے رابطہ کریں۔ میں براہ راست خود فون نہ کروں کیونکہ
بلیک ایگل کا خیال تھا کہ کراکون جو انتہائی جدید ترین مشینری
استعمال کرتی ہے اس نے آپ کا فون ٹیپ نہ کر لیا ہو۔ ان کا کہنا تھا
کہ جب آپ خود فون کریں گے تب آپ خود ہی پہلے اپنے فون کو
چیک کر لیں گے اس لئے میں نے ٹیلی گرام بھجوائی لیکن فون نمبر
الٹ کر لکھ دیا۔ یہ فون نمبر عام کلب کا ہے اور میں اس کلب میں
ملازم ہوں جبکہ الٹ فون نمبر جس پر اب بات ہو رہی ہے میرا ذاتی
محفوظ نمبر ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا رابطہ بلیک ایگل سے ہو سکتا ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"میرا ان سے رابطہ نہیں ہو سکتا البتہ وہ جب چاہیں مجھ سے رابطہ

کر لیتے ہیں"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب جب وہ تم سے رابطہ کرے تو میری طرف سے اس کا شکریہ ادا کر دینا۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر وہ فلیٹ سے نکلا اور نیچے موجود کار میں بیٹھ کر وہ تیزی سے گلزار کالونی کی طرف بڑھ گیا تاکہ اگر عفی وہاں موجود ہو تو اس سے معلومات حاصل کرے اور اگر اسے کہیں بھجوا دیا گیا ہو گا تب بھی وہیں سے اسے معلوم ہو جائے گا۔

پائزو اور ہیلن سیاحوں کے روپ میں آج صبح کی فلائٹ سے پاکیشیا پہنچے تھے۔ یہاں انہوں نے سیاحوں کے پسندیدہ ہوٹل رائل میں قیام کیا تھا اور اس وقت وہ دونوں ایک کمرے میں موجود تھے چونکہ وہ سفر کر کے آئے تھے اس لئے پہلے تو اپنے اپنے کمرے میں انہوں نے کچھ دیر آرام کیا پھر غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے وہ دونوں ایک کمرے میں اکٹھے ہوئے تاکہ ناشتہ کرنے کے بعد اپنے مشن کے سلسلے میں کارروائی کو آگے بڑھا سکیں۔ یہ کمرہ پائزو کے نام سے ریزرو تھا جبکہ ہیلن کا کمرہ اس کے ساتھ والا تھا۔ ناشتہ کرنے کے بعد پائزو نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے اس نے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے یہ نمبر اسے اسی فائل سے معلوم ہوئے تھے جو کارڈک نے اسے دی تھی۔ فائل میں درج تھا کہ یہ نمبر ریڈ وولف کے اس گروپ کے

چیف ماتھری کے ہیں جو ان کے مشن میں تعاون کے لئے خصوصی طور پر پاکیشیا بھجوایا گیا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"پائزو بول رہا ہوں"...... پائزو نے کہا۔

"اوہ آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"رائل ہوٹل میں اپنے کمرے سے۔ کیوں"...... پائزو نے کہا۔

"آپ کسی پبلک فون بوتھ سے مجھے کال کریں جناب تاکہ ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت محفوظ رہ سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پائزو نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ اس پسماندہ ملک میں ایسے محتاط ہو رہا ہے جیسے یہ ایکریمیا یا کارمن ہو۔ یہاں کے لوگوں کو ان باتوں کا کہاں شعور ہو سکتا ہے یا ان کے پاس ایسی جدید مشینری کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں کالیں ٹیپ کر لیں"...... پائزو نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم اس ملک کو کس لحاظ سے پسماندہ کہہ رہے ہو۔ تم نے یہاں کی عمارتیں اور سڑکوں پر چلنے والی کاریں نہیں دیکھیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں بھی تمہاری طرح اسے ایک پسماندہ ملک سمجھی تھی لیکن

یہاں آکر مجھے احساس ہوا ہے کہ میرا خیال غلط تھا اس لئے ماتھری کی بات درست ہے۔ ویسے بھی ہمیں انتہائی محتاط رہنا چاہئے"...... ہیلن نے کہا۔

"عمارتوں، سڑکوں اور کاروں کی بات نہیں کر رہا میں۔ ذہنی پسماندگی کی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال آؤ باہر چلتے ہیں"...... پائزو نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے نکلے اور لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ کر قدم بڑھاتے وہ مین گیٹ سے باہر آگئے۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تھوڑی دور انہیں ایک پبلک فون بوتھ نظر آگیا۔

"تمہارے پاس سکے ہیں"...... ہیلن نے کہا۔

"سکے۔ وہ کس لئے"...... پائزو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ بوتھ سکے ڈالنے والا ہے"...... ہیلن نے کہا۔

"اوہ دیکھا ابھی تک اس قسم کے پرانے فون بوتھ یہاں کام کر رہے ہیں۔ میرے پاس تو ہوٹل سے لیا گیا فون کارڈ ہے۔ میں سمجھا کہ یہاں کارڈز والے پبلک فون بوتھ ہوں گے"...... پائزو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہوٹل کی لابی میں دو پبلک فون بوتھ موجود ہیں میرے خیال میں وہ دونوں کارڈز والے ہیں وہاں سے کال کر لو"...... ہیلن نے کہا تو پائزو نے اثبات میں سرہلایا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑا گیا۔ ہیلن بھی اس کے ساتھ مڑی اور وہ ایک سائیڈ پر لابی میں پہنچ

گئے۔ وہاں واقعی کارڈ ڈالنے والے دو پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ اس وقت دونوں ہی خالی تھے اس لئے پائزو ایک فون بوتھ میں داخل ہو گیا جبکہ ہیلن باہر کھڑی رہی۔ پائزو نے کارڈ ڈال کر ماتھری کے نمبر ڈائل کیے۔

"ہیلو ...... ماتھری کی آواز سنائی دی۔

"پائزو بول رہا ہوں۔ پبلک فون بوتھ سے" ...... پائزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے یہاں پہنچ کر ایک کوٹھی اور دو کاریں حاصل کر لی ہیں۔ ضروری اسلحہ بھی ہمارے پاس ہے۔ ہم چار آدمی آئے ہیں۔ ہم نے اس فلیٹ کا سروے بھی کر لیا ہے جس میں ہمارا شکار رہتا ہے۔ ہم اس فلیٹ کے سروے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہاں سے اسے آسانی سے بے ہوش کر کے نکالا جا سکتا ہے۔ بظاہر تو یہ کیس انتہائی آسان نظر آ رہا ہے۔ ہم نے اپنے شکار کو بھی چیک کر لیا۔ وہ ایک نوجوان ہے جس کے چہرے پر بے پناہ معصومیت ہے۔ ہماری چیکنگ کے دوران وہ فلیٹ سے نیچے اترا اور اس نے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج سے اپنی سپورٹس کار نکالی اور وہ شہر میں گھومتا پھرتا رہا۔ پھر وہ ہوٹل شیرٹن میں گیا۔ ہم اس کے پیچھے تھے اس نے پارکنگ میں کار روکی اور نیچے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک کار جسے ایک نوجوان لڑکی چلا رہی تھی کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر آئی اور اس نے ہمارے شکار کو کچلنے کی

کوشش کی لیکن اس وقت پہلی بار ہمیں احساس ہوا کہ یہ شخص جو بظاہر ایک عام سا نوجوان نظر آتا تھا بے پناہ پھرتیلا اور بروقت فیصلہ کرنے والا ہے اس لئے وہ کچلے جانے سے بچ گیا لیکن اس وقت ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اسے کچلنے والی لڑکی اس کی دوست تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ہنستے ہوئے ہوٹل میں چلے گئے۔ ہم نے معلومات حاصل کیں تو ہمیں اطلاع ملی کہ اس لڑکی کا نام عفی ہے اور یہ گریٹ لینڈ سے آئی ہے اور ہوٹل شیرٹن کے چیئرمین کی بیٹی ہے اور گریٹ لینڈ کی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ اس کا نام اور گریٹ لینڈ اور یونیورسٹی کا سن کر مجھے یاد آ گیا کہ اس نام کی لڑکی آپ کی بیوی مادام ہیلن کی بے حد گہری دوست ہے اور جب آپ کو یہ مشن سونپا گیا تھا تو آپ یہاں آنے سے پہلے گریٹ لینڈ گئے تھے جس پر ہم چونک پڑے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر یہاں کے ایک گروپ کے چیف سے فون پر بات کی۔ چیف نے اس گروپ کو اس لئے ہائر کیا تھا کہ اگر ہمیں وہاں کوئی ایسا کام کرنا پڑے جو ہم اجنبی ہونے کی وجہ سے نہ کر سکیں تو ہم یہ کام اس گروپ سے جسے جونی گروپ کہا جاتا ہے کر لیں۔ چنانچہ جونی سے میری بات ہوئی اور میں نے اسے عفی کو اغوا کر کے کسی پرائیویٹ رہائش گاہ پر پہنچانے کے لئے کہا۔ اس نے فوراً ہی اپنے آدمی بھجوا دیئے اور پھر ہمارے سامنے اس کے آدمیوں نے عفی کو ہوٹل سے اغوا کیا اور کاروں میں ڈال کر لے گئے۔ ہم نے کوئی مداخلت نہ کی البتہ ہم

نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ ہمارے شکار کو اس اغوا کا علم نہیں ہے۔ وہ ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے میں مصروف ہے۔ چنانچہ ہال سے چلے گئے تاکہ اس عفی سے پوچھ گچھ کر سکیں کہ اس ہمارے شکار سے کیا تعلق ہے۔ ہم نے دوبارہ جونی سے رابطہ کیا جونی نے ہمیں اس کوٹھی کے بارے میں بتا دیا جہاں عفی کو رکھا گیا تھا۔ وہاں اس گروپ کے آدمی بھی موجود تھے لیکن ہم جب وہاں پہنچے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوٹھی کے گرد پولیس کا پہرہ تھا۔ نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہاں سنٹرل انٹیلی جنس ۔ کارروائی کی ہے اور کوٹھی کے اندر تہہ خانے میں موجود ایک نوجوان لڑکی اور چھ مرد بے ہوشی کے عالم میں ملے ہیں جنہیں سنٹر انٹیلی جنس کے کسی خفیہ سنٹر پر لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے جونی کو دوبارہ کال کیا لیکن معلوم ہوا کہ جونی فوری طور پر ملک سے باہر چلا گیا ہے۔ اب ہم سوچ رہے تھے کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے اس خفیہ پوائنٹ کو ٹریس کیا جائے کہ آپ کی کال آ گئی ہے" ماتھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس لڑکی کے خلاف یہ کارروائی کیوں کرائی ہے اس سے ہمارا کیا تعلق"...... پائزو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ مادام ہیلن اس کی دوست ہیں اس ۔ ہمارا خیال تھا کہ کہیں مادام ہیلن سے اس مشن کے بارے میں اس لڑکی کو کوئی سن گن نہ مل گئی ہو اور اس کا تعلق ہمارے شکار ۔

ہے اس طرح ہمارا منصوبہ ہمارے شکار تک پہنچ سکتا ہے اور چیف نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمارا شکار انتہائی تیز اور ذہین آدمی ہے اگر اسے ہمارے منصوبے کے بارے میں معمولی سی سن گن بھی مل گئی تو پھر ہمارے ہاتھ کسی صورت نہ آئے گا اور غائب ہو جائے گا اس لئے ہم اس لڑکی سے پوچھ گچھ کر کے تسلی کرنا چاہتے تھے "...... ماتھری نے کہا۔

"میں ہیلن سے بات کرتا ہوں۔ ہولڈ کرو"...... پائزو نے کہا اور پھر اس نے فون بوتھ سے باہر موجود ہیلن کو اندر بلایا اور ماتھری کی بتائی ہوئی تفصیل اسے بتا دی۔

"عفی کا اس منصوبے سے کیا تعلق۔ میں اس سے ملنے ضرور گئی تھی اس وقت وہ پاکیشیا جانے کے لئے تیار تھی۔ ہم صرف دو تین گھنٹے اکٹھے رہے ہیں۔ میں نے اسے البتہ یہ بتایا تھا کہ میں بھی سیاحت کی غرض سے پاکیشیا جا رہی ہوں اور بس۔ کیا میں احمق ہوں کہ ایک غیر متعلقہ لڑکی کو اپنا منصوبہ بتاتی۔ اس نانسنس ماتھری نے یہ کیا کر دیا ہے"...... ہیلن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم خود اس سے بات کر لو"...... پائزو نے کہا اور رسیور ہیلن کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو ماتھری۔ میں ہیلن بول رہی ہوں۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو کہ میں اس قدر اہم منصوبہ ایک غیر متعلق لڑکی کو بتا دوں گی۔ تم نے ایسا سوچا ہی کیوں"...... ہیلن نے انتہائی غصیلے لہجے میں

کہا۔

"آئی ایم سوری میڈم۔ دراصل میری عادت ہے کہ میں ہر طرف کا خیال رکھتا ہوں اور چیف کی بھی مجھے یہی ہدایت ہے۔ بہرحال اب آپ نے بتا دیا ہے تو ٹھیک ہے اب ہم اس سلسلے میں مزید کوئی کارروائی نہیں کریں گے"....... ماتھری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آئندہ ہمارے متعلق ایسی بات سوچنا بھی نہیں ورنہ تم جانتے ہو کہ اگر ہم نے چیف کو تمہاری شکایت کر دی تو تمہارا کیا حشر ہو گا۔ تم خواہ مخواہ ایک غیر متعلق مسئلے میں الجھ گئے ہو۔ عفی یہاں کی رہنے والی ہے اور ہمارا شکار بھی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے درمیان تعلقات بھی ہوں لیکن اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم نے اپنا منصوبہ مکمل کرنا ہے اور بس"....... ہیلن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ آپ درست کہہ رہی ہیں"....... ماتھری نے جواب دیا تو ہیلن نے رسیور پائزو کی طرف بڑھا دیا۔

"سنو ماتھری۔ اب تم نے اس وقت تک کسی معاملے میں ٹانگ نہیں اڑانی اور نہ کوئی کارروائی کرنی ہے جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں۔ میں خود اس کا جائزہ لوں گا اور پھر خود ہی اپنے شکار کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکالنے کی منصوبہ بندی کروں گا۔ تمہارا کام اس وقت شروع ہو گا جب میں تم سے رابطہ کروں گا اور یہ میں اس وقت کروں گا جب میں اپنے شکار کو بے ہوش کر کے اس فلیٹ سے

نکال لاؤں گا۔ اس کے بعد میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا اور تم نے اسے آبدوز تک پہنچا دینا اور بس"....... پائزو نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"....... ماتھری نے جواب دیا اور پائزو نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر مڑ کر وہ پبلک فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں خود جا کر اس فلیٹ کا جائزہ لے لینا چاہئے جہاں وہ عمران رہتا ہے"....... پائزو نے کہا۔

"زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں ہے پائزو۔ جس قدر زیادہ احتیاط کرو گے اتنا ہی معاملہ پیچیدہ ہو جائے گا۔ بس سادگی سے منصوبہ بناؤ اور اس پر عمل کرو"....... ہیلن نے کہا اور اب وہ لابی سے نکل کر دوبارہ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"پھر بھی معلوم تو کرنا ہی پڑے گا کہ اس کے فلیٹ کی سچوئیشن کیا ہے۔ وہ کس وقت وہاں سے نکلتا ہے، کس وقت وہاں ہوتا ہے، کس وقت وہاں نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ہی کوئی منصوبہ بنایا جا سکتا ہے"....... پائزو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چلو ٹیکسی کر لیتے ہیں"....... ہیلن نے کہا اور پائزو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے کار گلزار کالونی کی اس کوٹھی کے سامنے سڑک کی دوسری طرف روکی جس میں عفی کو اغوا کر کے لے آیا گیا تھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کوٹھی کے گیٹ پر پولیس کے دو سپاہی موجود تھے اور کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا کر اسے سیل کر دیا گیا تھا۔ عمران کار سے اترا اور قدم بڑھاتا سڑک کراس کر کے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں کیا ہوا ہے جو کوٹھی کو سیل کیا گیا ہے اور آپ لوگ یہاں کیوں پہرہ دے رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کوٹھی میں کوئی بڑی واردات ہوئی ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس نے کارروائی کی ہے۔ ہمارا تعلق تو قریبی تھانے سے ہے۔ ہمیں تو یہاں صرف کوٹھی کی نگرانی کے لئے کھڑا کیا گیا ہے"...... ایک سپاہی نے قدرے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"کیا واردات ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب تفصیل کا تو ہمیں علم نہیں ہے البتہ ایک عورت اور چھ ے یہاں بے ہوش پڑے پائے گئے ہیں جنہیں سنٹرل انٹیلی نس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب ایک سٹیشن ویگن میں اپنے ساتھ لے ے ہیں"...... اس سپاہی نے جواب دیا۔

"کیا سپرنٹنڈنٹ یہاں اکیلا آیا تھا"...... عمران لے پوچھا۔

"جناب ہم یہاں آئے تھے تو یہاں ان کے محکمے کی چار جیپیں اور یک سٹیشن ویگن موجود تھی۔ دس بارہ افراد تھے اور سپرنٹنڈنٹ احب بھی تھے۔ پھر وہ ہمارے سامنے چلے گئے۔ ان کے عملے نے ٹھی کو سیل کیا اور پھر وہ بھی چلے گئے"...... سپاہی نے جواب دیا ر عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور واپس اپنی کار میں بیٹھ کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اس کا رخ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے یڈ کوارٹر کی طرف کر دیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں سپرنٹنڈنٹ فیاض فی کو اس کے والد کے پاس چھوڑنے نہ چلا گیا ہو کیونکہ سپرنٹنڈنٹ یاض ایسے کاموں میں ماہر تھا اس طرح وہ راحت خان کی ہمدردیاں صل کر کے ہوٹل شیرٹن میں راج کر سکتا تھا۔ جب وہ سنٹرل ٹیلی جنس بیورو پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ عفی سمیت لائے جانے لے تمام افراد وہاں موجود ہیں تو وہ بیورو کی عمارت کے اس حصے طرف بڑھ گیا جہاں خصوصی انوسٹی گیشن سنٹر بنایا گیا تھا اور پھر اں سوپر فیاض اسے مل گیا۔

"اوہ۔ اچھا ہوا تم آ گئے۔ میں دفتر میں جا رہا تھا کہ تم سے فون پر بات کروں۔ یہ تمہارے فور سٹارز نے نجانے کیا کیا ہے کہ ان میں سے کسی کو ہوش ہی نہیں آ رہا چونکہ میں نے ڈاکٹروں کو بھی کال کیا ہے لیکن وہ بھی انہیں ہوش میں لانے میں ناکام رہے ہیں"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہوں۔ میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ رک جاؤ اور مشکل وقت میں میری مدد کرو لیکن تم وہاں سے اس طرح بھاگے جیسے تم پر کوئی قیامت ٹوٹنے والی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ باتیں بعد میں کرتے رہنا۔ تمہارے ڈیڈی بار بار پوچھ رہے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں انہوں نے لڑکی کو اغوا کیا ہے۔ اب میں انہیں کیا بتاؤں کیونکہ میں نے تو انہیں یہی رپورٹ دی تھی کہ میں نے ان کا سراغ لگا کر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی تھی اب میں انہیں کیا بتاؤں کہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ انہیں کون سی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اور انہیں کس طرح ہوش آ سکتا ہے"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کو اب سمجھ آئی کہ سوپر فیاض ان کے ہوش میں نہ آنے کی وجہ سے اس قدر پریشان کیوں ہے۔

"کہاں ہیں یہ لوگ۔ میرے ساتھ چلو میں ابھی انہیں ہوش دلا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اسے لے کر انوسٹی

یشن سنٹر کے ایک ہال میں لے آیا۔ یہاں فرش پر چھ افراد بے وش پڑے ہوئے تھے جبکہ عفی ایک کرسی پر موجود تھی لیکن اس کی ردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا ان کے سرغنہ کو پکڑا ہے"...... عمران نے سوپر فیاض سے کہا۔

"جونی کی بات کر رہے ہو۔ ہاں میں نے اسے پکڑا ہے لیکن اس نے یہاں آتے ہی خودکشی کرنے کی کوشش کی تو میں نے اسے خود نجکشن لگوا کر بے ہوش کرا دیا۔ وہ ساتھ والے کمرے میں ہے۔ پہلے نہیں ہوش میں لا کر ان کے بیانات لکھوں گا پھر اس سے بات ہو ی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"کیا عفی کے باپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ اسے برآمد کر لیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ تمہارے ڈیڈی نے انہیں اطلاع دے دی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ جب اس کا بیان لکھ لیا جائے گا اور انکوائری ہو جائے گی پھر اسے خود ہی پہنچا دیا جائے گا اس لئے اس کے فوری حصول کی کوشش نہ کریں اور چونکہ راحت خان صاحب تمہارے ڈیڈی کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا ورنہ اب تک بڑی بڑی سفارشیں پہنچ چکی ہوتیں اور ہمیں اسے اسی بے ہوشی کے عالم میں اس کے گھر پہنچانا پڑتا"۔ سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس معاملے میں سیکرٹ سروس کا تعلق بھی نـ
آیا ہے اس لئے عفی اور اس جونی کو سیکرٹ سروس کے حوالے کر
ہو گا جبکہ ان چھ افراد سے پوچھ گچھ تم کر سکتے ہو"...... عمران نے
تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس عام سی اغوا کی واردات کا سیکر
سروس سے کیا تعلق۔ اس طرح تو تمام کریڈٹ سیکرٹ سروس
جائے گی"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"جس طرح اس اغوا سے انٹیلی جنس کا تعلق نکل آیا ہے حالانکہ
یہ پولیس کا کام ہے اس طرح سیکرٹ سروس کا بھی کوئی تعلق ہو
بہر حال تم بے فکر رہو۔ کریڈٹ تمہارا ہی رہے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ
چیف آف سیکرٹ سروس ڈیڈی سے تمہاری کارکردگی کی تعریف بھی
کریں۔ وہ ایسے معاملات میں اعلیٰ ظرف رکھتا ہے"...... عمران نے
کہا۔
"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پہلے یہ
ہوش میں تو آئیں اور انہیں لے جانے کے لئے تمہیں بڑے صاحب
سے اجازت لینی ہو گی"...... سوپر فیاض نے کہا۔
"یہاں فون ہے یا تمہارے آفس میں ہے"...... عمران نے کہا۔
"میرے آفس میں ہے۔ کیوں"...... سوپر فیاض نے پوچھا۔
"میں تمہارے آفس جا کر سیکرٹ سروس کے چیف کو فون پر
صورت حال بتا دوں تاکہ وہ ڈیڈی سے بات کر لیں پھر میں واپس آ

تمہیں ان کے ہوش دلانے کا نسخہ بھی بتا دیتا ہوں"...... عمران
نے کہا۔
"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔
"نہیں۔ تم یہیں رکو اور پوری طرح محتاط رہنا۔ یہ بہت بڑا چکر
ہے ایسا نہ ہو کہ انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا
جائے اسی لئے تو سیکرٹ سروس اس میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوئی
ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے تم جا کر فون کرو میں مزید حفاظتی
انتظامات کراتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور عمران سرہلاتا ہوا
واپس اس کے آفس کی طرف چل پڑا۔ آفس میں پہنچ کر اس نے فون
کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز
سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں طاہر، سوپر فیاض کے آفس سے"۔ عمران
نے کہا اور پھر اس نے عفی کے اغوا اور پھر ٹائیگر اور فور سٹارز کی
کارروائی سے لے کر مارٹن کے ٹیلی گرام اور اس سے فون پر ہونے
والی گفتگو کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا اور ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ
مارٹن سے ہونے والی گفتگو کے تحت وہ اب اس لڑکی عفی اور اس
گروپ کے جونی سے خود علیحدہ پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ سر
عبدالرحمن کو بطور ایکسٹو فون کر کے انہیں کہہ دے کہ وہ ان

دونوں کو عمران کے حوالے کر دیں۔
"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں ابھی بات کرتا ہوں"۔ دوسری
طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا
اور پھر اٹھ کر واپس انوسٹی گیشن سنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
"کیا ہوا"...... سوپر فیاض نے پوچھا۔
"میری بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ڈیڈی سے
تمہاری تعریف کریں گے"...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض کا چہرہ
مسرت سے کھل اٹھا۔
"اب تم ایسا کرو کہ چھ افراد کو تو سادہ پانی پلا دو یہ ہوش میں
جائیں گے البتہ اس عفی کو اور اس جونی کو ابھی ہوش میں نہ لاؤ میں
انہیں اسی حالت میں سیکرٹ سروس کے حوالے کرنا چاہتا ہوں"۔
عمران نے کہا۔
"صرف سادہ پانی۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے
میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔
"ہاں فورسٹارز نے اسی لئے ایسی خصوصی گیس استعمال کی ہے
کہ تمہیں انہیں ہوش میں لانے میں تکلیف نہ ہو۔ اگر تم وہاں کچھ
دیر اور رک جاتے تو میں تمہیں بتا دیتا"...... عمران نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سر عبدالرحمن کا چپڑاسی وہاں پہنچ
گیا۔
"چھوٹے صاحب آپ کو بھی اور سپرنٹنڈنٹ صاحب دونوں کو

بڑے صاحب یاد کر رہے ہیں"...... چپڑاسی نے عمران کو سلام کرتے
ہوئے کہا۔
"مجھے کیوں۔ میں ان کا ماتحت تو نہیں ہوں"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"چلو چلو تم ماتحت نہیں ہو تو ملزم تو بن سکتے ہو۔ وہ ڈائریکٹر
جنرل ہیں سمجھے۔ آؤ"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور
عمران ملزم کی بات سن کر اس طرح سہم گیا جیسے ابھی سوپر فیاض
اسے کسی حوالات میں بند کر دے گا اور پھر وہ دونوں اس طرف بڑھ
گئے جدھر سر عبدالرحمن کا دفتر تھا۔ چپڑاسی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے
تیزی سے آگے بڑھ کر پردہ ہٹا دیا تو سوپر فیاض اندر داخل ہوا۔ اس
کے پیچھے عمران تھا۔ سوپر فیاض نے تو باقاعدہ سیلوٹ کیا جبکہ عمران
نے اس طرح ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سلام کیا جیسے کوئی چپڑاسی کسی
بہت بڑے افسر کو سلام کرتا ہے۔
"بیٹھو۔ یہ سیکرٹ سروس کو اس کیس میں دلچسپی کیوں پیدا ہو
گئی ہے"...... سر عبدالرحمن نے ان دونوں کو بیٹھنے کا کہتے ہی عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔
"ڈیڈی۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں البتہ اتنا علم ہے کہ چیف کو
کسی طرف سے یہ رپورٹ ملی ہے کہ یہ لڑکی عفی کسی بین الاقوامی
مجرم تنظیم کے بارے میں کچھ معلومات رکھتی ہے اور شاید چیف وہ
معلومات اس سے حاصل کرنا چاہتا ہو گا"...... عمران نے جواب

دیا۔

"لیکن میں اس کے والد کو کہہ چکا ہوں کہ وہ ہماری تحویل میں ہے اور محفوظ ہے اور اس کا بیان لکھ کر اسے واپس بھجوا دیا جائے گا لیکن اب تمہارا یہ چیف نجانے اس کے ساتھ کیا سلوک کرے"۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

"ڈیڈی۔ چیف بھی آپ کی طرح اصول پسند ہے۔ اس لڑکی نے بظاہر تو کوئی جرم نہیں کیا بلکہ یہ تو مظلوم ہے کہ اسے اس طرح اغوا کیا گیا ہے۔ یہ تو سوپر فیاض کی ذہانت اور بہترین کارکردگی ہے کہ اس نے اس قدر جلد اس کا نہ صرف سراغ لگا کر اسے برآمد کر لیا بلکہ ان مجرموں کو بھی گرفتار کر لیا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس سے معلومات حاصل کر کے اسے واپس بھجوا دیا جائے گا اور اگر آپ اماں بی سے اجازت دلوا دیں تو میں خود عفی کو جا کر اس کے گھر چھوڑ آؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"اماں بی سے اجازت۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ یہ سرکاری معاملات ہیں نجی معاملات تو نہیں ہیں"۔ سر عبدالرحمن نے چونک کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ اماں بی کا حکم ہے کہ کسی نامحرم لڑکی کے ساتھ نہ بیٹھا جائے اور اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ ماں باپ کا حکم ماننا اولاد پر فرض ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"نانسنس جاؤ۔ اس لڑکی اور اس سرغنہ کو لے جاؤ لیکن خیال

ھنا کہ لڑکی کو واپس بھجوا دینا۔ ضروری نہیں ہے کہ تم بھی اس ے ساتھ جاؤ اور کیا تمہارے اس چیف کے پاس کیا تمہارے علاوہ ور کوئی آدمی نہیں ہے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"وہ۔ وہ بھی تو نامحرم ہوں گے"...... عمران نے رک رک کر جا۔

"پھر وہی بکواس۔ جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو عمران اٹھ ھڑا ہوا۔

"تم بھی جاؤ اور ان دونوں کے سرکاری طور پر اندراجات کر کے ن کے حوالے کر دینا اس سے باقاعدہ لکھوا لینا"...... سر عبدالرحمن نے سوپر فیاض سے کہا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیڈی نکاح نامہ لکھوانے کے لئے تو حکومت نے باقاعدہ اح رجسٹرار مقرر کر رکھے ہیں پھر اپنا نکاح نامہ میں خود کیسے لکھ تا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تم جیسے بیکار اور آوارہ گرد کو ایسی ت بھی منہ سے نہیں نکالنی چاہئے۔ جاؤ گٹ آؤٹ"...... سر رالرحمن نے دھاڑتے ہوئے کہا تو عمران سلام کر کے تیزی سے مڑا دفتر سے باہر آ گیا۔

"یہ تم آخر ایسی فضول بکواس کیوں شروع کر دیتے ہو"۔ سوپر ض نے دفتر سے باہر آنے پر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کمال ہے۔ خود تو سہرا باندھ کر سلمیٰ بھابھی کے ساتھ نکاح
لکھوا لیا۔ میں بات کروں تو یہ فضول بکواس ہو جاتی ہے"۔ عمر
نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔
"اگر تمہیں لڑکی پسند آ گئی ہے تو بڑی بیگم صاحبہ سے با
کروں"...... سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔
"انہیں ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا کہ لڑکی اغوا شدہ ہے پھر دیکھ
گا کہ تمہارے سر پر موجود تھوڑے سے بال کیسے بچتے ہیں"۔ عمر
نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔
"اوہ۔ ہاں واقعی مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ بڑی
صاحبہ ایسے معاملات میں واقعی بے حد قدامت پسند ہیں"...... س
فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔
"وہ اسے قدامت پسند نہیں غیرت کہتی ہیں۔ سمجھے"...... عمرا
نے کہا اور سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر
عمران نے جب عفی اور جونی کو اپنی تحویل میں لے لیا تو اس نے س
فیاض کے آفس سے اس بار رانا ہاؤس فون کر کے جوزف کو
سمیت سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے آفس میں بلا لیا اور پھر عفی
جونی دونوں کو جوزف کے ساتھ رانا ہاؤس بھجوا کر وہ اپنی کار میں س
ہو کر اس کے پیچھے رانا ہاؤس روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک
بار پھر بلیک زیرو کو فون کر کے بتا دیا کہ لڑکی اور اس جونی کو
سرکاری طور پر وہاں سے لے آیا ہے اس لئے وہ سر عبدالرحمن کو فو

کر کے انہیں بتا دے۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر
میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں جوزف نے جوانا کے ساتھ مل کر
ان دونوں کو کرسیوں پر راڈز میں جکڑ دیا تھا۔
"اس جونی کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے
آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا جبکہ جوزف کو اس نے باہر بھجوا دیا
تھا تاکہ وہ رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم آن کر دے کیونکہ عمران کو
خطرہ تھا کہ اگر واقعی مارٹن کی بات درست ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس
کی نگرانی یا تعاقب ہوا ہو اور کہیں وہ لوگ رانا ہاؤس پر حملہ کر
دیں۔ جوانا نے آگے بڑھ کر جونی کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے
بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران
کو سوپر فیاض نے بتا دیا تھا کہ اس نے جونی کو انجکشن لگوا کر بے
ہوش کیا ہے لیکن عمران جوانی کی حالت دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ
ڈاکٹر نے اسے کوئی نیند کا انجکشن دیا ہوا ہے اس لئے اسے ہوش میں
لانے کے لئے یہ سادہ طریقہ ہی کام دے سکتا ہے اور وہی ہوا اس
طرح اسے ہوش آنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جونی نے آنکھیں کھول
دیں اور اس کے ساتھ ہی لاشعوری طور پر اس نے ایک جھٹکے سے
اٹھنا چاہا لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف
کسمسا کر رہ گیا۔
"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔ وہ۔ وہ مجھے تو سنٹرل انٹیلی

جنس والے ایئرپورٹ سے ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے۔ یہ۔ یہ کون
جگہ ہے"...... جوفی نے ہوش میں آتے ہی کہا تو عمران سمجھ گیا
اسے کوٹھی پر ریڈ کی اطلاع مل گئی ہو گی اس لئے یہ فرار ہو رہا
لیکن انٹیلی جنس والوں نے اسے ٹریس کر لیا اور گرفتار کر کے
لے گئے ہوں گے۔

"تم کہاں جا رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کاروباری ٹور پر ایکریمیا جا رہا تھا۔ وہاں جاتا رہتا ہوں"
جوفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی کو تم نے اپنے آدمیوں کے ذریعے
ہوٹل شیرٹن سے دن دہاڑے جبراً اغوا کرایا تھا کس کے کہنے پر یہ
کیا تھا تم نے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اغوا کرایا تھا نہیں میں نے تو کسی کو اغوا نہیں کرایا
میں تو اس لڑکی کو جانتا بھی نہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ جوفی نے
تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں کو ہوٹل شیرٹن میں ہی پہچان لیا گیا تھا اور
انٹیلی جنس نے گلزار کالونی کی اس کوٹھی کو بھی ٹریس کر لیا جہاں
تمہارے آدمی اس لڑکی کو لے گئے تھے اور اس وقت بھی تمہارے
چھ افراد انٹیلی جنس کی تحویل میں ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ
انہوں نے یہ کام تمہارے حکم پر کیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا۔

"بکواس کرتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کبھی ایسا کام
نہیں کیا۔ تم بے شک پولیس سے معلوم کرا لو میرا ریکارڈ بے داغ
ہے"...... جوفی نے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مستعدی سے جواب دیا۔

"خنجر نکالو اور اس کی بائیں آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے
مڑا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک تیز دھار خنجر نکال
کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور بڑے جارحانہ
انداز میں جوفی کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ تو ظلم ہے۔ رک جاؤ"...... جوفی نے
چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے قریب رک جاؤ اور اب اگر یہ انکار کرے تو پھر اس کی
ایک آنکھ پھر دوسری پھر اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ایک ایک
کر کے توڑ دینا۔ میں اسے آخری موقع دینا چاہتا ہوں"...... عمران
نے کہا تو جوانا ہاتھ میں خنجر اٹھائے جوفی کے قریب رک گیا۔

"سنو جوفی۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ
بتا دو۔ چونکہ تم نے براہ راست اس اغوا میں حصہ نہیں لیا اس لئے

تمہارے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے۔ ہم تمہیں خاموشی سے واپس
دیں گے اور سنٹرل انٹیلی جنس بھی تمہارے خلاف کوئی کار
نہیں کرے گی۔ تمہارے آدمیوں پر بھی شاید اغوا کا مقدمہ ن
کیونکہ اس لڑکی کا والد لڑکی کی عزت کی وجہ سے خاموشی اختیار کر
ہے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا یا سچ سب کچھ بتانے سے انکار ک
پھر تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ تم
وقت جس ایجنسی کی تحویل میں ہو وہ کسی قانونی ضابطے کی پا
نہیں ہے وہ تمہیں ہلاک بھی کر سکتی ہے اور تمہاری لاش بھی ب
بھٹی میں ڈال دی جائے گی اور تمہاری چیخیں بھی سننے کوئی نہ
آئے گا اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں''...... عم
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ میں نے ماتھری کے کہنے پر کام کیا تھا''...... جونی نے ف
ہی جواب دیا تو عمران چونک پڑا کیونکہ یہ اس کے لئے نیا نام تھا۔

''ماتھری۔ وہ کون ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ایک بین الاقوامی تنظیم کراکون کے ریڈ وولف سیکشن ک
چیف کا نائب ہے۔ میں بھی اس تنظیم کی یہاں نمائندگی کرتا ہو
لیکن میرے ذمے اسلحہ اور منشیات کی سمگلنگ ہے جس سے ملنے وا
دولت میں سیکشن کو بھجواتا رہتا ہوں۔ اس کاروبار پر رقم سیکشن ن
لگائی ہوئی ہے۔ مجھے معاوضہ اور بھاری اخراجات ملتے ہیں اور سا
ہی پچیس فیصد کمیشن۔ پھر مجھے بین الاقوامی تنظیم کی سرپرستی بھ

حاصل ہے۔ میں یہ رقومات ایکریمیا کے ایک بینک اکاؤنٹ میں جمع
کراتا رہتا ہوں۔ چیف کو جب ضرورت ہوتی ہے وہ مجھ سے خود فون
پر رابطہ کر کے مجھے ہدایات دے دیتے ہیں ان کا فون آیا کہ ان کا
نائب ماتھری اپنے گروپ کے ساتھ ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا آ
رہا ہے میں اس سے مکمل تعاون کروں۔ چنانچہ ماتھری نے یہاں پہنچ
کر مجھ سے رابطہ کیا۔ وہ پہلے بھی دو تین بار یہاں آ چکا ہے اس لئے
میں اس سے واقف ہوں اور وہ مجھ سے۔ میں نے اس کے کہنے پر
ایک کوٹھی اور دو کاریں اسے دے دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا
مطلوبہ اسلحہ بھی اسے سپلائی کیا۔ پھر اس نے فون پر مجھے بتایا کہ
ایک لڑکی کو فوری طور پر ہوٹل شیرٹن سے اغوا کرنا ہے۔ چنانچہ
میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوا دیئے۔ ماتھری وہاں موجود تھا اس نے
لڑکی کی نشاندہی کی تو میرے آدمیوں نے اسے اغوا کیا اور اسے
میرے ایک پوائنٹ گلزار کالونی لے گئے پھر ماتھری کا فون آیا تو میں
نے اسے گلزار کالونی کا پتہ بتا دیا۔ اس دوران مجھے اطلاع ملی کہ اس
کوٹھی پر سنٹرل انٹیلی جنس نے چھاپہ مارا ہے اور میرے آدمی وہاں
پکڑے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ میں فوری
طور پر ملک سے باہر جا رہا ہوں اور میں ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ میں چارٹرڈ
طیارے سے نکل جانا چاہتا تھا لیکن طیارے میں اچانک کوئی فنی
خرابی ہو گئی جس کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا۔ اس دوران سنٹرل انٹیلی
جنس والوں نے مجھے گرفتار کر لیا لیکن میں مطمئن تھا کہ میرے

سرپرست مجھے چھڑوالیں گے لیکن وہاں ایک ڈاکٹر نے مجھے انجکشن لگایا جس سے میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"۔ جونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ماتھری کو تم نے کون سی کوٹھی دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسٹیڈیم کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک"..... جونی نے جواب دیا۔

"اس ماتھری کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے ماتھری نے بتایا تھا کہ پانچ افراد کے لئے کوٹھی چاہئے جس میں تہہ خانہ بھی ہو اور نکلنے کا خفیہ راستہ بھی۔ چنانچہ میں نے اسے اپنی یہ خاص کوٹھی دے دی"..... جونی نے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"..... عمران نے پوچھا تو جونی نے فون نمبر بتا دیا۔

"وہاں سے نکلنے والے خفیہ راستے کی تفصیل کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا تو جونی نے تفصیل بتا دی۔

"تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تم زندہ رہو گے اور تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو گی لیکن پہلے تمہاری بتائی ہوئی باتوں کو کنفرم کیا جائے گا اس لئے اب بھی وقت ہے اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے"...... جونی نے جواب دیا تو

عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"جوانا اس کا خیال رکھنا میں آرہا ہوں"...... عمران نے جوانا سے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ سٹنگ روم میں پہنچ گیا اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جونی سے ملنے والی تفصیلات بتا دیں۔

"سیکرٹ سروس کو کہو کہ وہ اس کوٹھی پر ریڈ کریں اور ماتھری کو بہرحال زندہ پکڑنا ہے باقی آدمیوں کو بے شک گولی مار دیں لیکن یہ کارروائی اس انداز میں ہونی چاہئے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ میرا خیال ہے کہ ماتھری کے اس گروپ کے علاوہ اور لوگ بھی علیحدہ موجود ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس ساری کارروائی کا مقصد کیا ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مارٹن کی کال کے مطابق تو کرا کون مجھے اغوا کر کے لے جانا چاہتی ہے تاکہ مجھ سے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ اصل مقصد نہ ہو لیکن مجھے امید ہے ماتھری سے اصل مقصد کا علم ہو جائے گا کیونکہ وہ

اہم مہرہ لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس ماتھری کا کیا کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اسے خاموشی سے رانا ہاؤس پہنچوا دینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ پھر اس نے جوزف کو بلا کر اسے ہدایات دیں اور خود وہ واپس بلیک روم کی طرف بڑھ گیا جہاں جوانا موجود تھا۔

"جوانا تم اس جونی کو فی الحال ہاف آف کر دو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جونی کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ جونی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن کنپٹی پر پڑنے والی جوانا کی ایک ہی ضرب کے بعد جونی کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

"اب اسے کرسی سے کھول کر سیکنڈ روم میں لے جا کر جکڑ دو۔ پھر اس لڑکی کے منہ میں پانی ڈالو تاکہ یہ ہوش میں آجائے میں اس دوران ماسک میک اپ کر کے آتا ہوں"...... عمران نے جوانا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور خود ایک بار پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ رانا ہاؤس میں اپنے مخصوص کمرے میں جا کر عمران نے نہ صرف ماسک میک اپ کیا بلکہ اپنا لباس بھی تبدیل کر لیا چونکہ عفی بہرحال بے گناہ تھی اور اس سے معلومات حاصل کر کے اسے واپس بھجوانا تھا اس لئے عمران نہ چاہتا تھا کہ وہ اسے کسی بھی طرح بعد میں

ہچان سکے۔ اس نے ویسے مقامی میک اپ کیا تھا لیکن شکل و ورت سے وہ کوئی بہت خطرناک غنڈہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے جان جھ کر یہ میک کیا تھا تاکہ عفی پر دہشت طاری ہو سکے اور وہ خود ہی ب کچھ بتا سکے۔ میک اپ کر کے وہ جب بلیک روم میں دوبارہ تل ہوا تو عفی راڈز میں بندھی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر ف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... عفی نے عمران کو دیکھتے ہی پہلے سے یادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس دیو کو دیکھ لیا ہے اسے شوق ہے لڑکیوں کی گردن ڑنے کا سمجھیں۔ اس لئے میں جو کچھ پوچھوں وہ سچ سچ بتا دینا نہ"...... عمران نے خالصتاً غنڈوں کے لہجے میں غراتے ہوئے کہا تو فی کی حالت خوف سے مزید بگڑ سی گئی۔

"مم۔ مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم لوگ کون ہو۔ تم نے مجھے وں اغوا کیا ہے"...... عفی کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"تمہارا نام عفی ہے اور تم راحت خان کی بیٹی ہو جو شیرٹن ٹل کا چیئرمین ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ یہ سچ ہے"...... عفی نے خوف کی شدت سے لاتے ہوئے اور سر کو زور زور سے اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے کرا کون۔ اس کا ایک سیکشن ہے ریڈ وولف اس کے ایک آدمی نے تمہیں اغوا کرایا ہے اور اس

سے ہم نے تمہیں چھین لیا ہے کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ تم غ
ملکیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو عفی بے اختیا
چونک پڑی۔

"کراکون۔ کیا مطلب"...... عفی نے حیرت بھرے لہجے میں کہ
لیکن عمران نے اسے کراکون کے نام پر چونکتے ہوئے دیکھا تھا اس
لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ بہرحال عفی اس کے بارے میں جانتی ہے۔
"دیکھو عفی تم ایک پڑھی لکھی اور شریف لڑکی ہو اور ہم لاکھ
غنڈے ہیں لیکن ہمارے بھی چند اصول ہوتے ہیں ہم کسی شریف
لڑکی پر نہ ہی بے جا ظلم کرتے ہیں اور نہ اسے خراب کرتے ہیں لیکن
ایسا صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب وہ لڑکی بھی ہم سے تعاون
کرے اور اگر وہ تعاون نہ کرے تو پھر ہم درندگی کی اس انتہا تک بھی
چلے جاتے ہیں کہ جس کا شاید تم نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو اس
لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ جو کچھ تم جانتی ہو اس کے
بارے میں سب کچھ بتا دو تمہیں انگلی بھی نہ لگائی جائے گی"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میری ایک سہیلی ہے ہیلن
جو ہالینڈ میں رہتی ہے۔ وہ شادی شدہ ہے اس کا خاوند وہاں کی کسی
مجرم تنظیم ریڈ لائن سے متعلق ہے اس بار جب میں پاکیشیا آنے کے
لئے تیار تھی تو ہیلن میرے پاس آئی۔ وہ کسی کام سے گریٹ لینڈ آئی
تھی اس لئے مجھ سے ملنے آئی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں پاکیشیا جا

رہی ہوں تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ پاکیشیا
جا رہی ہے جس پر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس کا خاوند پاکیشیا
کسی جرم کے سلسلے میں جا رہا ہے کیونکہ وہ مجرم تنظیم سے وابستہ ہے
تو ہیلن نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ اب وہ اور اس کا خاوند ریڈ لائن
سے وابستہ نہیں ہیں کیونکہ ریڈ لائن ایک بین الاقوامی تنظیم
کراکون میں ضم ہو چکی ہے اور اب وہ ریڈ لائن کے نہیں بلکہ
کراکون سے متعلق ہیں اور کراکون کے ہی ایک کام کے سلسلے میں
پاکیشیا جا رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ چلی گئی اور پھر میں بھی اپنے
پروگرام کے تحت پاکیشیا آ گئی البتہ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اگر مجھ
سے ملنا چاہے تو شیرٹن ہوٹل سے میرے متعلق معلوم کر سکتی ہے۔
بس میں تو اتنا جانتی ہوں"...... عفی نے کہا اور عمران اس کے لہجے
سے ہی سمجھ گیا کہ عفی سچ بول رہی ہے۔

"اس کے خاوند کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"اس کا نام پائزو ہے۔ وہ پہلے ہالینڈ کی کسی سرکاری ایجنسی سے
وابستہ تھا پھر اس نے اسے چھوڑ دیا اور ریڈ لائن سے منسلک ہو گیا
تھا"...... عفی نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ ہیلن خود بھی مجرم ہے۔ پھر وہ تمہاری
دوست کیسے بن گئی"...... عمران نے کہا۔
"میں گریٹ لینڈ کے ایک مشہور مارشل آرٹ کلب میں مارشل
آرٹ سیکھتی رہی ہوں۔ ہیلن بھی وہاں سیکھتی رہی تھی اس طرح

ہماری دوستی ہو گئی پھر وہ گریٹ لینڈ چھوڑ کر پالینڈ چلی گئی، اس کے بعد وہ جب گریٹ لینڈ آتی تھی تو مجھ سے ضرور ملتی تھی"...... عفی نے جواب دیا۔

"اس کے خاوند سے بھی تم کبھی ملی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ دو بار وہ اپنے خاوند کے ساتھ آئی تھی"...... عفی نے جواب دیا۔

"اس کے خاوند کا حلیہ اور قد وقامت کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو عفی نے تفصیل بتادی پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے ہیلن کے حلیے اور قد وقامت کی تفصیل بتادی۔

"او کے ابھی تم یہیں رہو میں تمہیں واپس تمہارے والد کے پاس بھجوانے کا بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ بیرونی دروازے سے ہوتا ہوا بلیک روم سے باہر آگیا۔ اب میک اپ کی ضرورت نہ تھی اس لئے وہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور اس نے میک اپ صاف کیا اور اپنی اصل شکل میں واپس باہر آیا تو جوزف نے اسے بتایا کہ صفدر اور تنویر ایک بے ہوش آدمی کو پہنچا گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اسے چیف نے یہاں بھجوایا ہے۔ وہ آپ کے متعلق بھی پوچھ رہے تھے لیکن میں نے انہیں کہہ دیا کہ آپ مصروف ہیں"...... جوزف نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ آدمی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اسے بلیک روم میں جوانا کے پاس پہنچا دیا ہے"۔

نے جواب دیا۔

"اچھا سنو۔ بلیک روم میں جو لڑکی ہے اسے اس طرح بے ہوش
۔ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو اور پھر اس بے ہوشی کے عالم میں کار
ال کر ہوٹل شیرٹن کے قریب نیشنل گارڈن کے کسی ویران
میں ڈال آؤ لیکن خیال رکھنا پولیس تمہارے پیچھے نہ لگ
...... عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ سٹنگ روم کی
بڑھ گیا تاکہ بلیک زیرو سے ماتھری اور اس کے ساتھیوں کے
ہونے والے آپریشن کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اس نے
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو نے مخصوص آواز
کہا۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ ایک آدمی کو تو صفدر اور تنویر
ہاؤس پہنچا گئے ہیں ابھی میں نے اس سے پوچھ گچھ نہیں کی۔
اس آپریشن کی رپورٹ مل چکی ہو گی۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں
...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سب کام آپ کی ہدایات کے مطابق ہوا ہے۔ پہلے اندر
ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر کے انہیں بے ہوش
یا ہے۔ خفیہ راستے کے دوسری طرف بھی نگرانی کی گئی اور باقی
کوٹھی میں عقبی طرف سے داخل ہوئے۔ وہاں پانچ افراد تھے
یں سے چار ایک علیحدہ کمرے میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف

تھے۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گئے جبکہ پانچواں آدمی
کمرے میں اکیلا تھا۔ آپ نے ماتھری کا جو حلیہ بتا دیا تھا یہ آدمی
حلیے کا تھا۔ چنانچہ باقی چاروں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک
دیا گیا اور ماتھری کو صفدر اور تنویر نے رانا ہاؤس پہنچا دیا
بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں ایک مرد اور ایک عورت کے حلیو
قدوقامت کی تفصیل بتا رہا ہوں۔ یہ دونوں پالینڈ کے رہنے و
ہیں اور میاں بیوی ہیں۔ مرد کا نام پائرڈ ہے اور عورت کا نام ہیلا
ان کا تعلق بھی اسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور یہ بھی پاکیشیا آ
ہوئے ہیں۔ سیکرٹ سروس کو کہہ دو کہ وہ انہیں تلاش کریں
یقیناً سیاحوں کے روپ میں آئے ہوں گے اور چونکہ ان کا خیال ہ
کہ یہاں انہیں کوئی نہیں جانتا اس لئے نفسیاتی طور پر اصل نام
اور اصل حلیوں میں ہی ہوں گے اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی ان
قدوقامت کی تفصیل کے مطابق انہیں چیک کیا جا سکتا ہے"۔ عمرا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عفی کی بتائی ہوئی حلیوں اور قدوقام
کے بارے میں تفصیلات اس نے دوہرا دیں۔

"انہیں تلاش کر کے کیا کرنا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فی الحال تو نگرانی کرنی ہے۔ میں ماتھری سے بات چیت کر لو
اس کے بعد کوئی آرڈر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی جولیا کو فون کر دیتا ہوں"...... بلیک ز

گیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ باہر آ
پورچ میں وہ کار موجود نہیں تھی جو جوزف ذاتی طور پر استعمال
تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ وہ عفی کو بے ہوش کر کے لے گیا
اسے معلوم تھا کہ عفی ہوش میں آکر خود ہی اپنے گھر پہنچ جائے
لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں
پر ایک غیر ملکی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن
ہوئی تھی۔ اس کا حلیہ وہی تھا جو جوئی نے بتایا تھا۔ جوانا بھی
موجود تھا۔

"پہلے اس کے دانت چیک کر لو کہیں اس نے دانت میں زہریلا
نہ چھپایا ہو۔ پھر اسے اینٹی گیس سنگھا کر ہوش میں لے آؤ"۔
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے عمران کی
ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔ دانت کے خلا میں واقعی زہریلا کیپسول
تھا جو جوانا نے نکال لیا اور پھر اسے ایک خالی کرسی پر رکھ کر وہ
دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی
میں سے اینٹی گیس کی بوتل نکال کر وہ دوبارہ ماتھری کی طرف
گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ ماتھری کی ناک
دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر
نے اسے واپس الماری میں رکھ دیا اور پھر الماری بند کر کے
ان کی کرسی کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ماتھری کے جسم
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد

اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر ا
کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وا
کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں جیسے ہی سامنے بیٹھے ہوئے
پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیر
تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال ا

"تم جس طرح مجھے دیکھ کر چونکے ہو ماتھری اس کا مطلب
تم مجھے پہچانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں"...... ماتھری نے ک

"تمہارے دانت میں موجود زہریلا کیپسول ساتھ والی کر
سیٹ پر پڑا ہوا ہے اس لئے اب تم خودکشی بھی نہ کر سکو گے
میری کرسی کے ساتھ کھڑے جوانا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ دنیا کی
سے مشہور پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلر کا رکن تھا اس لئے تمہا
حق میں بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے
لہجے میں کہا۔

"کیا بتا دوں۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں۔ میں تو سیاح ہو
میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں کچھ عرصہ رہنے آیا تھا اس لے
نے ہوٹل میں رہنے کی بجائے کوٹھی لے لی اور میں وہاں موجو
کہ اچانک میری ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر میں بے ہو
ہو گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں ہوں"...... ماتھری
کہا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ تم واقعی سیاح بن کر ہی یہاں آئے
ہو۔ بہرحال جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تمہارا
نام ماتھری ہے اور تم کراکون نامی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ریڈ
وولف سیکشن کے چیف کے نائب ہو اور تم اپنے ساتھیوں سمیت
یہاں آئے ہو اور تمہارے علاوہ میاں بیوی پر مشتمل ایک جوڑا بھی
یہاں آیا ہے۔ پائزو اور ہیلن اور تمہارا ٹارگٹ میں تھا۔ تم مجھے اغوا
کر کے لے جانا چاہتے تھے تاکہ تمہارا چیف مجھ سے ایک اور بین
الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کر
سکے کیونکہ کراکون کسی خفیہ جزیرے پر ایک ایسا ہیڈکوارٹر تیار کر
رہی ہے جس سے وہ پوری دنیا کے ہر قسم کے اسلحہ اور ٹرانسپورٹ
کو جام کر سکے گی۔ اس تنظیم کی سرپرستی یہودی کر رہے ہیں اور شاید
تمہارا چیف ایکشن میں آنے سے پہلے بلیک تھنڈر کو ختم کرنا چاہتا
ہے اور چونکہ میرا نام بلیک تھنڈر کی سیف لسٹ میں ہے اس لئے
اس کا خیال ہو گا کہ میں اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں جانتا
ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی شاید اپنے مشن میں کامیاب ہو جاتے
لیکن تم نے حماقت کی کہ یہاں کی ایک مقامی تنظیم جونی گروپ
کے ذریعے شیرٹن ہوٹل کے چیئرمین کی بیٹی عفی کو ہوٹل سے اغوا
کرا لیا۔ پھر یہیں سے تمہاری بدقسمتی کا آغاز ہو گیا اور پھر اس کا نتیجہ
یہ نکلا کہ جونی گروپ کے اغوا میں شامل افراد ہلاک کر دیئے گئے
ہیں۔ عفی کو واپس بھجوا دیا گیا ہے اس نے ہیلن اور پائزو کے بارے

میں بتا دیا ہے اور جونی گروپ کے جونی کو بھی ایئرپورٹ سے پکڑ لیا
گیا تھا۔ اس نے تمہاری اور تمہارے گروپ کی نشاندہی کر دی۔
تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب تم یہاں موجود
ہو"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھے
ہوئے ماتھری کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے
گئے۔ گو اس نے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی بے حد کوشش کی لیکن
عمران نے جو کچھ اسے بتایا تھا وہ شاید اس کے خیال کے مطابق اس
قدر حیرت انگیز تھا کہ باوجود کوشش کے وہ اپنی حیرت کو نہ چھپا سکا
تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو"...... ماتھری نے بے
اختیار ہو کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے الفاظ اس کے نہ چاہنے کے
باوجود خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آگئے ہوں۔

"تمہارے چیف نے دراصل حماقت کی ہے کہ تم لوگوں کو
میرے پاس بھجوا دیا ہے۔ اگر وہ مجھے فون کر دیتا تو میں خود اسے
تفصیل بتا دیتا کیونکہ بلیک تھنڈر بہرحال ایک مجرم تنظیم ہے اس
لئے مجھے اس سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی میں اس بلیک
تھنڈر کے بے شمار سپر اور گولڈن ایجنٹوں سے ٹکرا چکا ہوں اور
تمہارے چیف نے شاید سیف لسٹ میں میرا نام سن کر یہ سمجھا کہ
میرا اس سے تعلق ہے حالانکہ انہوں نے مجھے اس لئے سیف لسٹ میں
رکھا ہوا ہے تاکہ اس کے سپر ایجنٹ مجھ سے براہ راست نہ

ٹکرائیں"...... عمران نے کہا تو ماتھری کے چہرے پر ایک بار پھر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی تم چیف کو سب کچھ بتا دیتے"...... ماتھری نے کہا۔

"ہاں۔ میرے لئے کراکون اور بلیک تھنڈر دونوں ہی برابر ہیں
اور مجھے تو ان دونوں کے آپس میں ٹکراؤ سے فائدہ ہی ہونا تھا کہ چلو
کم از کم ایک تنظیم کا خاتمہ ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم مجھے بتا دو میں چیف کو بتا دوں گا"...... ماتھری نے کہا۔

"ایسے نہیں ماتھری۔ تم مجھے اپنے چیف کارڈک کا فون نمبر بتاؤ۔
میں اس سے براہ راست بات کر لیتا ہوں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں
یہاں تمہارے سامنے ہی اس سے بات کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ چیف مجھے ہلاک کر دے گا۔ وہ بے حد سخت آدمی
ہے"...... ماتھری نے کہا۔

"چلو تم مجھے اس کا فون نمبر بتا دو میں اس سے دوسرے انداز میں
بات کروں گا۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے"...... ماتھری نے کہا۔

"ٹھیک ہے فریکوئنسی بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ماتھری نے
ایک فریکوئنسی بتا دی۔

"جوانا جا کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے
کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"پائزو اور ہیلن یہاں کیوں آئے ہیں۔ کیا منصوبہ تھا تمہارا"۔

عمران نے دوستانہ لہجے میں کہا۔
"اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پائزو اور ہیلن پہلے
لائن نامی تنظیم میں تھے پھر یہ تنظیم کراکون میں ضم ہو گئی اور
چونکہ چیف کا شاگرد بھی ہے اور دوست بھی اس لئے چیف نے
دونوں کو اپنے سیکشن میں رکھ لیا۔ چیف نے تمہیں اغوا کر
مشن ان دونوں کے ذمے لگایا کیونکہ یہ دونوں بے حد تیز لیکن
ہیں۔ مجھے پہلے یہاں بھجوادیا تاکہ میں ان کی امداد کر سکوں۔ میں
ان کے آنے سے پہلے جونی کے ذریعے جو یہاں ہماری تنظیم کا ایجنٹ
ہے کوٹھی اور کاریں لے لیں۔ تنظیم کی ایک انتہائی جدید آبدوز
یہاں طلب کر لی گئی۔ اس آبدوز میں ایسا سسٹم ہے کہ دنیا کی کو
آبدوز سمندر کے اندر اسے ٹریس نہیں کر سکتی۔ پلان یہ تھا کہ پائ
اور ہیلن تمہیں بے ہوش کریں گے اور میں اپنے ساتھیوں سمیت
تمہیں تمہارے فلیٹ سے بے ہوشی کے عالم میں ساحل سمندر
آبدوز تک پہنچاؤں گا اور آبدوز تمہیں لے کر چیف کارڈک کے پاس
پہنچا دے گی۔ چنانچہ یہاں آکر میں نے تمہارے فلیٹ کا جائزہ لیا اور
تمہاری نگرانی کی۔ پھر شیرٹن ہوٹل میں جب میں نے تمہیں عفی کے
ساتھ دوستانہ انداز میں بات کرتے دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ میں
جانتا ہوں کہ عفی پائزو کی بیوی ہیلن کی دوست ہے اور پائزو اور
ہیلن پاکیشیا آنے سے پہلے کسی کام سے گریٹ لینڈ گئے تھے۔ میں
سمجھا کہ کہیں ہیلن نے عفی کو تمہارے بارے میں پلان نہ بتا دیا ہو

ئے میں نے جونی کے ذریعے عفی کو اغوا کرایا تاکہ اس سے پوچھ
سکوں لیکن میرے پہنچنے سے پہلے انٹیلی جنس وہاں پہنچ گئی۔ پھر
ے متعلق بھی معلوم ہوا کہ وہ بھی ملک سے نکل گیا ہے۔ ادھر
کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے مجھے تمام کارروائیوں سے
دیا۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی تک محدود ہو گیا۔
مجھے بے ہوش کر دیا گیا" ...... ماتھری نے جواب دیا۔ اس دوران
واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر پکڑا ہوا تھا۔
"پائزو اور ہیلن کس ہوٹل میں ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔
"وہ رائل ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں" ...... ماتھری نے جواب
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جوانا کے ہاتھ سے
سمیٹر لے کر اس نے اس پر ماتھری کی بتائی ہوئی فریکونسی
سٹ کرنی شروع کر دی۔
"جوانا ماتھری کا منہ رومال سے بند کر دو" ...... عمران نے جوانا
کہا۔
"کیا۔ کیوں" ...... ماتھری نے چونک کر کہا۔
"میں نہیں چاہتا کہ تمہاری آواز نکلے اور تمہارے چیف کو
ری میرے پاس موجودگی کا علم ہو جائے" ...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا نے اس کے جبڑے بھینچ
س کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ میں موجود رومال کو گول کر کے
کے منہ میں ڈال دیا۔ اسی لمحے عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ
اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں بار بار کال دیتے ہو۔
سامنے بیٹھا ہوا ماتھری بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے
کے آثار ابھر آئے تھے۔ شاید اس کا خیال تھا کہ عمران کارڈ
بات کر رہا ہے۔

"یس اوور"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"چیف پائزو اور اس کی بیوی ہیلن دونوں رائل ہوٹ
ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہ
کہا۔

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے مخ
لیکن انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"انہیں فوری طور پر کور کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر منگوا لیں کی
میں ماتھری کے چیف سے ٹرانسمیٹر پر ان کے بارے میں بات
چاہتا ہوں اور وہ لازماً ان سے ٹرانسمیٹر پر بات کرے گا۔ میں چ
ہوں کہ اس کا رابطہ ان دونوں سے نہ ہو سکے۔ اوور"...... عمران
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا
عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر اس نے فریکوئنس
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اس بار اس نے وہ فریکوئنسی ایڈجس
کی تھی جو اسے ماتھری نے بتائی تھی۔

ہیلو ہیلو ماتھری کالنگ۔ اوور"...... عمران کے منہ سے ماتھری
نکلی تو ماتھری کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کی آنکھیں
باہر نکل آئی تھیں۔
ں کارڈک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے
ری آواز سنائی دی۔
یف پائزو اور ہیلن دونوں پکڑے گئے ہیں اور ان کا کوئی پتہ
ں رہا اور عمران بھی اپنے فلیٹ سے غائب ہو چکا ہے۔
...... عمران نے کہا۔
ڑے جا چکے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیسے اور کیوں۔ اوور"۔
کے لہجے میں حیرت تھی اور جواب میں عمران نے ماتھری کے
عفی کے بارے میں بتایا کہ عفی ہیلن کی دوست تھی اور
ے اسے منصوبہ بتا دیا اور عفی عمران کی دوست تھی اس طرح
علم ہو گیا اور وہ دونوں ہی پکڑے گئے۔
وری بیڈ۔ پھر تم فوراً واپس آجاؤ۔ پائزو اور ہیلن دونوں کے
میں زہریلے کیپسول موجود ہیں وہ خودکشی کر لیں گے بعد
شن ترتیب دے لیا جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے
راس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف

ں کے منہ سے رومال نکال لو"...... عمران نے کہا تو جوانا
بڑھ کر ماتھری کے منہ سے رومال نکال لیا تو ماتھری نے بے

اختیار تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔
"ہاں اب بتاؤ ماتھری کہ وہ آبدوز کہاں موجود ہے".......
نے ماتھری سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو چیف کو کال کرتا اور چیف اس
کو اور پھر آبدوز سے مجھے کال کر کے وہ اپنی اپنی لوکیشن بتا
ماتھری نے کہا۔
"دیکھو ماتھری اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم مجھے بے وقوف
گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ جو کچھ میں پوچھ رہا ہوں اس کا
دو"....... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں"....... ماتھری نے کہا۔
"جوانا اسے گولی مار دو"....... عمران نے ایک جھٹکے سے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے با
آیا۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اس سے حماقت ہو گئی ہے
اس کارڈک کو کال کرنے سے پہلے اس آبدوز کو ٹریس کر لینا
تھا اب تو کارڈک اسے واپس بلوا لے گا۔ وہ سٹنگ روم میں آ
اس نے تیزی سے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک
کی آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں۔ ایک آبدوز ساحل کے قریب موجو
جس میں کوئی ایسا سسٹم موجود ہے جس سے اسے عام حالات

نہیں کیا جا سکتا لیکن میرا خیال ہے کہ نیوی ہیڈ کوارٹر
صی چیکنگ ریز سے اسے چیک کر سکتا ہے۔ آپ نیوی کے
ارٹر کو آرڈر دے دیں ورنہ وہ نکل جائے گی۔ میں یہاں آپ
پاس پہنچ رہا ہوں لیکن آپ فوری آرڈر دے دیں"....... عمران
ہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا اور پھر سٹنگ روم سے نکل کر وہ تیز تیز
تھا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ جوزف وہاں پہلے سے ہی موجود

"جوانا سے کہہ دو کہ دوسرا آدمی جو ساتھ والے کمرے میں بے
پڑا ہوا ہے اسے بھی ہلاک کر دے اور پھر ان دونوں کی لاشیں
بھٹی میں ڈال دینا"....... عمران نے جوزف سے کہا اور کار کا
زہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا کارڈک بے اختیار چونک پڑا۔ اندر آنے والا ایک نوجوان تھا۔

"چیف ماتھری اور اس کے ساتھی پائزو اور ہیلن سب ہلاک ہو گئے ہیں"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کارڈک بے ا[illegible] اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پائزو اور ہیلن تو پکڑ[illegible] گئے تھے اس لئے ان دونوں نے تو خودکشی کر لی ہو گی لیکن ما[illegible] نے تو مجھے کال کیا تھا اور میں نے اسے واپس آنے کا کہہ دیا تھ[illegible] کارڈک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے پائزو اور ہیلن کو چیک کیا تو مشین بتا دیا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اس پر میں نے ماتھری اور اس ساتھیوں کے بارے میں احتیاطاً چیکنگ کی تو ان کی طرف سے

مشین نے ڈیتھ رپورٹ ہی دی ہے"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بھی قابو میں آ گئے۔ ویری بیڈ۔ آبدوز کا کیا ہوا وہ واپس آ گئی ہے یا نہیں"...... کارڈک نے کہا۔

"یس باس وہ واپس آ گئی ہے۔ میں نے اس کے کیپٹن کو کال کیا تھا وہ وہاں سے نکل آئے ہیں اور اب واپس آ رہے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو مشن مکمل طور پر فیل ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ"...... کارڈک نے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا تو کارڈک نے سامنے موجود میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا چوکور باکس نکال کر اس نے سامنے رکھا اور اس پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... ایک نسوانی آواز باکس میں سے سنائی دی۔

"کراجن سے بات کراؤ"...... کارڈک نے کہا اور باکس آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارڈک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کارڈک نے کہا۔

"کراجن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراجن پاکیشیا میں ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ پائزو، ہیلن، ماتھری اور اس کے چاروں ساتھی سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ صرف آبدوز وہاں سے بچ کر نکل آئی ہے۔ تم پاکیشیا میں اپنے خاص ایجنٹوں سے کہو کہ وہ وہاں مکمل چیکنگ کر کے تفصیل بتائیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے"...... کارڈک نے کہا۔

"چیف آپ کا یہ مشن وہاں کس کے خلاف تھا"...... کراجن نے پوچھا تو کارڈک بے اختیار چونک پڑا۔ اسے واقعی یہ خیال نہ رہا تھا کہ کراجن کو تو اصل مشن کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ کراجن کراکون کے باچان ڈیسک کا انچارج تھا اور پھر وہ اور اس کا ہیڈ کوارٹر باچان میں تھا۔ اس نے صرف اسے یہ اطلاع دی تھی کہ پائزو اور ہیلن مشن مکمل کرنے پاکیشیا جا رہے ہیں تاکہ وہ آبدوز وہاں بھجوا سکے کیونکہ آبدوز کراجن کے چارج میں تھی اور کارڈک نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ عمران کو کراجن کے ہیڈ کوارٹر میں منگوانے کے بعد وہ خود وہاں جا کر اس سے معلومات حاصل کرے گا۔

"وہاں کی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک فری لانسر ایجنٹ علی عمران کے خلاف مشن تھا"...... کارڈک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ چیف آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو میں آپ کو ان لوگوں کو وہاں بھیجنے سے روک دیتا۔ انہوں نے تو بہرحال ہلاک ہونا تھا کیونکہ

عمران تو دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ وہ ان لوگوں کے قابو کہاں آ سکتا تھا"...... کراجن نے کہا۔

"پائزو اور ہیلن بے حد تیز اور ہوشیار ایجنٹ تھے۔ اصل میں اس ہیلن سے حماقت ہو گئی جس کی وجہ سے یہ لوگ قابو میں آ گئے ہیں لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ تم تفصیل معلوم کرو تاکہ میں ہیڈ کوارٹر رپورٹ دے سکوں"...... کارڈک نے کہا۔

"یس باس۔ میں معلوم کر لوں گا"...... کراجن نے جواب دیا اور کارڈک نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ ایسا تیز ایجنٹ ہے تو پھر مجھے خود ہی وہاں جانا پڑے گا۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہی ہے"...... کارڈک نے کہا اور میز پر پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس پر جھک گیا۔ پھر وہ مسلسل دو تین گھنٹوں تک کام کرتا رہا کہ اچانک سرخ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کارڈک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کارڈک نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ یو"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور کارڈک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"یس سر"...... کارڈک کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"یہ تم نے کیا حماقت کی کہ عام سے ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوا دیا۔ کراجن نے انتہائی خطرناک رپورٹ ہیڈ کوارٹر بھجوائی ہے"۔ دوسری طرف سے اسی طرح مشینی لہجے میں کہا گیا۔

"کیسی رپورٹ"...... کارڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کراکون ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور وہ کسی بھی لمحے وہاں سے چل سکتا ہے۔ کراجن نے اس کے متعلق جو تفصیلی فائل بھجوائی ہے اسے پڑھنے کے بعد ہیڈکوارٹر اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ یہ شخص انتہائی خطرناک ہے"...... مشینی آواز میں کہا گیا۔

"لیکن وہ کیسے ہیڈکوارٹر آ سکتا ہے۔ اسے کیا معلوم کہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے"...... کارڈک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ معلوم کر لے گا۔ بہرحال اب تم نے اس کے خلاف کوئی ایجنٹ نہیں بھجوانا بلکہ اب تم ریڈ الرٹ ہو جاؤ اگر وہ یہاں پہنچے تو تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے"...... مشینی آواز میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... کارڈک نے جواب دیا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ یہ شخص انتہائی خطرناک ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارڈک نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کراجن کا بھی خاتمہ کرنا پڑے گا۔ اس نے مجھے رپورٹ دینے کی بجائے میرے خلاف رپورٹ براہ راست ہیڈکوارٹر کو دے دی ہے۔ نانسنس"...... کارڈک نے کہا اور اسی لمحے سرخ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... کارڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کراجن بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کراجن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یو نانسنس۔ تم نے مجھے رپورٹ دینے کی بجائے براہ راست ہیڈکوارٹر رپورٹ کیوں دی ہے"...... کارڈک نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"چیف رپورٹ ہی ایسی تھی کہ اسے ہیڈکوارٹر تک پہنچانا ضروری تھا"...... کراجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ تھی۔ تفصیل بتاؤ"...... کارڈک نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف عمران کو نہ صرف کراکون کے بارے میں علم ہو چکا ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہیڈکوارٹر کہاں بنایا جا رہا ہے"۔ کراجن نے کہا تو کارڈک بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ آج تک دنیا بھر کے انتہائی باوسائل اور طاقتور سرکاری ایجنٹ ہیڈکوارٹر کا سراغ نہیں لگا سکے تو یہ شخص پاکیشیا میں بیٹھ کر کیسے معلوم کر سکتا ہے"...... کارڈک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کراجن کی بات پر یقین ہی نہ آیا ہو۔

"آپ بلیو سکائی ٹرانس ایجنسی سے تو واقف ہیں جو معلومات فروخت کرتی ہے"...... کراجن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے پاس بھی ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی

معلومات موجود نہیں ہے"...... کارڈک نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے چیف لیکن اس کے ساؤتھ ایکریمین ڈیسک کے انچارج نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے ان کے سپیشل ممبر پرنس آف ڈھمپ نے پہلے ان سے کراکون کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ کراکون ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے جو پوری دنیا میں شراب اور اسلحے کی سمگلنگ کرتی ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر جنوبی ایکریمیا کے ملک لاجاز کے دارالحکومت میں بنایا گیا ہے لیکن پھر اس پرنس آف ڈھمپ کا فون آیا کہ اس کی اطلاع کے مطابق کراکون کا ہیڈ کوارٹر جنوبی بحرالکاہل میں خط استوا کے قریب کسی جزیرے میں ہونا چاہئے اور اس نے مثال کے طور پر ہابرٹ جزیرے کا نام لیا ہے لیکن ڈیسک سے اسے یہ بتایا گیا کہ ہیڈ کوارٹر لاجاز میں ہی ہے اور کہیں نہیں ہے۔ اس کے بعد اس پرنس آف ڈھمپ کی کال نہیں آئی"...... کراجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ کون ہے"...... کارڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس عمران کا کوڈ نام ہے اور چونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ شخص پوری دنیا کی بڑی بڑی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ رکھتا ہے اس لئے اس نے لازماً کراکون کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہو گی اس لئے میں نے سب سے معلومات حاصل کیں تو بلیو سکائی

ڈنس نے یہ بات بتائی"...... کراجن نے کہا۔

"لیکن اسے ہابرٹ کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ یہ بات میری
مجھ میں نہیں آ رہی"...... کارڈک نے کہا۔

"اس شخص کے ذرائع بے حد وسیع ہیں چیف۔ آپ نے اسے چھیڑ
دراصل ایک عفریت کو چھیڑ دیا ہے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے
کیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کیا تو مجھے رپورٹ ملی کہ عمران
اپنے چھ ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے جنوبی ایکریمیا کے ملک بارد کے
رالحکومت کیٹو روانہ ہو گیا ہے۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ اسے بہرحال
راکون کے اصل ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً
یڈ کوارٹر کو رپورٹ کی اور اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"۔
راجن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے کیا تم ان کے حلیے اور دیگر تفصیلات منگوا سکتے ہو"۔
رڈک نے پوچھا۔

"یس چیف"...... کراجن نے جواب دیا۔

"تو جلد از جلد یہ تفصیلات بھجوا دو اور ساتھ ہی اس طیارے کے
ے میں بھی تفصیل بھجوا دو جس سے وہ بارد پہنچ رہا ہے۔ یہاں
اس سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... کارڈک نے کہا۔

"جس طیارے سے وہ پاکیشیا سے روانہ ہوا ہے وہ تو راستے میں
بدل جائے گا البتہ ان کے کاغذات اور حلیوں کی تفصیل میں
ب گھنٹے بعد آپ تک پہنچا دوں گا لیکن میں صرف ایک گزارش

کروں گا کہ آپ اس کے خلاف جو منصوبہ بندی کریں اس کے
پہلو پر غور کر کے کریں کیونکہ اس شخص کے متعلق مشہور ہے کہ
اپنے دشمنوں کے منصوبوں کے ذریعے ہی دشمن کی گردن تک
جاتا ہے"۔ کراجن نے جواب دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ کارڈک کے لئے اس کا شکار مشکل نہیں ہے
میں اسے ایسی عبرت ناک موت ماروں گا کہ اس کی نسلیں
صدیوں تک روتی رہیں گی تم فوراً تفصیل بھیجو"...... کارڈک
غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کارڈک نے ایک
جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس اسے معلوم ہی نہیں کہ کارڈک خود دنیا کا سب سے
عفریت ہے"...... کارڈک نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہو
کہا اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ا
چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر
اس نے دراز بند کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف کارڈک کالنگ۔ اوور"...... کارڈک نے تیز
میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باربرا اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آ
سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایک ہارڈ مشن کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے گروپ کو تیار

ے۔ چھ سات پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ پاکیشیا سے کیٹو پہنچ رہا ہے
س کی تفصیلات تمہیں ایک گھنٹے بعد مل جائیں گی۔ یہ گروپ
کیشیا سیکرٹ سروس کا ہے اس کے سربراہ کا نام علی عمران ہے جو
نس آف ڈھمپ کا کوڈ استعمال کرتا ہے اور جسے دنیا کا خطرناک
ین ایجنٹ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے اس کا بلیک ڈیتھ
رنٹ جاری کر دیا ہے اسے ہر قیمت پر ہلاک کرنا چاہئے اس کی
کت کے لئے تمہیں پاتال تک کیوں نہ جانا پڑے۔ انتہائی فاسٹ
ر مسلسل ایکشن سے کام لو اسے سنبھلنے کی مہلت ہی نہیں ملنی
ہئے اوور"۔ کارڈک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف آپ بے فکر رہیں یہ شخص چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو
باربرا اسے دوسرا سانس بھی نہ لینے دے گی۔ اوور"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور کارڈک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا
اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے باربرا اور اس کے ہارڈ
گروپ کی کارکردگی کا اچھی طرح علم تھا۔

دیوہیکل طیارہ انتہائی تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا اپنی منزل
طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے کے درمیانی حصے میں عمران ا
ساتھیوں جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل، صفدر، تنویر اور جوانا کے سا
موجود تھا۔ عمران کے ساتھ حسب دستور جولیا تھی جب کہ عق
سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل تھے ان کے سائیڈ والی دوسری رو م
صالحہ اور تنویر تھے جب کہ ان دونوں کے پیچھے جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ ا
سب اس وقت اپنی اصلی شکلوں میں ہی تھے۔ ان کی منزل جنوب
ایکریمیا کے ایک ملک بارد کا دارالحکومت کیٹو تھا۔ چونکہ سفر بے حد
طویل تھا اس لئے وہ سب اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس مشن
کے لئے روانگی سے پہلے چیف ایکسٹو نے عمران سمیت ان سب کو
دانش منزل کے میٹنگ روم میں کال کیا تھا اور انہیں اس مشن کے
سلسلے میں ضروری پوائنٹس سے بریف کیا تھا۔ ساتھ ساتھ چیف نے

انہیں تنبیہہ بھی کر دی تھی کہ چونکہ یہ مشن بلیک تھنڈر جیسی بین
الاقوامی تنظیم کے مقابل تنظیم کے خلاف ہے اس لئے اس مشن میں
معمولی سی کوتاہی بھی گروپ کا خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے چیف نے
خاص طور پر اس بات کی تنبیہہ کی تھی کہ مشن کے دوران عمران
کے احکامات کی معمولی سی خلاف ورزی بھی ناقابل برداشت ہو گی۔
یہی وجہ تھی کہ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نہ ہی
عمران سے کوئی بحث کی تھی اور نہ ہی عمران سے مشن کے بارے
میں مزید تفصیلات معلوم کرنے پر اصرار کیا تھا۔ عمران اپنی عادت
کے مطابق نشست سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا لیکن
فرق یہ تھا کہ وہ خراٹے نہ لے رہا تھا کیونکہ صبح کا وقت تھا اور مسافر
نہ صرف جاگ رہے تھے بلکہ اخبارات و رسائل پڑھنے میں مصروف
تھے۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً چھ گھنٹے گزر چکے تھے اور اب مزید
چار گھنٹوں کے سفر کے بعد طیارے نے فیول لینے کے لئے راستے میں
آنے والے ایک ملک کی ایئرپورٹ پر لینڈ کرنا تھا جہاں انہیں ایک
گھنٹہ گزارنا تھا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں"...... اچانک ایک
ایئرہوسٹس نے جولیا اور عمران کے قریب آکر کہا۔

"اگر آپ کو یہ نام نسوانی لگتا ہے تو پھر ان محترمہ کا ہو سکتا ہے
اور اگر مردانہ لگتا ہے تو پھر میرا ہو سکتا ہے۔ اب فیصلہ آپ خود کر
لیجئے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ کی فون کال ہے" ...... ایئرہوسٹس نے مسکراتے ہو
کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ عمران نشست سے اٹھا اور آگے
گیا جہاں علیحدہ فون روم بنا ہوا تھا۔ عمران نے ایک طرف رکھا
رسیور اٹھا لیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے
کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ کال بلیک زیرو کی طرف سے ہی
سکتی ہے کیونکہ پاکیشیا میں صرف اسے ہی معلوم تھا کہ عمران ا
اس کے ساتھی کس طیارے پر سفر کر رہے ہیں۔

"چیف فرام دس اینڈ۔ تمہیں ایئرپورٹ پر چیک کیا گیا تھا ا
رپورٹ فون پر باچان میں کسی کراجن کو دی گئی۔ وہ آدمی کور نہیں
ہو سکا۔ جب میں نے باچان میں فارن ایجنٹ کو کراجن کے بارے
میں تفصیلات بھجوانے کے لئے کہا تو ساتھ ہی اسے یہ بات بھی بتا دی
کہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کی ایئرپورٹ سے روانگی کے
بارے میں اسے پاکیشیا سے رپورٹ دی گئی ہے اور وہ چیکنگ کرے
کہ یہ رپورٹ کس پس منظر پر لی گئی ہے اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے
کال کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ کراجن باچان میں کراکون کا چیف
ایجنٹ ہے۔ اس کا تعلق بھی کراکون کے ریڈ وولف گروپ سے ہے
جس کا چیف کارڈک ہے اور کراجن نے تمہارے بارے میں جو
رپورٹ اپنے چیف کارڈک کو دی ہے اس کا ٹیپ ایک سپیشل
چارٹرڈ جیٹ جہاز کے ذریعے اس ملک بھجوا دیا گیا جہاں تمہارے

ے کا پہلا سٹاپ ہے۔ باچان کا فارن ایجنٹ گاشکر یہ ٹیپ لے
خود تم سے ملے گا تم ٹیپ سننے کے ساتھ ساتھ اس گاشکر سے مزید
تفصیلات بھی حاصل کر سکتے ہو" ...... دوسری طرف سے مخصوص
لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں مل لوں گا میں اسے جانتا ہوں" ...... عمران
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور
رکھا اور پھر اٹھ کر واپس اپنی سیٹ پر آ گیا۔

"کس کا فون تھا" ...... جولیا نے کہا۔

"چیف کا۔ پاکیشیا میں تو چین نہیں لینے دیتا یہاں بھی پیچھا نہیں
چھوڑتا خواہ مخواہ نیند خراب کی ہے ہونہہ" ...... عمران نے برا سا منہ
بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نشست سے سر لگا کر آنکھیں بند کر
لیں۔

"کوئی خاص بات ہی ہو گی ورنہ اسے پاگل کتے نے تو نہیں کاٹا
تھا کہ تمہیں طیارے میں کال کرتا۔ کیا بات ہوئی تھی" ...... جولیا
نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"خاص بات کیا ہونی ہے کہہ رہا تھا کہ اس وقت تک نہ آنا جب
تک.... چھوڑو اب کیا کہوں بس خود ہی سمجھ جاؤ۔ میں دراصل ایک
بڑا خوبصورت اور خوشگوار خواب دیکھ رہا تھا جس میں ایک

خوبصورت باغ میں تم میرے ساتھ بیٹھی ہو تمہارے چہرے
مسرت کے گلاب کھلے ہوئے ہیں اور تم مجھ سے شیریں لہجے میں ہ
ہنس کر باتیں کر رہی ہو میں چاہتا ہوں کہ جلدی سے دوبارہ اسی با
میں پہنچ جاؤں تاکہ وہی شیریں اور مدھر آواز سن سکوں ورنہ یہاں جو
میں تو تمہارا لہجہ سن کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں جہنم کے
کسی داروغے اوہ سوری داروغی کی آواز سن رہا ہوں۔ ویسے ایک
بات ہے وہاں بھی تو لیڈیز دربان ہوں گے انہیں داروغی ہی کہا ج
سکتا ہے"...... عمران کی آنکھیں بدستور بند تھیں لیکن اس کی زبان
مسلسل حرکت میں تھی اور جولیا کے چہرے پر عمران کی باتیں سن
کر واقعی گلاب کے پھول کھل اٹھے تھے۔ آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔
"اس کے لئے خواب دیکھنے کی کیا ضرورت ہے خواب تو وہ دیکھتے
ہیں جو حقیقت میں کچھ نہیں کر سکتے"...... جولیا نے اس بار واقعی
نرم اور مدھر لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔
"کمال ہے۔ حیرت ہے سائنس نے واقعی ترقی کر لی ہے کہ اب
خواب دیکھنے کے لئے آنکھیں بند کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیا
تم واقعی اصل ہو یا"...... عمران نے اٹھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔
"یقین نہ آئے تو بے شک چیک کر لو"...... جولیا واقعی موڈ میں
تھی۔
"کیسے کیا کوئی ایسا تھرمامیٹر ایجاد ہو گیا جو بخار کی بجائے
خوشگواریت کا اثر ظاہر کرتا ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار

اکر ہنس پڑی۔
کیا تمہاری آنکھیں کچھ نہیں دیکھ رہیں"...... جولیا نے کہا۔
میری آنکھیں تو تنویر کے چہرے پر ابھر آنے والا جلال دیکھ رہی
عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔
یہ تو ہوتا ہی ہے"...... جولیا نے کہا۔
کیا ہوتا ہے۔ اب کیا تم نے نجوم سیکھ لیا ہے"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
دیکھو عمران"...... جولیا نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
سوری اماں بی کا حکم ہے کہ نامحرم عورتوں کو دیکھنا نہیں
۔ گو پہلی نظر معاف ہے لیکن اماں بی تو اس معاملے میں پہلی نظر
معاف کرنے کی قائل نہیں ہیں"...... عمران نے اس کی بات
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر کے نشست سے
یا۔
یو نانسنس۔ احمق، پتھر تم انسان ہی نہیں ہو۔ نانسنس"۔
لیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا ظاہر ہے عمران نے اس
کے جذبات کو یہ بات کر کے انتہائی بے دردی سے روند دیا تھا۔
وہ وہ خواب والی ہی ٹھیک ہے"...... عمران کے منہ سے
ست سے نکلا۔
تم ساری عمر خواب ہی دیکھتے رہ جاؤ گے نانسنس"...... جولیا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھی اور اس سیٹ کی طرف

بڑھ گئی جس پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔

"صالحہ تم عمران کے ساتھ جا کر بیٹھو میں نے تنویر سے ضروری بات کرنی ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں صالحہ سے کہا۔

"او کے مس"...... صالحہ نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران کے ساتھ والی سیٹ کی طرف بڑھ گئی جب کہ اس بار تنویر کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلنے لگ گئے تھے۔

"عمران صاحب آپ جولیا کو اس قدر ناراض کیوں کر دیتے ہیں"...... صالحہ نے سیٹ پر بیٹھتے ہی عمران سے کہا کیونکہ اس نے دور بیٹھے ہونے کے باوجود اپنی خاص نسوانی حس کی وجہ سے ساری باتیں سن لی تھیں۔

"خدمت خلق کا بڑا اجر ہے مس صالحہ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خدمت خلق۔ کیا مطلب کیا مس جولیا کو ناراض کرنا خدمت خلق ہے"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے عمران کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔

"تنویر کا چہرہ دیکھ لو تمہیں خدمت خلق کی سمجھ آ جائے گی"۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے بے اختیار مڑ کر تنویر کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسے تو خدمت خلق کی بجائے خدمت رقیب کہنا چاہئے"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی خوبصورت بات پر بے

ر ہنس پڑا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یہ بات کر کے تم نے میرے چودہ کیا پندرہ سولہ طبق روشن کر دیئے ہیں۔ میں تو اسے خدمت خلق سمجھ رہا تھا لیکن واقعی یہ تو خدمت رقیب والا کام ہو گیا ہے وہ کیا کہتے ہیں بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنے والی بات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر ویٹرس ان کی سیٹ کے قریب آ گئی۔

"عمران صاحب آپ کی کال ہے"...... ویٹرس نے کہا تو اس بار عمران چونک پڑا۔ لیکن وہ سیٹ سے اٹھا اور فون روم کی طرف بڑھ

...اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ بلیک زیرو کو دوبارہ کال کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے۔

"ہیلو عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں کال کرنے کے بعد بارذ...می فارن ایجنٹ کو کال کیا تھا تاکہ اگر اس کے دارالحکومت کیٹو میں کراکون کا کوئی ایجنٹ یا گروپ ہو تو اس کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں کیونکہ مجھے یقین تھا کہ کراکون جیسی تنظیم وہیں کیٹو کے ایئرپورٹ پر بھی تم لوگوں پر فائر کھول سکتی ہے۔ وہاں سے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کیٹو میں کراکون کا ایک انتہائی اہم گروپ کام کرتا ہے جسے ہارڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کی سربراہ ایک لڑکی ہے

جس کا نام باربرا ہے اور وہ باربرا کلب نامی ایک شاندار اور اتہ
مہنگے کلب کی مالکہ ہے۔ وہ ایکریمیا کی سیکرٹ سروس میں بھی
عرصہ کام کر چکی ہے لیکن عورت ہونے کے باوجود حد درجہ سفاک
اور ظالم فطرت ہے اس لئے کیٹو میں اسے بے رحم قاتلہ کے نام ۔
بھی پکارا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ خاصا فلمی ٹائپ کا نام ہے بے رحم قاتلہ۔ تو کیا رحم دل
قاتل بھی ہوتے ہیں کیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" سنجیدگی اختیار کرو یہ انتہائی اہم مشن ہے مجھے جو اطلاع ملی اس
کے مطابق باربرا نے اپنے گروپ کے ایک خاص آدمی کو ایئرپورٹ پر
تعینات کر رکھا ہے اور وہ شاید تمہاری طرف سے الرٹ ہیں"۔
چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس بے رحم قاتلہ کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے اس بار
سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

" ایسا حلیہ کسی بے رحم قاتلہ کا کیسے ہو سکتا ہے یہ تو خوابوں
میں نظر آنے والی حسینۂ عالم کا حلیہ ہے"...... عمران نے جواب دیا
لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار
مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ویسے جو کچھ بلیک زیرو اسے بتانا
چاہتا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت راستے میں
ڈراپ ہو جائے اور پھر کسی دوسرے حلیے اور کاغذات کے تحت وہاں

رس باربرا کے ذریعے وہ کارڈک تک پہنچ سکتا ہے چنانچہ رسیور
۔ وہ یہی پلان بناتا ہوا فون روم سے نکل کر واپس سیٹ کر
بڑھتا چلا گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آفس ٹیبل کے پیچھے او
نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھی ہوئی خوبصورت اور نوجوان لڑ
نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"یس کم ان"...... لڑکی نے سخت لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا او
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے رچرڈ"...... لڑکی نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں
کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک فارن ایجنٹ گرفتار کیا گیا ہے
اس کا نام گرائٹ ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے چیف کو آپ کے اور ہمارے متعلق تفصیل بتا دی
ہے"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فارن ایجنٹ اور یہاں۔ تو کیا پاکیشیا اس قدر ترقی

ملک ہے کہ یہاں دور دراز کے علاقوں میں بھی اس کے فارن
ٹ کام کرتے ہیں۔ اوہ۔ پھر تو مجھے اس بارے میں کچھ اور سوچنا
کیسے پکڑا گیا وہ"...... لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
مشکوک ہونے کی بنا پر پکڑا گیا اور پھر خاصے تشدد کے باوجود
اس نے زبان نہ کھولی تو ہمیں زیرو کراس استعمال کرنی پڑی۔
اس سے یہ باتیں معلوم ہوئیں"...... رچرڈ نے جواب دیتے
کہا۔
پھر تو وہ ہلاک ہو گیا ہو گا"...... لڑکی نے کہا۔
یس مادام"...... رچرڈ نے جواب دیا۔
اس کا ٹیپ کہاں ہے"...... لڑکی نے کہا۔
اپریشن روم میں ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔
یہاں لے آؤ اور مجھے سنواؤ"...... لڑکی نے کہا تو نوجوان نے
میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ لڑکی کے چہرے پر سنجیدگی کے
ت ابھر آئے تھے اچانک میز پر رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے
بڑے سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی کیونکہ
سمیٹر چیف کارڈک سے بات چیت کے لئے ریزرو تھا۔ اس نے
سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو چیف کارڈک کالنگ۔ اوور"...... چیف کارڈک کی سخت
انہ آواز سنائی دی۔
ن چیف میں باربرا بول رہی ہوں۔ اوور"...... لڑکی نے اس

بار نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں انتظا
لئے ہیں یا نہیں۔ اوور"...... چیف کارڈک نے تیز لہجے میں کہا
"یس چیف مکمل انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ اوور"......
نے جواب دیا۔
"اس سلسلے میں پہلے اطلاع کراجن نے دی تھی اور اب
سے ہی دوبارہ اطلاع ملی ہے کہ اس نے مجھے جو کال کی تھی
تفصیلات پر اسرار طور پر ٹیپ کر لی گئی ہیں۔ اسے مشین کے
کال کی تفصیلات ٹیپ کرنے کا پتہ تو چل گیا ہے لیکن وہ آدمی
پکڑا گیا البتہ اس نے اس سلسلے میں کافی بھاگ دوڑ کے
معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق یہ کام وہاں کے ایک
گروپ کا ہے جس کا سربراہ گاشکر نامی آدمی ہے اور یہ گاشکر
چارٹرڈ جیٹ طیارے کے ذریعے افریقی ملک انگالا گیا ہے اور یہ
معلوم ہوا ہے کہ جس طیارے پر عمران اور اس کے ساتھی سفر
رہے ہیں اس کا پہلا سٹاپ بھی انگالا میں ہی تھا اور پھر وہاں سے
معلوم ہو گیا ہے کہ گاشکر نے ایئرپورٹ پر علیحدگی میں عمران
طویل ملاقات کی ہے اور وہ ابھی تک وہیں ہے جب کہ عمران
اس کے ساتھی اسی طیارے کے ذریعے وہاں سے روانہ ہو گئے ت
اس طیارے کا دوسرا سٹاپ مارکانیہ میں تھا اور کراجن کی حاصل کر
معلومات کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی مارکانیہ میں ڈراپ

یں اس لئے اب جو طیارہ کیٹو پہنچے گا اس میں عمران اور اس کے
ی موجود نہیں ہیں۔ ان ساری معلومات سے یہی نتیجہ نکلا ہے کہ
ں اس بارے میں علم ہو گیا ہے کہ ہم ان کے استقبال کے لئے
تھے اس لئے اب وہ نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ
پہنچیں گے۔ اوور"...... چیف کارڈک نے تفصیل بتلاتے ہوئے

"چیف یہاں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی پکڑا گیا ہے
اپنے آپ کو پاکیشیا سیکروٹ سروس کا فارن ایجنٹ بتاتا تھا اس
ے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق اس نے میرے اور میرے
یپ کے متعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو معلومات مہیا
ہیں چونکہ اس سے معلومات زیرو کراس کے ذریعے حاصل کرنی
ی تھیں اس لئے وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور"...... باربرا نے جواب
تے ہوئے کہا۔
"اوہ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ لوگ تمہارے اور
ارے گروپ کی طرف سے ہوشیار ہوں گے۔ اوور"...... چیف
ڈک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں چیف وہ چاہے جتنے بھی ہوشیار ہوں بہرحال
برا کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے میں انہیں ہر حالت میں ٹریس کر
، ختم کر دوں گی البتہ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ یہ لوگ
ماندہ نہیں ہیں جن کے فارن ایجنٹ باچان اور یہاں بارد جیسے

دوردراز علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ یہ چھوٹی سی تنظیم
سکتی۔ اوور"۔ باربرا نے کہا۔

"ہاں کراجن کی دوسری کال اور اب تمہاری بات سننے
مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے جنہیں عام ایجنٹ سمجھا ہے
انتہائی تیز اور فعال لوگ ہیں بہرحال اب یہ تمہاری صلاح
امتحان ہے مجھے ہر قیمت پر ان کی لاشیں چاہئیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔
کارڈک نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا چیف آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔
نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا او
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا
لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔۔۔ باربرا نے سخت لہجے میں کہا کیونکہ وہ سمجھ
تھی کہ دروازے پر رچرڈ ہو گا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور رچر
میں ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر اٹھائے اندر داخل ہوا۔
نے ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹیپ سے
رچرڈ کی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز یوں لگتی تھی جیسے کسی مشین
گراریوں کی حرکت کے ساتھ مل کر نکل رہی ہو اور باربرا سمجھ گئی
رچرڈ زیرو کراس کے مائیک کے ذریعے اس آدمی گرائٹ سے
کر رہا ہے اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی اس کا لہجہ ا

یسے کوئی نیند میں باتیں کر رہا ہو۔

"گرائٹ ہے مادام"۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا تو باربرا نے اثبات میں
دیا۔ پھر سوال جواب کا سلسلہ چلتا رہا اور پھر اچانک آف ہو گیا
رڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ یہ تو واقعی ہمارے متعلق اس نے بہت کچھ معلوم کر لیا
۔ بہرحال ابھی چیف کی کال آئی تھی۔ چیف نے بتایا ہے کہ
ن اور اس کے ساتھی یہاں پہنچنے کی بجائے راستے میں ہی ڈراپ
گئے ہیں اور اب وہ کسی نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ
۔ آئیں گے اس لئے اب ایئرپورٹ پر ایکشن لینے والا پلان منسوخ
یہ گیا ہے اب ہمیں پہلے انہیں ٹریس کرنا ہو گا پھر ان کا خاتمہ کرنا
۔۔۔ باربرا نے کہا۔

یس مادام"۔۔۔۔۔۔ رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ باربرا نے سرد لہجے میں کہا تو رچرڈ نے
ن مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ٹیپ ریکارڈر اٹھائے وہ کمرے
باہر چلا گیا تو باربرا کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی۔ اس کے چہرے پر
کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اس نے چونک کر اس انداز میں
ے جھٹکے جیسے وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچ گئی ہو۔ اس نے سامنے
ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔

ایسٹر کلب"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"چارلی سے بات کراؤ میں باربرا بول رہی ہوں"...... بارب
سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے بولنے و
لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہیلو چارلی سپیکنگ" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
دی لہجہ بے حد تکلفانہ سا تھا۔

"باربرا بول رہی ہوں چارلی۔ فوراً میرے پاس آ جاؤ ا
ضروری کام ہے"...... باربرا نے بھی اس بار بے تکلفانہ اور دو
لہجے میں کہا۔

"ایک تو تم آرڈر اس قدر سخت کرتی ہو کہ آدمی کو سنبھلنے کا
ہی نہیں ملتا اب دیکھو میرے سامنے مصروفیات کی ایک طو
فہرست موجود ہے لیکن ظاہر ہے کہ اب تمہارا آرڈر ہے اس لئے
سے ملنے کے لئے مجھے ساری مصروفیات منسوخ کرنا پڑیں گی"۔ چا
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہاری کیا مصروفیات ہوتی ہیں۔ اس
فوراً آ جاؤ"...... باربرا نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ
اس نے رسیور رکھا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو
پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے رچرڈ کی مؤدبانہ آواز س

دی۔ رچرڈ باربرا کے اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔

"چارلی آ رہا ہے اسے میرے کمرے میں بھجوا دینا"...... باربرا نے
سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باربرا نے رسیور
رکھ دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... باربرا نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک
خوبصورت اور وجیہہ نوجوان جس کے جسم پر خوبصورت اور دلکش
شوخ رنگ کا لباس تھا، اندر داخل ہوا۔ وہ چہرے مہرے اور انداز
سے کسی فلم کا سمارٹ اور خوبصورت ہیرو دکھائی دیتا تھا۔

"بڑی دیر لگا دی تم نے آتے آتے۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی اور
سیارے سے آنا تھا تم نے"...... باربرا نے برا سا منہ بناتے ہوئے
کہا تو چارلی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے وہ غلط
ہے"...... چارلی نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ ریک
میں رکھی ہوئی شراب کی ایک بوتل اور نچلے ریک میں سے دو گلاس
اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھا اور خود بھی میز کی دوسری طرف
موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا کہا جاتا ہے میرے متعلق"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں ہر شخص تمہیں بے رحم قاتلہ کہتا ہے لیکن میں نے دیکھا
ہے کہ تم ایک نرم دل اور محبت کرنے والی عورت ہو"...... چارلی

نے شراب کی بوتل کھول کر شراب دونوں گلاسوں میں ڈالتے ہوئے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"لوگ ٹھیک کہتے ہیں دشمنوں کے لئے واقعی بے رحم قاتلہ ہوں لیکن دوستوں کی دوست ہوں"...... باربرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تم مجھے دوست سمجھتی ہو دشمن نہیں ورنہ اب تک میری گردن ٹوٹ چکی ہوتی"...... چارلی نے کہا اور باربرا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم صرف دوست ہی نہیں ہو بہت اچھے دوست ہو۔ اس لئے تمہاری نہیں دشمنوں کی گردنیں ٹوٹیں گی۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ ایک ایسا کام آن پڑا ہے جو کم از کم میرے اور میرے آدمیوں کے بس کا نہیں ہے جب کہ تم اسے آسانی سے کر سکتے ہو"...... باربرا نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کام۔ اوہ۔ لیکن"...... چارلی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مفت نہیں۔ اس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ ملے گا"...... باربرا نے جواب دیا۔

"معاوضہ لیکن کس شکل میں"...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو باربرا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"جس شکل میں تم چاہو لیکن چارلی یہ میرے لئے موت اور زندگی کا سوال بن گیا ہے"...... باربرا نے کہا تو چارلی کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ اس صورت میں بھی تم معاوضے کی بات کر رہی ہو۔ نانسنس۔ جلدی بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... چارلی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو باربرا اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی شاید چارلی کے اس جواب نے اسے بے پناہ مسرت بخش دی تھی۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں"...... باربرا نے کہا اور پھر اس نے چیف کی پہلی کال سے لے کر اب تک کے حالات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں انہیں ٹریس کروں"...... چارلی نے کہا۔

"ہاں تمہارے آدمی یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پورے کیٹو میں تمہارے آدمیوں کا جال پھیلا ہوا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ مخبری کے دھندے کے سلسلے میں واقعی کیٹو اور اردگرد کے بڑے شہروں میں میرے آدمیوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آدمیوں کو ٹریس کرنے کے لئے مجھے ان کی خاص نشانیاں بھی تو چاہئیں اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ آئیں گے اور اتنی بات تو تم بھی جانتی ہو کہ کیٹو میں روزانہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سیاح آتے اور جاتے رہتے ہیں میں انہیں کیسے ٹریس کروں گا"...... چارلی نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"اب یہ بات تو میرے بتانے کی نہیں ہے تم خود سوچو"۔ باربرا نے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... چارلی نے شراب کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سفید رنگ کے فون کا رخ اپنی طرف کیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ شاید وہ یہ چاہتا تھا کہ باربرا بھی فون پر ہونے والی گفتگو سن لے۔

"گارڈن ایسٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چارلی بول رہا ہوں لانگ سے بات کراؤ"...... چارلی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بھاری تھا۔

"چارلی بول رہا ہوں لانگ"...... چارلی نے کہا۔

"خیریت کیسے فون کیا"...... اس بار دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجہ میں کہا گیا۔

"تمہارا تعلق ایشیائی ملکوں سے رہتا ہے لانگ۔ کیا پاکیشیا میں

ہمارے تعلقات ہیں"...... چارلی نے پوچھا۔

"کس قسم کے تعلقات"...... لانگ نے حیران ہو کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جن کی رہنمائی کوئی آدمی علی یا پرنس آف ڈھمپ نامی آدمی کر رہا ہے۔ وہ یہاں کیٹو میں آئے ہیں۔ وہ میک اپ میں ہوں گے اور ان کے کاغذات بھی فرضی ہوں گے مجھے انہیں ٹریس کرنے کا کام ملا ہے۔ معاوضہ خاصا ہے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ میں انہیں ٹریس کن طریقوں پر کروں۔ یہ بات تو طے ہے کہ یہ لوگ یہاں آکر کسی نہ مقامی گروپ سے ہی رابطہ کریں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ گروپ کے بارے میں مجھے معلوم ہو سکے کہ کون کون سے گروپ پاکیشیا کے ان آدمیوں کا یہاں ساتھ دے سکتے ہیں اور میرا یقین ہے کہ تم بہرحال جانتے ہو گے"...... چارلی نے کہا۔

"لیکن مجھے کیا ملے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم بے فکر رہو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ مل سکتا ہے بشرطیکہ تمہاری معلومات سے مجھے حقیقتاً کوئی فائدہ ہو"...... چارلی نے خالصتاً کاروباری لہجے میں جواب دیا۔

"فائدہ کیا، میں تمہیں حتمی طور پر بتا سکتا ہوں کہ یہ لوگ کس گروپ کی مدد حاصل کریں گے کیونکہ پرنس آف ڈھمپ کا قریبی دوست یہاں موجود ہے وہ کئی بار پاکیشیا بھی جا چکا ہے اور وہ پرنس آف ڈھمپ کے بڑے قصیدے پڑھتا رہتا ہے اس کی دوستی ایکریمیا

سے شروع ہوئی تھی کیونکہ پہلے وہ ایکریمیا میں کام کرتا تھا۔ اب
سالوں سے یہاں بارد میں سیٹل ہے ...... دوسری طرف سے کہ
تو چارلی اور باربرا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں
چہروں پر چمک آ گئی تھی۔

اوہ اگر یہ بات ہے تو بولو کتنا معاوضہ لیتے ہو لیکن خیال ر
کہ تمہیں بھی مجھ سے کام پڑتے رہتے ہیں ...... چارلی نے کہا وہ وا
اچھا کاروباری ذہن رکھتا تھا۔

تمہیں تو میں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا کرتا ہوں۔ ایسا تو شا
پہلی بار ہو رہا ہے کہ تم مجھ سے معلومات خرید رہے ہو بہرحال می
تم سے صرف پانچ ہزار ڈالر لوں گا۔ صرف پانچ ہزار ڈالر۔ لیکن اس
کے ساتھ ایک شرط ہو گی کہ میرا نام درمیان میں کسی صورت میں
بھی نہیں آئے گا کیونکہ میرے اس سے نہ صرف کاروباری تعلقات
ہیں بلکہ ذاتی تعلقات بھی ہیں ...... لانگ نے جواب دیا۔

تم بے فکر رہو۔ کسی صورت بھی تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا
اور پانچ ہزار ڈالر بھی تمہیں مل جائیں گے ...... چارلی نے کہا۔

تو پھر سنو ڈان سمتھ کو جانتے ہو ناں۔ بلیو برڈ گیم کلب والا ڈان
سمتھ۔ یہی آدمی ہے یہ پرنس آف ڈھمپ کا ذاتی دوست ہے اور مجھے
یقین ہے کہ یہاں کیٹو میں اگر وہ پرنس آف ڈھمپ آئے گا تو لامحالہ
اس سے رابطہ کرے گا کیونکہ ظاہر ہے یہ لوگ سیکرٹ سروس کے
رکن ہیں اور یہاں کسی خاص مشن پر ہی آ رہے ہوں گے اور مشن

ے لئے انہیں رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ وغیرہ، بہت کچھ چاہئے ہو گا
ر ڈان سمتھ یہ سب انہیں آسانی سے مہیا کر سکتا ہے ...... لانگ نے
ہ۔

تمہاری کبھی اس پرنس آف ڈھمپ سے ملاقات ہوئی ہے ......
ارلی نے پوچھا۔

نہیں میں نے صرف ڈان سمتھ سے اس کا نام سنا ہوا ہے اور
ں۔ ویسے جو کچھ وہ بتاتا ہے اس سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ
نتہائی تیز سیکرٹ ایجنٹ ہے اور تم نے یہ نام لیا تو مجھے خیال آیا ورنہ
یہ جو تم نے دوسرا نام لیا تھا وہ تو میں نہیں جانتا ...... لانگ نے
واب دیا۔

او کے بے حد شکریہ۔ قطعی بے فکر رہو تم نے تو مجھے بغیر کچھ
تائے پانچ ہزار ڈالر وصول کر لئے ہیں گڈ بائی ...... چارلی نے کہا
ر رسیور رکھ دیا۔

یہ تو واقعی انتہائی قیمتی معلومات ملی ہیں ...... باربرا نے کہا۔

ہاں اب میں آسانی سے انہیں ٹریس کر لوں گا۔ ڈان سمتھ کے
روپ میں میرے خاص آدمی موجود ہیں ...... چارلی نے کہا اور
ربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی
راز کھولی اور بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر چارلی کے سامنے
ھ دی۔

یہ تو زیادہ ہیں ...... چارلی نے چونک کر کہا۔

"تمہارے اور بھی اخراجات ہوتے ہیں یہ رکھ لو بہرحال تنظیم کا کام ہے میرا ذاتی تو نہیں ہے" ..... باربرا نے کہا۔

"او کے شکریہ" ...... چارلی نے کہا اور گڈی اٹھا کر اپنے کوٹ جیب میں ڈال لی۔

"اب تمہیں کہاں بتایا جائے" ..... چارلی نے کہا۔

"یہاں آفس میں یا رہائش گاہ لیکن پوری تفصیل بتانا تاکہ ان کے خاتمے کا فول پروف پلان بنا سکوں" ..... باربرا نے کہا چارلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لینو کے سیاحوں کے لئے مشہور ہوٹل برائٹ لائٹ کے ایک
ہ میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین
اپ میں تھے۔ ان میں جوانا شامل نہ تھا کیونکہ عمران نے کمرے
کرنے کے بعد اسے علیحدہ کمرے کی چابی دے کر کسی کام کے
بھجوا دیا تھا اور پھر وہ سب اپنے اپنے کمروں کو چیک کر کے عمران
ے میں آگئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت راستے میں ہی
ہو گیا تھا اور پھر وہاں کے ایک فارن ایجنٹ کی مدد سے عمران
نے اور اپنے ساتھیوں کے لئے ایسے کاغذات حاصل کر لئے تھے
قسم کے شک وشبہ سے بالاتر تھے تاکہ کسی بھی قسم کی چیکنگ
دوران ان پر شبہ ظاہر نہ کیا جا سکے۔ عمران نے اپنا اور اپنے
یوں کا میک اپ بھی خود کیا تھا اور یہ سپیشل میک اپ تھا جو
ے سادہ پانی کے اور کسی طرح بھی واش نہ ہو سکتا تھا۔ جوانا کا

میک اپ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے اس کا میک
نہیں کیا گیا تھا۔ وہ سب بیٹھے جوس پی رہے تھے اور اس اند
باتیں کر رہے تھے جیسے وہ واقعی یہاں سیاحت کے لئے آئے
کیونکہ عمران نے راستے میں ہی انہیں کہہ دیا تھا کہ جب تک
کو اچھی طرح چیک نہ کر لیا جائے اس وقت تک مشن کے
میں کوئی بات نہیں ہونی چاہئے اور نہ ہی ایسی کوئی بات ہونی
جس سے ان کی اصلیت سامنے آسکے اور عمران نے جوانا کو بھ
مارکیٹ سے جدید ترین گائیگر اور ضروری اسلحہ لانے کے ۔
کیونکہ یہاں ایئرپورٹ پر اسلحہ اور منشیات کی انتہائی سخت چیکنگ
جاتی تھی اس لئے وہ اپنے ساتھ کوئی چیز بھی نہ لائے تھے البتہ
جانتا تھا کہ یہاں ایسی مارکیٹیں موجود ہیں جہاں سے ہر چیز عا
جاتی ہے اور جوانا کو اس نے اسی لئے بھجوایا تھا کیونکہ جوانا ما
کے دور میں جنوبی ایکریمیا کے بڑے ملکوں اور شہروں میں سینک
بار آ جا چکا تھا اور یہاں اس کے تعلقات بھی تھے۔ وہ بیٹھے باتوں
مصروف تھے کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور وہ
چونک پڑے۔

"دروازہ کھولو جوانا ہو گا"...... عمران نے صفدر سے کہا اور
سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر واقعی جوانا م
تھا وہ اندر آ گیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا
اسے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے باکس کھولا اس سے ایک ا

ر اور جدید ساخت کا گائیگر موجود تھا۔ عمران نے خاموشی سے
صفدر کی طرف بڑھا دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے
ے گائیگر عمران کے ہاتھ سے لیا اور پھر اسے چیک کر کے اس نے
گیا اور سب سے پہلے وہ ملحقہ ٹوائلٹ میں چلا گیا۔ عمران نے جوانا
بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک بار پھر
ت کے سلسلے میں باتیں شروع کر دیں۔ صفدر ٹوائلٹ سے نکلا
پھر اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں کمرے کو چیک کرنا شروع کر
کمرے کو چیک کر کے وہ عقبی راہداری میں چلا گیا اور تھوڑی دیر
واپس آیا۔

"و کے"...... صفدر نے کہا۔

"ب اپنا اور ساتھیوں کے کمرے بھی چیک کر لو"...... عمران
ہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ب کھل کر بات چیت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں عمران صاحب کہ یہاں کیٹو میں آنے کا
د کیا ہے۔ کیا کراکون کا ہیڈ کوارٹر یہاں کیٹو میں ہے"۔ کیپٹن
نے کہا۔

"میں تمہیں مزید تفصیل بتلاتا ہوں کیونکہ یہاں پہنچنے کے بعد
ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے کام بھی کرنا ہو گا اور شاید ہمیں ہر
اور مسلسل ایکشن میں بھی رہنا پڑے۔ ہم نے کراکون کا
ارٹر تباہ نہیں کرنا۔ ہمارا ٹارگٹ ایک ایسا جزیرہ ہے جہاں

کراکون ایسی مشینری نصب کر رہی ہے جس کی مدد سے وہ پا
کے اسلحے اور ٹرانسپورٹ کو جام کر سکے گی اور جو معلومات
چیف کو ملی ہیں ان کے مطابق اس کراکون کے پیچھے یہ
اسرائیل ہے اور یہ تنظیم بظاہر منشیات اور اسلحے کا کام بین
سطح پر کرتی ہے لیکن یہ کاروبار وہ صرف فنڈ اکٹھے کرنے اور ا
کو خفیہ رکھنے کے لئے کرتی ہے جبکہ ان کا اصل مقصد پوری
قبضہ کر کے اس پر یہودیوں کی حکومت بلکہ سلطنت قائم کرنا
پوری دنیا کے مسلمان ان کا پہلا ٹارگٹ ہیں ان کا مقصد یہی
وہ پہلے پوری دنیا پر قبضہ کر کے دنیا بھر کے مسلم ممالک پر ا
لیں گے اور وہاں مسلمانوں کا قتل عام کر کے ان کا خاتمہ کر
اس کے بعد دوسری قوموں کی طرف توجہ کریں گے کیونکہ
قومیں ان کی بہرحال حلیف ہیں۔ صرف مسلمان ہی یہودیو
دشمن ہیں اور وہ بھی مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھ
اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اس مشینری کی تنصیب کے بعد اس
تجربہ پاکیشیا پر ہی کیا جانا ہے اور اس کے ساتھ ہی کراکو
کافرستان کے ساتھ بھی بات چیت مکمل کر لی ہے جیسے ہی پا
اسلحہ اور ٹرانسپورٹ جام ہو گی۔ کافرستان پاکیشیا پر حملہ کر د
اور پاکیشیا پر قبضہ کر کے یہاں کی آبادی کو تہس نہس کر دیا جا
یہ کام اس قدر تیز رفتاری سے ہو گا کہ جب تک اقوام متحد
دوسرے ممالک اس سلسلے میں کوئی کارروائی کریں وہ اپنا

پورا کر چکے ہوں گے اور پھر اسے کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان
جنگ کا نام دیا جائے گا اور ایسی جنگیں پہلے بھی دو چار بار ہو چکی ہیں
لیکن کافرستان کی پشت پر خفیہ طور پر کراکون اور پوری دنیا کے
یہودی اور اسرائیل کی حمایت ہو گی اور اقوام متحدہ میں بھی یہ لوگ
چھائے ہوئے ہیں۔ ایکریمیا جیسی سپر پاور پر بھی در پردہ یہودیوں کا ہی
قبضہ ہے چنانچہ ہم نے اس جزیرے پر موجود اس مشینری کو تباہ کرنا
ہے اور یہی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ اس جزیرے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا
ہے کہ کسی کو اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے اور یہ تنظیم اس
قدر منظم اور باوسائل ہے کہ وہ بلیک تھنڈر کو اپنا حریف تنظیم
سمجھتے ہیں اور دراصل ان کا ٹارگٹ بلیک تھنڈر تھا۔ وہ دنیا پر قبضہ
کرنے سے پہلے بلیک تھنڈر کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس وقت
بلیک تھنڈر ان کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ بلیک تھنڈر بھی
انتہائی خفیہ تنظیم ہے اس کا ہیڈ کوارٹر تو ایک طرف رہا اس کے
سیکشن ہیڈ کوارٹر کا بھی کسی کو علم نہیں ہے کراکون کو کسی طرح یہ
علم ہو گیا کہ میرا نام بلیک تھنڈر نے اپنی سیف لسٹ میں شامل کیا
ہوا ہے جس سے وہ یہ سمجھے کہ میرا تعلق کسی نہ کسی طرح بلیک
تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر سے ہے چنانچہ انہوں نے مجھ سے اس بارے
میں معلومات حاصل کرنے کا پلان بنایا۔ کراکون کا ایک سب
ہیڈ کوارٹر باجان میں ہے جس کا انچارج کراجن نامی کوئی آدمی ہے
بظاہر کراجن اور اس کا گروپ اسلحہ اور منشیات کے دھندے میں

معروف رہتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ایشیا میں کراکون
اصل اور خفیہ مقاصد بھی پورے کرتا ہے۔ اس کراجن کا
کراکون کے ایک سیکشن ریڈ وولف سے ہے۔ ریڈ وولف کا انچا
ایک آدمی کارڈک ہے جو پہلے ایکریمیا کی سیکرٹ سروس میں کا
چکا ہے اور یہی وولف سیکشن ہی اس جزیرے کی حفاظت کا بھی
دار ہے جس میں مشینری نصب کی جا رہی ہے۔ اس کا کوڈ نام انہ
نے گولڈن سپاٹ رکھا ہوا ہے کارڈک اپنے خاص سیکشن کے سا
وہیں گولڈن سپاٹ میں رہتا ہے یا اس کے گرد کسی جزیرے میں ر
ہو گا۔ ریڈ وولف کے ذمے جب مجھ سے معلومات حاصل کرنے
مشن لگایا گیا تو ریڈ وولف نے پالینڈ میں اپنے دو ایجنٹوں پائزو ا
اس کی بیوی ہیلن کے ذمے میرے اغوا کا مشن لگایا اور اس کام مے
تعاون کے لئے اپنا خاص گروپ جس کا انچارج ماتھری تھا۔ پہ
پاکیشیا بھجوا دیا۔ پائزو اور ہیلن کے ذمے مجھے بے ہوش کر کے ماتھر
کے حوالے کرنا تھا۔ ماتھری کے ذمے مجھے لے کر ساحل سمندر پ
موجود کراکون کی ایک ایسی آبدوز تک پہنچانا تھا جس میں ایسے آلات
نصب ہیں کہ عام حالات میں اسے کسی ملک کی نیوی بھی ٹریس
نہیں کر سکتی۔ یہ آبدوز پاکیشیائی دارالحکومت کے ساحل پر پہنچ چکی
تھی پھر یہ آبدوز مجھے لے کر کراجن کے پاس پہنچا دیتی جب کہ کارڈک
میرے وہاں پہنچنے پر خود بھی گولڈن سپاٹ سے باچان پہنچ جاتا اور پھر
کارڈک خود مجھ سے بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل کر

تھا۔ یہ ان کا اصل پلان تھا لیکن حالات و واقعات ایسے ہو گئے کہ
مجھے ان کی وہاں موجودگی کا علم ہو گیا اور میں نے ماتھری کو اغوا کر
کے اس سے پوچھ گچھ کی۔ اسی طرح وہاں کا ایک مقامی گروپ جس
کی مدد ماتھری نے حاصل کی تھی اس کا سربراہ بھی میرے ہاتھ لگ گیا
اور پائزو اور ہیلن بھی ہاتھ آ گئے۔ اس کام میں سیکرٹ سروس کے
ساتھ ساتھ فور سٹارز نے بھی حصہ لیا۔ پائزو اور ہیلن دونوں نے
دانتوں میں موجود زہریلے کیپسول چبا کر خود کشی کر لی لیکن ماتھری
کے دانت سے میں نے پہلے ہی زہریلا کیپسول نکال لیا تھا۔ پھر ماتھری
کو میں نے چکر دے کر اس سے وہ فریکونسی معلوم کر لی جس سے
کارڈک سے براہ راست گولڈن سپاٹ پر بات ہو سکتی تھی اور ماتھری
کے لہجے میں اس فریکونسی پر میں نے کارڈک سے بات بھی کی اس
طرح یہ فریکونسی کنفرم ہو گئی پھر ماتھری کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس
کے ساتھی پہلے ہی ہلاک ہو چکے تھے اس طرح ریڈ وولف کا یہ منصوبہ
مکمل طور پر ناکام ہو گیا لیکن یہ ساری باتیں جیسے ہی چیف کو
رپورٹ ہوئیں چیف نے دنیا بھر میں اپنے فارن ایجنٹس سے رابطے
کئے اور اس طرح باچان میں کراجن سامنے آیا ادھر میں نے اس
فریکونسی کی مدد سے ٹریس کر لیا کہ گولڈن سپاٹ جنوبی بحرالکاہل میں
خط استوا کے قریب موجود چار جزیروں کے ایک گروپ میں سے کسی
ایک میں واقع ہے ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ ہابرٹ نامی جزیرہ ہی
گولڈن سپاٹ ہے یہ جزیرہ درمیان میں ہے اور اس کے ساتھ ہی

مشرق کی طرف دو چھوٹے اور جزیرے ہیں اور اس سے ہٹ کر فاصلے پر جنوب میں چوتھا جزیرہ ہے جو ان سب سے چھوٹا ہے عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ جزائر ہوان کے قریب ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں جزائر ہوان تو جنوبی بحرالکاہل میں خط سرطان پر واقع ہے جب کہ یہ جزیرے جنوبی بحرالکاہل میں خط استوا پر واقع ہیں اور خط استوا پر واقع یہ جزیرے لامحالہ جنگلات سے بھرے ہوں گے کیونکہ وہاں گرمی بھی تیز ہو گی اور بارشیں بھی بہت زیادہ ہوتی ہوں گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"چیف کو جب یہ اطلاعات ملیں کہ کراکون اپنا تجربہ پاکیشیا پر کرنا چاہتی ہے اور اس نے کافرستان سے ساز باز کر لی ہے تو اس نے اس گولڈن سپاٹ جزیرے کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اس کی موجودگی پاکیشیا کی سلامتی کے سراسر خلاف تھی چنانچہ یہ مشن ہمیں دیا گیا۔ اب چونکہ ہابرٹ جزیرے تک پہنچنے کے لئے ہمیں لامحالہ بارد اور کیٹو آنا تھا اور پھر یہاں سے ہم نے ایسے انتظامات کرنے تھے جن سے ہم نہ صرف گولڈن سپاٹ پہنچ سکیں بلکہ وہاں مشن بھی مکمل کر سکیں۔ چنانچہ میں نے بین الاقوامی سطح پر معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے رابطے کئے اور پھر ان رابطوں کی مدد سے میں نے ایک پلان ترتیب دیا۔ اس پلان کے تحت ان چاروں جزیروں سے ہٹ کر جنوب میں ایک بڑا جزیرہ ٹاکس ہے جو ایکریمیا کے تحت ہے

بڑا جزیرہ ہے اور جزائر ہوان کی طرح یہ جزیرہ بھی سیاحوں کی ت بنا ہوا ہے یہاں سمگلر تنظیموں کے بھی ہیڈ کوارٹر ہیں دوسرے لوں میں یہاں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں اور ہر قسم کی سہولیات ہے۔ اس جزیرے ٹاکس کے ایک گروپ سے میرا رابطہ ہو چکا ہے یہ ں کا سب سے طاقتور گروپ بھی ہے اور یہودیوں کے بھی سخت ف ہے۔ یہ گروپ گولڈن سپاٹ کے سلسلے میں خفیہ طور پر دی بھرپور مدد کرے گا۔ چنانچہ ہم پاکیشیا سے روانہ ہو گئے لیکن پھر تے میں مجھے چیف کی طرف سے کال کیا گیا۔ چیف نے بتایا کہ ہی پاکیشیا سے یہاں کیٹو روانگی کا علم کراجن کو ہو چکا ہے اور جن نے یہ اطلاعات کارڈک تک پہنچا دی ہیں۔ پھر دوسری کال ، مطابق یہاں کیٹو میں ریڈ وولف کا ایک اہم سیکشن موجود ہے یہ بارڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کی انچارج ایک عورت باربرا نامی ، جسے بے رحم قاتلہ کہا جاتا ہے انتہائی سفاک اور خطرناک عورت ہے۔ اسے ہمارے یہاں پہنچنے کی اطلاع بھی دی جا چکی ہے اور ے کوائف بھی اس کے پاس پہنچ چکے ہیں اور اسے یہ مشن ڈک کی طرف سے دیا گیا ہے کہ وہ ہمیں کیٹو میں ہی ختم کر دے نچہ مجھے راستے میں ڈراپ ہونا پڑا اور پھر میک اپ میں اور نئے ذات کے ساتھ یہاں آنا پڑا تاکہ ہم یہاں آتے ہی ایکشن کا شکار نہ جائیں۔ یہاں میرا ایک ذاتی دوست بھی موجود ہے لیکن میں نے ں سے رابطہ نہیں کیا کیونکہ وہ بہرحال یہاں رہتا ہے اس لئے ہو

سکتا ہے کہ اس کی ہمدردیاں یا دوستی یا تعلقات اس ہارڈ گروہ
یا باربرا سے ہوں۔ اس وقت تک یہ صورت حال ہے"۔ عمرا
اپنی عادت کے خلاف پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔
"تم نے اس بار جس طرح تفصیل بتائی ہے اس سے ظاہ
ہے کہ تم بھی اس مشن کو مشکل سمجھتے ہو"...... جولیا نے کہا۔
"ظاہر ہے کراکون بلیک تھنڈر کی ہم پلہ تنظیم ہے اور ہم
اس کا سب سے اہم جزیرہ تباہ کرنا ہے یہ آسان مشن کیسے ہو سکتا
بہرحال ہم نے اپنے ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے یہ مشن
صورت میں ہر قیمت پر مکمل کرنا ہے اور یہودیوں کی اپنے ملک
خلاف اس بھیانک سازش کا خاتمہ کرنا ہے چاہے اس مشن
دوران ہماری جانیں ہی کیوں نہ چلی جائیں"...... عمران نے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب ہم سب اپنی جانیں دے کر
اس مشن کو کامیاب کریں گے لیکن اب یہاں کیا ہمیں پہلے اا
باربرا اور اس کے گروپ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہو گا"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔
"میں تو چاہتا ہوں کہ خاموشی سے یہاں سے ٹاکس چلا جاؤں
کیونکہ یہاں الجھنے کا مطلب ہو گا کہ ہم ان کے نرغے میں آ جائیں وہ
پورے ایکریمیا میں پھیلے ہوئے اپنے ایجنٹوں کو یہاں ہمارے
مقابلے میں مسلسل بھجوا سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس کارڈک
نے لازماً ٹاکس جانے والے چارٹرڈ طیاروں اور بحری جہازوں کی

لے کا بندوبست کر رکھا ہو گا کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ ہاربٹ
لمہ ٹاکس سے ہی کیا جا سکتا ہے براہ راست وہاں کوئی گروپ
ی نہیں ہو سکتا اس لئے اس باربرا کو ٹریس کر کے اس سے
لو بات حاصل کرنا ہوں گی کیونکہ یہاں ایسی ٹرانسپورٹ کی نگرانی
عالہ باربرا کے ذمے ہی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اسی لمحے
فدر واپس آ گیا اور عمران اس کی طرف دیکھنے لگا۔
"سب اوکے ہیں"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں
ہلا دیا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس
ے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر
ئل کرنے شروع کر دیئے۔
"ماسٹر گیم کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"میں ونگٹن سے ڈیوک بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"۔
ران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"یس ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو ماسٹر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز
نائی دی۔
"تمہیں بلیک ایگل کی طرف سے کال مل چکی ہو گی میں ڈیوک
ول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ یس۔ لیکن آپ تو ونگٹن سے بول رہے ہیں جب کہ مجھے
بتایا گیا تھا کہ آپ یہاں کیٹو میں آئیں گے"...... ماسٹر نے جواب

دیا۔

" میں کیٹو پہنچنے سے پہلے ضروری معلومات حاصل کر لینا چا
ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں بہرحال آپ سے مکمل تعاون کروں گا کیو
چیف نے مجھے انتہائی سختی سے آپ سے تعاون کا حکم دیا ہے فرمائیں
ماسٹر نے کہا۔

" کیا یہ فون محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... ماسٹر نے جواب
دیا۔

" یہاں ہارڈ گروپ کام کرتا جس کی انچارج ایک عورت بار
ہے جسے بے رحم قاتلہ بھی کہا جاتا ہے کیا تم اسے جانتے ہو"۔ عمرا
نے پوچھا۔

" ہاں بہت اچھی طرح"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

" میں اس کی رہائش گاہ پر اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب
ہے یہ کون ہے کیا تم اس کی رہائش گاہ کا پتہ اور فون نمبر بتا سکتے
ہو"...... عمران نے کہا۔

" بالکل بتا سکتا ہوں"...... ماسٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

" یہ فون نمبر کیٹو کا ہے۔ باربرا گروپ کا ہیڈ کوارٹر جانسن روڈ پر
سرخ رنگ کی ایک عمارت میں ہے جس میں گولڈن نائٹ کلب

یہیں ہیڈ کوارٹر اس نائٹ کلب کے عقبی حصے میں ہے ویسے اس
ٹ کلب کی مالکہ بھی باربرا ہے اور یہاں اس کے ہی تمام آدمی کام
تے ہیں البتہ اس کی رہائش گاہ والٹر کالونی کی کوٹھی نمبر سیون اے
لک میں ہے وہاں وہ اپنے ملازموں کے ساتھ اکیلی رہتی ہے لیکن
ں کوٹھی کی انتہائی سختی سے حفاظت کی جاتی ہے"...... ماسٹر نے
ب دیا۔

" جو فون نمبر تم نے بتایا ہے یہ کہاں کا ہے۔ کوٹھی کا یا اس کے
ہیڈ کوارٹر کا"...... عمران نے پوچھا۔

" اس کی رہائش گاہ کا ہے ہیڈ کوارٹر میں اس سے براہ راست رابطہ
نہیں ہو سکتا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے شکریہ۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ ہماری اس
بات چیت کا علم باربرا کو نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں جناب میں بلیک ایگل کا نمائندہ ہوں اور بلیک
ایگل کسی عام آدمی کو تو ظاہر ہے اپنا نمائندہ نہیں بنا سکتے"۔ ماسٹر
نے جواب دیا۔

" اس باربرا سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے کبھی"...... عمران نے
پوچھا۔

" جی ہاں بے شمار بار۔ میں اس کے دوستوں میں شامل ہوں"۔
ماسٹر نے جواب دیا۔

" اس کا حلیہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے حلیہ بتا دیا۔

"او کے گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا مقصد ہے کہ تم خاموشی سے اس باربرا کو کوز کر لو پھر اس سے معلومات حاصل کر لو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ارادہ تو یہی ہے بہرحال اب اٹھو۔ ہمیں زیادہ دیر اس ط یہاں ایک ہی کمرے میں بند ہو کر نہیں رہنا چاہئے"...... عمران کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک ایک کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز باربرا نے ہاتھ ھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔

"نوبل بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ ز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا اور باربرا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ دہ ہارڈ گروپ کے اس سیکشن کا انچارج تھا جس کی ڈیوٹی سرچنگ تھی اور باربرا نے نوبل سیکشن کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں ی تلاش کا ٹاسک دیا ہوا تھا۔ باربرا اس وقت اپنی رہائش گاہ کے یک کمرے میں موجود تھی گو عام حالات میں وہ شام کینٹو کے سب ے مہنگے چیف کلب میں گزارنے کی عادی تھی لیکن اس نے فیصلہ یا تھا کہ جب تک یہ عمران اور اس کے ساتھی حتمی طور پر ہلاک نہیں ہو جاتے وہ ہیڈ کوارٹر اور رہائش گاہ کے علاوہ اور کہیں نہیں

جائے گی کیونکہ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ اس کے بارے میں عم
اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو چکا ہے اس لئے وہ راستے میں ذرا
ہو گئے تھے اس لئے یقیناً وہ بھی اسے تلاش کر کے ختم کر سکتے ہ
اس لحاظ سے وہ ہیڈ کوارٹر اور رہائش گاہ کو ہی محفوظ سمجھتی تھی چنا
آج بھی وہ ہیڈ کوارٹر سے سیدھی اپنی رہائش گاہ پر آ گئی تھی اور ا
کے علاوہ اس نے اپنے گروپ کے چار مسلح افراد کو رہائش گا
حفاظت پر بھی خصوصی طور پر لگا دیا تھا اس لئے وہ پوری طر
مطمئن تھی ویسے بھی اسے یقین تھا کہ چارلی ڈان سمتھ سے ان
کا رابطہ ہوتے ہی ان کا سراغ لگا لے گا۔

"یس کیا بات ہے یہاں کیوں کال کیا ہے"...... باربرا نے تح
لہجے میں کہا۔

"مادام ہوٹل برائٹ لائٹ میں دو عورتوں اور پانچ ایکریمی
مردوں کا گروپ آ کر ٹھہرا ہے جن میں سے ایک ایکریمی نیگرو ہے ا
میرا خیال ہے کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"...... نوبل نے ک
تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کس بنا پر"...... باربرا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ ایکریمی نیگرو ہوٹل میں کمرہ لینے کے بعد سیدھا الیکٹرونکس کی
سپیشل مارکیٹ میں گیا اور وہاں ایک دکان سے اس نے انتہائی جدی
گائیگر خرید کیا ہے اور واپس ہوٹل پہنچا۔ اس سپیشل مارکیٹ میں
ہمارے گروپ کے افراد موجود تھے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ان

گوں نے یہاں پہنچ کر اس مارکیٹ کا رخ ضرور کرنا ہے چنانچہ اس
یمی نیگرو کی گائیگر خریدنے کی رپورٹ مجھے ملی تو میں نے ہوٹل
ں موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا۔ یہ نیگرو ہوٹل میں پہنچ کر
نے کمرے میں جانے کی بجائے ایک اور کمرے میں گیا جو مائیکل کے
م پر بک ہے اور یہ پورا گروپ اس کمرے میں ہی اکٹھا تھا پھر
ڑی دیر بعد گروپ کا ایک آدمی اس کمرے سے نکلا اور وہ گروپ
کے باقی افراد کے ناموں پر بک کمروں میں باری باری گیا اور ہر
ے میں اس نے کافی وقت گزارا اور پھر واپس اسی کمرے میں چلا
گیا جہاں نیگرو اور گروپ کے باقی افراد اکٹھے تھے۔ اس کے بعد گروپ
ے سے نکلا اور ہوٹل سے باہر آ گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ دو
وپوں میں تقسیم ہو گئے۔ دو عورتیں اور دو مرد ایک ٹیکسی میں بیٹھ
کر چلے گئے جب کہ نیگرو سمیت باقی چار مرد ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر
ے گئے۔ میں نے دونوں ٹیکسیوں کے نمبر نوٹ کر کے پورے شہر
ں اپنے آدمیوں کو پہنچا دیئے اور ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ان
ں سے ایک گروپ جو صرف مردوں پر مشتمل ہے اور جن میں وہ
رو شامل ہے اسلحے کی خفیہ مارکیٹ گیا اور وہاں وہ لوگ بڑی بڑی
نوں پر گھومتے رہے اور انہوں نے خریداری بھی کی لیکن یہ معلوم
یں ہو سکا کہ انہوں نے کیا خریداری کی ہے جب کہ دوسرا گروپ
س میں عورتیں شامل تھیں وہ نیشنل پارک گیا اور وہاں گھومتا
رتا رہا پھر خریداری کرنے والا گروپ بھی وہاں پہنچ گیا اور اب یہ

لوگ وہاں موجود ہیں"...... نوبل نے پوری تفصیل سے ر
دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسلحہ خریدنا اور نیشنل پارک میں گھومنا پھرنا کوئی
بات تو نہیں جس کی وجہ سے انہیں سو فیصد مشکوک قرار دیا
البتہ گائیگر کی خریداری انہیں مشکوک کراتی ہے لیکن تمہیں
ہے کہ یہاں کی حکومت اور پولیس سیاحوں کے خلاف کسی ق
بھی کارروائی کا انتہائی سختی سے نوٹس لیتی ہے اس لئے فی الحال ت
کی نگرانی کراؤ۔ یہ جو بھی ہوں بہرحال کل تک ان کی سرگر
کھل کر سامنے آجائیں گی پھر اس معاملے میں حتمی فیصلہ کروں گ
باربرا نے کہا۔

"یس مادام حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے ا
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو باربرا نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحوں
بیٹھی سوچتی رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر
کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز س
دی۔

"باربرا بول رہی ہوں، چارلی یہاں کلب میں موجود ہو گا اس
میری بات کراؤ"...... باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس مادام ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو چارلی بول رہا ہوں کہاں سے کال کر رہی ہو ابھی تک

کیوں نہیں آئیں میں تو انتہائی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا
"...... دوسری طرف سے چارلی کی انتہائی بے تکلفانہ آواز سنائی

"میں اپنی رہائش گاہ سے بول رہی ہوں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ
تک عمران اور اس کے ساتھی ٹریس ہو کر ختم نہیں ہو جاتے
ہیڈ کوارٹر اور رہائش گاہ کے علاوہ اور کہیں نہیں جاؤں گی۔ تم
ن کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے"...... باربرا نے کہا۔
"میرے آدمی الرٹ ہیں ابھی تک انہوں نے ڈان سمتھ سے رابطہ
کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک وہ کینٹو پہنچے ہی نہیں۔ اس
تم بے فکر ہو کر آجاؤ میری ذمہ داری ہے"...... چارلی نے کہا اور
برا بے اختیار ہنس پڑی۔
"او کے ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں واقعی مجھے اس طرح چھپ کر
بیٹھنا چاہئے"...... باربرا نے ہنستے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر
کھڑی ہوئی اس نے دراصل اچانک ہی فیصلہ کیا تھا کہ اسے اس
چھپ کر نہیں بیٹھنا چاہئے اس طرح اس کا امیج خراب ہو گا
وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار
ش گاہ سے نکل کر چیف کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی البتہ
ش گاہ سے نکلنے سے پہلے اس نے ہاؤس کیپر آرنلڈ کو ہر طرح
یار رہنے کی ہدایت کر دی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چیف کلب
گئی۔ چارلی واقعی انتہائی شدت سے اس کا منتظر تھا اور وہ دونوں

ایک کونے میں اپنی مخصوص میز پر جا بیٹھے اور چارلی نے پسن
شراب کا آرڈر دے دیا۔
"ایک بات میرے ذہن میں بار بار کھٹک رہی ہے باربرا۔
لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سے اس بارے میں ڈسکس کر لو
چارلی نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو باربرا چونک پڑی۔
"کون سی بات"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔
"کیا یہ ضروری ہے کہ یہ لوگ یہاں کیٹو میں آئیں گے"۔ چ
نے کہا تو باربرا چونک پڑی اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ۔
سوچ کے تاثرات ابھر آئے۔
"کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... با
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اسی لمحے ویٹر شراب لے کر آ
تو وہ دونوں خاموش ہو گئے جب ویٹر چلا گیا تو چارلی نے پہلے بو
کھولی اور شراب گلاسوں میں ڈال کر اس نے بوتل بند کر کے ا
طرف رکھ دی اور پھر ایک گلاس اٹھا کر اس نے سامنے بیٹھی ہو
باربرا کے سامنے رکھ دیا۔
"دیکھو باربرا مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق ریڈ وولف سے ہے۔
اور ریڈ وولف کا تعلق کرا کون سے ہے اور کرا کون کا اصل ہیڈ کوا
تو ایکریمیا میں ہے لیکن ریڈ وولف کا ہیڈ کوارٹر جنوبی بحرالکاہل م
کسی خفیہ جزیرے پر ہے۔ پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیو
کے یہاں کیٹو میں آنے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ریڈ وولف

لوارٹر کو ٹارگٹ بنا کر آ رہے ہیں کیا میں درست کہہ رہا ہوں"۔
لی نے کہا تو باربرا نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے اثبات میں سر
یا۔
"تو پھر ظاہر ہے یہ گروپ یہاں رہنے کے لئے نہیں آ رہا۔ وہ
یہاں اس لئے آ رہے ہوں گے کہ یہاں سے اس جزیرے تک
سکیں اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا ہو
وہ ایئرپورٹ سے ہی کسی چارٹرڈ طیارے سے نکل جائیں یا پھر
بحری جہاز سے یا اسٹیمر سے، کوئی بھی طریقہ وہ استعمال کر سکتے
جب کہ ہم ان کا یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے"...... چارلی
ہا۔
"لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ انہیں کسی طرح بھی یہ معلوم
ہو سکتا کہ ریڈ وولف کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس لئے کہ مجھے بھی
م نہیں ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ جنوبی بحرالکاہل میں ہی
جزیرے پر ہے لیکن جنوبی بحرالکاہل میں تو سینکڑوں چھوٹے
جزیرے موجود ہیں۔ وہ کہاں کہاں جائیں گے اور کس طرح
کریں گے اس لئے وہ لامحالہ یہاں رکیں گے اور یہاں سے
معلومات حاصل کر کے پھر آگے بڑھیں گے اسی لئے تو چیف
مجھے حکم دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھیں ان کا یہاں
کر دیا جائے"...... باربرا نے کہا۔
"اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین

ہے کہ وہ جب بھی یہاں پہنچیں گے پہلی فرصت میں ڈان
رابطہ کریں گے اور جیسے ہی ان کا رابطہ ہوا مجھ تک ساری م
فوراً ہی پہنچ جائیں گی اس لئے تم بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو
گا"۔ چارلی نے کہا اور باربرا کے چہرے پر چارلی کی بات سن کر
اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت نیشنل پارک میں موجود
یہاں ہر ملک کے سیاحوں کی کافی تعداد ادھر ادھر گھومتی پھر رہی
ں لیکن ان میں ایکریمین سب سے زیادہ تھے۔ نیشنل پارک میں
قاعدہ پھولوں کی نمائش ہو رہی تھی اور انتہائی خوبصورت سٹال
ئے گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ان سٹالوں کو دیکھتے پھر
ہے تھے عمران کے گلے میں کیمرہ لٹکا ہوا تھا اور وہ بار بار پھولوں کی
ملف زاویوں سے تصویریں لے رہا تھا۔

"عمران صاحب ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ نگرانی اسلحہ والی مارکیٹ میں بھی ہو رہی تھی
ر یہاں بھی ہو رہی ہے۔ وہاں دو آدمی تھے جب کہ یہاں تین
ں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر کیا انہیں کور کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اگر ہماری طرف مشکوک ہوں گے تو پھر کنفرم ہو جائیں گے البتہ باربرا کی رہائ پر جانے سے پہلے اس نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دینا ہو گا تم ساتھیوں کو باری باری ان کے متعلق بتا دو"...... عمران نے ک

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہاں بھی سخت حفاظت ہو رہی ہو"۔ ص نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ تنویر کو ساتھ لے لو اور ان نگرانی کرنے وا کو ڈاج دے کر عقبی طرف سے نکل جاؤ اور والٹز کالونی کی اس کو کو چیک کر کے پھر واپس آؤ۔ ہم اس دوران یہاں موجود ہوں تاکہ پھر باقاعدہ پلان بنا کر اس پر ریڈ کریں۔ میں ان پر ادھا نہیں ڈالنا چاہتا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے محسوس کیا کہ صفدر ا تنویر دونوں سیاحوں کی بھیڑ میں شامل ہو کر غائب ہو گئے ہیں۔ سب گھومتے پھرتے رہے۔ ایک بار جولیا نے کسی ریستوران میں بیٹھنے کا کہا لیکن عمران نے انکار کر دیا کہ ایک جگہ بیٹھتے ہی نگرا کرنے والوں کو صفدر اور تنویر کی عدم موجودگی کا احساس ہو جائے جب کہ اب تو وہ یہی سوچ رہے ہوں گے کہ وہ ادھر ادھر موجود ہوں گے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد اچانک صفدر، عمران کے قریب نمودار ہوا۔

"عمران صاحب کام ہو گیا ہے۔ اس کوٹھی کی حفاظت کے لئے

ٹھی سے باہر چار مسلح افراد تھے جن میں دو سامنے کے رخ پر اور دو ی طرف تھے۔ تنویر نے ڈائریکٹ ایکشن کیا اور میں نے عقبی طرف و دونوں افراد کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اس کے بعد تنویر عقبی دیوار ے اندر داخل ہو گیا جب کہ میں گھوم کر سامنے کے رخ آ گیا۔ پھر ر نے کوٹھی کا چھوٹا سا پھاٹک کھولا اور ایک آدمی کو اندر گھسیٹ سی لمحے میں تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھا تو دوسرا آدمی میری ف متوجہ ہو گیا اور پھر میں نے اسے یکلخت اٹھا کر کھلے پھاٹک میں ے اندر پھینک دیا اور تنویر نے لات مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔ لے آدمی کو وہ پہلے ہی بے ہوش کر چکا تھا پھر ہم ان دونوں کو اٹھا کر در لے گئے اندر چھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں دو رتیں بھی تھیں لیکن ان عورتوں میں سے کوئی بھی باربرا نہیں ی کیونکہ باربرا کا جو حلیہ ماسٹر نے آپ کو بتایا تھا وہ ہم نے بھی سن تھا۔ اب تنویر کو وہیں چھوڑ کر میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں"۔ صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ باربرا کہیں گئی ہوئی ہے۔ بہرحال آ جائے گی اب ایسا کرو کہ تمام ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ ایک یک کر کے اس جگہ سے نکلیں اور نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے باربرا کی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ یا پھر وہ اس وقت تک وہیں موجود رہا جب تک اس کے سارے

ساتھی غائب نہ ہو گئے البتہ جوانا اس کے ساتھ ہی تھا۔
"جوانا عقبی دروازے سے جا کر ٹیکسی روکو میں آرہا ہوں
ڈرائیور کو رچرڈ کالونی کا کہہ دینا"...... عمران نے جوانا سے
جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد عمران عقبی درواز
باہر نکلا تو جوانا ایک ٹیکسی کے ساتھ موجود تھا۔ عمران تیز
ٹیکسی میں بیٹھ گیا اس کے ساتھ ہی جوانا بیٹھا اور اس نے
ڈرائیور کو آگے بڑھنے کا کہہ دیا عمران نے ایک نگرانی کرنے وا
ٹیکسی کا نمبر نوٹ کرتے دیکھ لیا اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔
کے قد و قامت کی وجہ سے وہ آدمی شاید اس کے پیچھے ہی ادھر آگیا
لیکن عمران جانتا تھا کہ رچرڈ کالونی والٹر کالونی کی بالکل مخالف سم
میں ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی رچرڈ کالونی پہنچ گئی۔ عمران
ایک ریستوران کے سامنے ٹیکسی رکوائی اور پھر وہ دونوں نیچ
آئے۔ عمران کے اترنے پر جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو میٹر دیکھ کر
دی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک ریستوران میں د
ہو گئے لیکن اندر پہنچ کر عمران نے ایک نظر ہال میں ڈالی اور
واپس مڑ آیا وہ صرف اتنا چاہتا تھا کہ ٹیکسی واپس چلی جائے اور ٹی
ڈرائیور سے اگر پوچھ گچھ ہو تو وہ بتا سکے کہ وہ دونوں ریستوران
گئے ہیں۔ پھر عمران، جوانا سمیت باہر آیا اور ریستوران کی سائیڈ
گزر کر عقبی روڈ پر پہنچ کر آگے بڑھنے لگا اسی لمحے انہیں ایک اور خا
ٹیکسی مل گئی اور عمران نے اسے روکا اور والٹر کالونی کا کہہ کر

ں ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں والٹر کالونی
ادیا۔ عمران نے والٹر کالونی کی ابتدا میں ہی ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر
پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔
"ماسٹر آپ کچھ ضرورت سے زیادہ محتاط نظر آرہے ہیں"...... جوانا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"ہاں یہاں نگرانی کا جال بچھا ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ باربرا
اس انداز میں ہاتھ ڈالوں کہ اسے پہلے سے ہمارے متعلق کوئی
اطلاع نہ مل سکے"...... عمران نے جواب دیا۔
"کیا ہمیں پہچان لیا گیا ہے جو ہماری نگرانی ہو رہی ہے"۔ جوانا
نے حیران ہو کر کہا۔
"اگر پہچان لیتے تو اب تک ہم پر فائر کھل چکا ہوتا۔ یہ باربرا
تمہاری قبیل کی ہی عورت ہے اسے بے رحم قاتلہ کہتے ہیں ابھی چونکہ
کنفرم نہیں ہوں گے اس لئے معاملہ صرف نگرانی تک ہی محدود
ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔
"آپ اس بے رحم قاتلہ کو میرے حوالے کر دیں پھر میں اسے
بتاؤں گا کہ بے رحمی دراصل کسے کہتے ہیں"...... جوانا نے کہا اور
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"پہلے اس سے ملاقات تو ہو جائے پھر دیکھیں گے کہ کیا واقعی وہ
بے رحم ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے جس کا نمبر ماسٹر

نے انہیں بتایا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو
پھاٹک کھلا اور تنویر باہر آگیا۔

"اوہ۔ آجاؤ"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے ایک طرف ہٹ
اور عمران اور جوانا اندر داخل ہو گئے۔

"کیا باقی ساتھی ابھی تک نہیں پہنچے"...... عمران نے حی
بھرے لہجے میں کہا۔

"پہنچ گئے ہیں صرف تم دونوں کا ہی انتظار تھا"...... تنویر
پھاٹک بند کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
وہ دونوں اندر پہنچے تو وہاں واقعی سب ساتھی اکٹھے تھے۔

"تنویر تم نے اس باربرا کی آمد پر پھاٹک کھولنا ہے جبکہ جو
پورچ میں رکے گا اور جیسے ہی باربرا کار سے نیچے اترے تم نے ا
فوری طور پر بے ہوش کر دینا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر
جوانا دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔

"جو لوگ بے ہوش ہیں وہ کہاں ہیں"...... عمران نے صف
سے پوچھا۔

"پیچھے ایک بڑا کمرہ ہے وہاں انہیں باندھ کر رکھا گیا ہے ملاز
ہی لگتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں کی مکمل تلاشی لو ہو سکتا ہے کہ گولڈن سپاٹ کا کوئی ا
کلیو ہاتھ لگ جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل
دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

کیا باربرا کو اس گولڈن سپاٹ کے بارے میں تفصیل معلوم
...... جولیا نے کہا۔

دیکھو یہ تو جب وہ سامنے آئے گی تب معلوم ہو گا"...... عمران
جواب دیا۔

عمران صاحب کیا اس بات کو کنفرم کرنے کا اور کوئی طریقہ
ہے"...... صالحہ نے کہا۔

تم بتاؤ اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

مثلاً اس ریڈ وولف کے چیف سے بات کر کے اسے چکر دے کر
جائے"...... صالحہ نے کہا۔

اگر وہ اتنی آسانی سے بتا دیتا تو اب تک آدھی سے زیادہ دنیا کو
ہوتا"...... عمران نے جواب دیا

تم نے بتایا تھا کہ تم نے فریکونسی کی مدد سے اس کا کھوج لگایا
لیکن ان دنوں اس سلسلے میں باقاعدہ ڈاجنگ بھی تو کی جاتی ہے
تنظیم اگر بلیک تھنڈر کے مقابلے کی ہے تو ہو سکتا ہے کہ
کونسی ڈاجنگ ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر
مسکراہٹ رینگ گئی۔

گڈ۔ تم نے واقعی ذہانت بھری بات کی ہے۔ میرے ذہن میں
یہ خیال موجود تھا اس لئے میں نے اسے اس انداز میں چیک کیا
ہے کہ اگر ڈاجنگ ہو تو اس کا علم ہو جائے لیکن ڈاجنگ نہیں ہے
یہاں آ کر جو حالات سامنے آ رہے ہیں ان سے میں اب کنفرم ہو

گیا ہوں کہ ایسا نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ج
اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل واپ
ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔
" یہ فائل ملی ہے اس میں میرے خیال میں بارڈ گروپ
ممبران کے نام و پتے موجود ہیں اس فائل سے تو یہ پتہ چلتا
ان لوگوں کی تعداد بھی کافی ہے اور یہ لوگ انتہائی منظم
ہیں"...... صفدر نے کہا اور فائل عمران کے ہاتھ میں دے
عمران نے فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگا۔
" ہاں خاصی تعداد ہے۔ باقاعدہ سیکشن بنے ہوئے ہیں"۔ ع
نے فائل کو سرسری انداز میں دیکھ کر بند کرتے ہوئے کہا اور پھر
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کوٹھی کے باہر سے ہارن
مخصوص آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔
" باربرا آئی ہے میرے خیال میں"...... جولیا نے کہا تو عمران
اثبات میں سر ہلا دیا۔
" کیا اکیلا جوانا اسے کور کر لے گا"...... صالحہ نے کہا۔
" وہ اس سے بھی زیادہ بے رحم قاتل رہا ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ اور جولیا دونوں مسکرا دیئے جب
صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے کمرے
سے باہر چلے گئے لیکن عمران، جولیا اور صالحہ کے ساتھ وہیں بیٹھا
وہ نہیں چاہتا تھا کہ باربرا کو معمولی سا شک بھی گزرے اور

ڑی دیر بعد جوانا کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر
ازے سے جوانا اندر داخل ہوا اس کے کاندھے پر ایک نوجوان
رت بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔
"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔
" نہیں یہ جیسے ہی نیچے اتری میں نے اس گردن پکڑ لی اور ماسٹر
یقت یہی ہے کہ میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا
ہ ورنہ اس کی گردن پلک جھپکنے میں ٹوٹ جاتی"...... جوانا نے
رت کو ایک صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا۔
" تم نے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ کر اپنے حق میں بہتر
یا"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے
بے اختیار سر جھکا لیا۔
" اس کے ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر انہیں باندھ دو اور پھر
باقی جسم کو بھی کرسی سے باندھ دو یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس
لئے اس پر ذرا بھاری ہاتھ رکھنا پڑے گا"...... عمران نے چند لمحوں
بعد جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔
" سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب افراد کوٹھی کے مختلف
حصوں میں پہرہ دیں یہ گروپ انچارج کی رہائش گاہ ہے اس لئے
کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے اور صفدر فون یہاں میرے پاس رکھ
دو"...... عمران نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد

اس کی ہدایات پر عمل ہو گیا اب باربرا بے ہوشی کے عالم میں
پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا اور خود اس کے پاس کھڑے
جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ایک ہاتھ سے باربرا کی ناک
منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثر
نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور باربرا کی کرسی کی سائ
اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے ابھی باربرا کو کرسی سمیت اٹھا کر لے جا
گا۔ اب اس کمرے میں عمران کے ساتھ جولیا اور صالحہ بیٹھی ہو
تھیں جب کہ باقی ساتھی باہر چلے گئے تھے۔ صفدر نے کرسی کے سا
رکھی ہوئی چھوٹی میز پر نہ صرف فون لا کر رکھ دیا تھا بلکہ ایک لانگ
رینج ٹرانسمیٹر بھی لا کر رکھ دیا تھا۔ عمران نے دیکھا تھا کہ یہ فکس
فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے اسی لمحے باربرا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھو
دیں۔

"کیا۔ کیا مطلب کون ہو تم۔ یہ۔ یہ"...... باربرا نے ہوش میں
آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر
کہا لیکن ظاہر ہے رسی کی بندشوں کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی اور صرف
کسمسا کر رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی گردن دونوں
اطراف میں گھمائی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے لیکن وہ واقعی تربیت یافتہ تھی اس لئے اس نے اپنے آپ کو
انتہائی حیرت انگیز طور پر کنٹرول کر لیا تھا۔

"تمہارا نام باربرا ہے اور تم کراکون کے ریڈ وولف کی یہاں
رہ ہو اور یہاں تمہارے گروپ کا نام ہارڈ گروپ ہے اور تمہیں
رحم قاتلہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے"...... عمران نے باربرا
مخاطب ہو کر کہا اس کا لہجہ سرد تھا۔

"تو تم علی عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں ویسے مجھے آج
ئی میں پہلی بار یہ دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے کہ تم نے نہ صرف
ی رہائش گاہ تلاش کر لی بلکہ یہاں قبضہ بھی کر لیا۔ مجھے یہ رپورٹ
چی تھی کہ پہلے تمہارے ساتھی نیشنل گارڈن سے اچانک غائب
گئے اور پھر تم اس ایکریمی نیگرو کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ کر رچرڈ
ونی گئے اور وہاں ایک ریستوران میں تمہیں داخل ہوتے دیکھا گیا
ن پھر تم دونوں بھی غائب ہو گئے لیکن میرے ذہن میں بہرحال یہ
ور نہیں تھا کہ تم اس طرح میری رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ گے۔ میرے
دموں کا کیا ہوا"...... باربرا نے انتہائی سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی سب زندہ ہیں میں نے انہیں ہلاک نہیں کرایا۔ اس لئے
مجھے تم سے یا تمہارے گروپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ میرا
بات سے کوئی تعلق ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں کی یہاں
ہو میں کیا سرگرمیاں ہیں۔ ویسے وہ فائل میرے قبضے میں آچکی ہے
ں میں ہارڈ گروپ سے متعلق افراد کی مکمل تفصیلات اور پتے درج
ں اور یہ فائل اعلیٰ حکام تک پہنچا کر تمہارے گروپ کا قلع قمع آسانی
ے کرایا جا سکتا ہے لیکن میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔

عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیسا موقع"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

"گولڈن سپاٹ کا محل وقوع اور اس کے اندرونی انتظامات
بارے میں تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا تو باربرا نے بے
ایک طویل سانس لی۔

"تمہیں شاید یقین نہ آئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس
نہیں ہے نہ ہی میں کبھی وہاں گئی ہوں۔ چیف نے اسے انتہائی
سے اپنی ذات تک راز میں رکھا ہوا ہے"...... باربرا نے جوا
عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"وہاں ظاہر ہے ہر قسم کے سامان کی سپلائی کیٹو سے ہی ہو
گی۔ وہاں آسمان سے تو من و سلویٰ نہیں اترتا ہو گا اور یہ ممکن
نہیں ہے کہ تمہیں یہاں رہتے ہوئے اس بات کا علم نہ ہو"۔ عم
نے جان بوجھ کر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیٹو سے کچھ نہیں جاتا۔ البتہ ایک بار چیف نے بتایا
کہ سپلائی براہ راست ایکریمیا سے پہلے وہاں کے کسی بڑی جزیرے
آتی ہے اور پھر وہاں سے خصوصی آبدوز کے ذریعے گولڈن سپا
پہنچائی جاتی ہے لیکن نہ ہی مجھے اس جزیرے کا علم ہے جہاں سپا
جاتی ہے اور نہ گولڈن سپاٹ کا"...... باربرا نے جواب دیا۔

"یہ تو علم ہو گا کہ اس جزیرے میں کون سا گروپ اس سپلائی
ڈیل کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں مجھے معلوم نہیں ہے"...... باربرا نے جواب دیا۔

"یہ تمہارے پاس فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے اس سے تم چیف
ڈ سے رابطہ کرتی ہو یا فون پر"...... عمران نے کہا۔

"چیف خود رابطہ کرتا ہے اور اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے مجھے اس
ے رابطہ کرنے کا حکم نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس اس کی
ئنسی ہے"...... باربرا نے جواب دیا لیکن اس بار اس کا لہجہ صاف
لی کھا رہا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"باربرا کے دائیں ہاتھ کی ساری انگلیاں توڑ دو اس نے پہلا
وٹ بولا ہے اس لئے اس کی کم سے کم سزا یہی ہو سکتی ہے"۔
ران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ باربرا کچھ
ی جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے
ڑی ہتھیلی کرسی کے اس بازو پر مار دی جس پر باربرا کا دایاں ہاتھ
دھا ہوا موجود تھا اور کٹاک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی باربرا کے
نہ سے بھی بھیانک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑتا
لا گیا۔ جوانا نے کھڑی ہتھیلی مار کر ایک ہی وقت میں اس کے ہاتھ
ساری انگلیاں توڑ دی تھیں۔

"یہ کم سے کم سزا ہے مس باربرا۔ اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو

تمہارے بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں بھی توڑی جا سکتی ہیں
عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم بزدل ہو جو بندھی ہوئی عورت پر تشدد کر رہے ہو"
باربرا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں بے حد ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہوں مس باربرا۔ اس لئے تمہاری یہ کوشش بے کار جائے گی۔ ویسے تم رہا ہو کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں لیکن میں ابھی تماشہ دیکھنے کے موڈ میں نہیں ہوں اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو تمہارا حشر انتہائی عبرت ناک ہو گا اس بار جوانا کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی تمہاری آنکھ میں سوراخ کر دے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے بتایا ہے کہ مجھے گولڈن سپلہ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر اب بھی شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے لیکن اس نے اپنے آپ کو کافی حد تک کنٹرول کر لیا تھا۔

"فریکونسی بتاؤ جس پر تم کارڈک سے رابطہ کرتی ہو اور یہ بھی سن لو کہ ابھی تمہیں میرے سامنے اس سے بات کرنی ہو گی اس لئے جھوٹ مت بولنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو باربرا نے فریکونسی بتا دی۔

"صالحہ جا کر دیکھو یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہو گا وہ لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صالحہ خاموشی سے اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"جولیا اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کک۔ کک کیوں"...... باربرا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور جولیا نے جیب سے رومال نکال کر زبردستی باربرا کے منہ میں ٹھونس دیا۔ جب اسی لمحے صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کو دیا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ فریکونسی وہی تھی جو پہلے ماتھری نے بتائی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ باربرا نے فریکونسی درست بتائی ہے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو باربرا کالنگ۔ اوور"...... عمران کے منہ سے باربرا کی آواز نکلی تو باربرا کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس۔ چیف کارڈک اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے اس وقت کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کارڈک کی سخت آواز سنائی دی۔

"چیف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ دو

عورتوں اور پانچ مردوں کا گروپ ہے۔ انہیں پکڑ کر ہلاک کرا
ہے البتہ میں نے اس عمران سے خود پوچھ گچھ کی کہ وہ یہاں کیا
کیوں آیا تھا تو اس نے بتایا ہے کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ گو
سپاٹ جزیرہ ٹاکس میں ہے کیونکہ گولڈن سپاٹ کے لئے تمام ج
ٹاکس میں جاتی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دو
اوور"...... عمران نے باربرا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک احمق آدمی ہے یہ ایشیائی ا
برتری جتانے کا خواہ مخواہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ ض
ہے کہ ٹاکس میں اگر سپلائی جاتی ہے تو گولڈن سپاٹ بھی ٹاکس
ہو گا۔ نانسنس۔ ان کی لاشیں کہاں ہیں۔ اوور"...... کارڈک
غصیلے لہجے میں کہا۔

"لاشیں میں نے اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں رکھ
ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ کہ کس طرح تمہیں شک پڑا اور کس طرح
لوگ قابو میں آئے۔ اوور"...... کارڈک نے کہا۔

"میں نے یہاں ہر طرف نگرانی کا جال پھیلا دیا تھا پھر عمران
ساتھی ایکریمین نیگرو جو کہ دیو قامت آدمی ہے نظروں میں آگیا اور ا
کے ساتھ ہی یہ پورا گروپ بھی چیک ہو گیا یہ ہوٹل برائٹ لائ
میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ایکریمین میک اپ میں تھے۔ پھر یہ لوگ
نیشنل گارڈن پہنچ گئے میں نے انہیں باقاعدہ ٹریپ کرایا۔ میرے

لئی نے اس طرح ان پر ظاہر کیا جیسے وہ ان کی نگرانی کر رہا ہو اور
پر انہوں نے توقع کے عین مطابق میرے آدمی کو گھیر لیا۔ میرے
دمی نے پلان کے مطابق انہیں میری رہائش گاہ کے بارے میں
بتایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے یہاں اچانک ریڈ کیا لیکن
میرے آدمی پہلے سے ہی تیار تھے چنانچہ وہ سب مارے گئے البتہ وہ
عمران شدید زخمی ہو گیا۔ میں نے اسے گولی مارنے سے پہلے اس پوچھ
گچھ کی تو اس نے ٹاکس کے متعلق بتایا۔ اوور"...... عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو تاکہ ان کا نشان
ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ اوور"...... کارڈک نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... عمران نے باربرا کے لہجے میں کہا اور پھر
دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر عمران نے ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔

"تم نے دیکھا باربرا کہ میں نے کس طرح یہ بات معلوم کر لی
ہے کہ سپلائی ٹاکس میں پہنچائی جاتی ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر
ایک طرف رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے منہ سے رومال نکال دوں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں تاکہ اب یہ ہمیں بتائے کہ اس نے ایئرپورٹ پر کیا
انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اٹھ کر باربرا

کے منہ سے رومال نکال دیا تو باربرا بے اختیار تیز تیز سانس لینے
"مجھے اعتراف ہے کہ تم میرے تصور سے کہیں زیادہ ذہین ہو
اور ہوشیار بھی۔ تم نے واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیت کا مظا
کیا ہے کہ میری آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لی ہے کہ چیف
نہیں پہچان سکا"...... باربرا نے کہا۔
"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن اب تم مجھے بتاؤ گی کہ تم
ایئرپورٹ اور بندرگاہ پر ہمارے نگرانی اور چیکنگ کے کیا انتظا
کر رکھے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیسے انتظامات۔ میں نے تو کوئی انتظامات نہیں کئے"۔ بار
نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔
"اس لئے کہ ہم ایئرپورٹ سے چارٹرڈ طیارے سے ٹاکس
گولڈن سپاٹ تک نہ جا سکیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"جب مجھے معلوم ہی نہیں کہ گولڈن سپاٹ کہاں ہے اور ٹاکس
جزیرے پر بھی کوئی سیٹ اپ ہے تو میں کس بات کے انتظامات
کرتی۔ میرے ذمے تو تمہیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا ٹارگٹ تھا
اور میں اس میں ناکام رہی ہوں"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"ہمیں تلاش کرنے کا کام تم نے جس سیکشن کے ذمے لگایا تھا
اس کے چیف کا کیا نام ہے"...... عمران نے کہا۔
"نوبل۔ وہ سرچنگ سیکشن کا چیف ہے"...... باربرا نے جواب

کہا۔
"اس سے رابطہ کرو اور اسے حکم دو کہ وہ ہماری تلاش بند کر
دے کیونکہ تمہیں چیف نے اطلاع دی ہے کہ ہم لوگ کیٹو کی
بجائے ایکریمیا چلے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے اب مجھے ایسا کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے"۔
باربرا نے کہا۔
"کس طرح رابطہ کرو گی فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے
کہا۔
"فون پر"...... باربرا نے کہا۔
"یہ سن لو کہ ابھی میرا ارادہ تمہیں ہلاک کرنے کا نہیں ہے
کیونکہ میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں
اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم فون پر اس نوبل کو
کسی قسم کا کوئی اشارہ نہ کرنا ورنہ نوبل تو اپنے آدمیوں کے ساتھ
جب یہاں پہنچے گا سو پہنچے گا تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... عمران
نے کارڈلیس فون پیس اٹھاتے ہوئے کہا۔
"میں کوئی اشارہ نہیں کروں گی"...... باربرا نے کہا تو عمران
نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر لاؤڈر کا بٹن آن کر کے
اس نے فون پیس جولیا کی طرف بڑھا دیا دوسری طرف سے گھنٹی بجنے
کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"یس۔ نوبل سپیکنگ"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں نوبل"...... باربرا نے سخت لہجے میں
"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ ا
مؤدبانہ ہو گیا۔
"کیا رپورٹ ہے"...... باربرا نے پوچھا۔
"ان کا تلاش جاری ہے مادام لیکن ابھی تک نہ ہی ان کا پتہ
ہے اور نہ ہی وہ واپس ہوٹل پہنچے ہیں"...... نوبل نے جواب دیا۔
"جن لوگوں پر تم نے شک کیا ہے وہ ہمارے اصل آدمی نہ
ہیں کیونکہ چیف نے کال کر کے مجھے بتایا ہے کہ اسے اطلاع مل
ہے کہ یہ گروپ کیٹو کی بجائے براہ راست ایکریمیا پہنچ گیا ہے اس
لئے اب تم ان لوگوں کی نگرانی بھی ختم کر دو اور ان کی تلاش بھ
ختم کر دو"...... باربرا نے کہا۔
"او کے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے اس
طرح سر ہلا دیا جیسے وہ کال ختم کرنے کا اشارہ کر رہی ہو۔ جولیا نے
فون آف کر دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور پھر اس پر
انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔
"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
"ایئرپورٹ چارٹرڈ سیکشن کا نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے فون آف کیا اور انکوائری
آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چارٹرڈ سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
ئی دی۔
"ہم فوری طور پر ٹاکس کے لئے ایک جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرانا
ہتے ہیں۔ سات افراد کا گروپ جائے گا کیا ایسا ممکن ہے"۔ عمران
ہ کہا۔
"یس سر یہاں سے چوبیس گھنٹے طیارے چارٹرڈ کرائے جا سکتے
ں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"او کے۔ پھر ابتدائی کام مکمل کر لیا جائے ہم نصف گھنٹے میں
ر پورٹ پہنچ رہے ہیں۔ پیمنٹ بھی کیش اور فوری کر دی جائے گی
ر کاغذات بھی پیش کر دیئے جائیں گے لیکن ہم فوری پرواز چاہتے
ں"...... عمران نے کہا۔
"یس سر آپ تشریف لے آئیں آپ کو فوری پرواز مل جائے گی۔
پ کا نام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ڈیوک میں ایکریمی ہوں اور میرے ساتھ ایکریمین سیاحوں کا
ی گروپ ہے دو عورتیں اور پانچ مردوں کا گروپ ہے"...... عمران
نے کہا۔
"ٹھیک ہے سر آپ کی آمد تک تمام کام مکمل ہو چکا ہو گا"۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر فون آف کر دیا
س کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہو۔
"جوانا جس کار میں یہ باربرا آئی ہے اس کے علاوہ بھی یہاں

دوسری کار موجود ہو گی اسے پورچ میں لے آؤ۔ ہم یہاں سے جا
راست ایئرپورٹ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات
میں سر ہلایا اور تیزی سے قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔

"مجھے تو کھول دو"...... باربرا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جب ہم ٹاکس پہنچ جائیں گے تو میں تمہارے آدمی
نوبل کو کال کر کے بتا دوں گا وہ تمہیں آ کر کھول دے گا"۔ عمران
نے جواب دیا اور پھر صالحہ اور جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے
وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کارڈک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود مہاگنی
ی انتہائی وسیع و عریض اور شاندار آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی نشست
ی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر تین رنگوں کے فون
ور ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ کارڈک کے ہاتھ میں شراب کی بوتل
تھی اور سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی۔ کارڈک شراب پینے کے
ساتھ ساتھ فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی
آواز نکلنے لگی تو کارڈک نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر
ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل ایک طرف رکھ کر اس نے ہاتھ
بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کی بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ نوبل کالنگ فرام کیتھو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کارڈک بے اختیار اچھل پڑا، اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ

نوبل کینٹو میں ہارڈ گروپ کے سرچنگ سیکشن کا انچارج تھا گو تما
سیکشن کے انچارجز کو کارڈک کے ساتھ رابطے کی فریکونسی کا علم تھا
لیکن باربرا کی موجودگی میں کوئی سیکشن چیف براہ راست کارڈک کو
کال نہ کر سکتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ نوبل کی آواز سن کر بے اختیار
چونک پڑا تھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس چیف کارڈک سپیکنگ۔ تم نے براہ راست کیوں کال کی
ہے۔ اوور"...... کارڈک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام باربرا کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف اس لئے مجبوراً مجھے براہ
راست کال کرنا پڑی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے نوبل نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ اوور"۔ کارڈک
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ میں اس وقت مادام باربرا کی
رہائش گاہ سے ہی بول رہا ہوں۔ مادام نے مجھے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے گروپ کی تلاش بند کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ انہوں
نے بتایا تھا کہ آپ نے انہیں اطلاع دے دی ہے کہ یہ گروپ کینٹو
آنے کی بجائے براہ راست ایکریمیا چلا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے تلاش
بند کر دی لیکن آج صبح ہی مجھے میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ
مادام باربرا کی ذاتی کار اور ان کی رہائش گاہ کی دوسری کار ایئرپورٹ پر
موجود ہے تو میں حیران رہ گیا۔ میں نے مادام کو فون کیا لیکن وہاں

ئی جواب نہ ملا تو میں مجبوراً مادام کی رہائش گاہ پر پہنچا تو چھوٹا
ے کھلا ہوا تھا میں اندر گیا تو ایک کمرے میں مادام کی لاش پڑی
تھی اس کی گردن توڑی گئی تھی اور ایک ہاتھ کی ساری انگلیاں
ٹوٹی ہوئی تھیں اور مادام کو شاید وہاں کرسی کے ساتھ رسی سے
ا گیا تھا البتہ رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ملازمین بندھے
ے پڑے تھے لیکن وہ زندہ بھی تھے اور ہوش میں بھی۔ میرے
نے پر انہوں نے بتایا کہ اچانک ان کی ناک سے نامانوس سے بو
ئی اور وہ بے ہوش ہو گئے پھر جب انہیں ہوش آیا تو وہ بندھے
ے تھے۔ انہوں نے اونچی آوازیں بھی نکالیں لیکن کوئی بھی وہاں
آیا۔ جس کمرے میں مادام کی لاش پڑی ہوئی ملی ہے وہاں ایک
ر فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر اور ایک کارڈلیس
پیس بھی موجود تھا اور ساتھ ہی ایک فائل بھی ملی ہے جس میں
گروپ کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ میں نے
ورٹ سے معلومات کی ہیں تو پتہ چلا ہے کہ رات کو پانچ مردوں
دو عورتوں کا ایک گروپ چارٹرڈ طیارے سے ٹاکس گیا ہے۔ یہ
ے انہی دو کاروں میں آئے تھے۔ جب میں نے ان کے حلیے معلوم
، تو یہ وہی گروپ تھا جسے میں نے ٹریس کیا تھا پھر مادام کے حکم پر
کے خلاف کام بند کر دیا تھا پھر میں نے ہوٹل برائٹ لائٹ سے
وہات حاصل کیں تو وہاں ان کے کمرے ویسے ہی ان کے نام سے
ے ہیں انہیں خالی نہیں کیا گیا ان سب معلومات ملنے کے بعد میں

نے آپ کو کال کی ہے۔ اوور"...... نوبل نے پوری تفصیلات
ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باربرا ان سے شکست کھا گئی اور ا
گروپ ٹاکس پہنچ چکا ہے۔ ان کے حلیہ اور قد و قامت کی تف
بتاؤ۔ اوور"...... کارڈک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جواب
نوبل نے باری باری پانچ مردوں اور دو عورتوں کے حلیے او
قامت بتا دیئے۔

"اوکے۔ اب باربرا کی جگہ تم ہارڈ گروپ کے سربراہ ہو۔ آرڈ
جائیں گے۔ تم ہیڈ کوارٹر سنبھال لو۔ اوور اینڈ آل"...... کار
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سفید رنگ کے انٹرکا
رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی د

"باربرا ہلاک کر دی گئی ہے اس کی جگہ میں نے نوبل کو
گروپ کا چیف بنا دیا ہے۔ اس کی تعیناتی کا آرڈر بھجوا دو اور ٹا
میں گارڈ سے میری بات کراؤ"...... کارڈک نے تحکمانہ لہجے میں
اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج ا
تو کارڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کارڈک نے کہا۔

"گارڈ لائن پر موجود ہے باس"...... دوسری طرف سے اس
پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

ہیلو چیف کارڈک بول رہا ہوں"...... کارڈک نے سخت لہجے
ہا۔

"یس چیف میں ٹام گارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
ی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گارڈ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو ایکریمین میک
میں ہے کیٹو میں باربرا کو ہلاک کر کے چارٹرڈ طیارے سے کل
کو ٹاکس پہنچا ہے۔ ان کی تعداد سات ہے۔ پانچ مرد اور دو
تیں۔ جن کے حلیے اور قد و قامت کی تفصیل میں تمہیں بتا دوں
تم نے انہیں ٹاکس میں تلاش کر کے فوری طور پر گولیوں سے
ا دینا ہے یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے اور سنو کسی انکوائری کے
یں نہ پڑنا۔ جو مشکوک نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دینا پھر
ئی چیکنگ کرنا"...... کارڈک نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف حکم کی تعمیل ہو گی میں انہیں یہاں فوری ٹریس کر
ں گا"...... گارڈ نے جواب دیا تو کارڈک نے اسے حلیے اور قد و
مت کی وہ تفصیل بتا دی جو نوبل نے اسے بتائی تھی۔

"آج شام سے پہلے پہلے میں ہر حالت میں ان لوگوں کی ہلاکت
ہتا ہوں اور سنو انہیں ہلاک کرنے کے بعد ان کی لاشیں اپنے پاس
وظ کر لینا میں خود ٹاکس آ کر انہیں چیک کروں گا"...... کارڈک
نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... گارڈ نے جواب دیا تو

کارڈک نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا
نمبر پریس کر دیئے۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹر
آواز سنائی دی۔
"مائیک سے بات کراؤ"...... کارڈک نے کہا اور رسیور ر
چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارڈک نے ہاتھ بڑ
رسیور اٹھالیا۔
"یس"...... کارڈک نے سرد لہجے میں کہا۔
"مائیک بول رہا ہوں چیف"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی
بے حد مؤدبانہ تھا۔
"گولڈن سپاٹ کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دو اور جب تک
دوسرا حکم نہ دوں گولڈن سپاٹ سے نہ ہی کوئی باہر جائے گا اور
کسی کو اندر آنے دیا جائے۔ تمام آنے والی سپلائز بھی منسوخ کر د
میں مکمل ریڈ الرٹ چاہتا ہوں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک
ٹیم گولڈن سپاٹ کو تباہ کرنے کی غرض سے ٹاکس پہنچ چکی ہے۔ اب
تک ان کی جو کارکردگی سامنے آئی ہے اس سے یہ انتہائی فعال اور ت
ایجنٹ لگ رہے ہیں اس لئے جب تک یہ ہلاک نہ ہو جائیں گولڈ
سپاٹ کو مکمل طور پر محفوظ ہونا چاہئے"...... چیف کارڈک نے ت
لہجے میں کہا۔
"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کارڈک نے او کے

ہو رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھنے کے چند لمحے بعد ہی میز پر
ہوئے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارڈک بے
چونک پڑا کیونکہ سیاہ رنگ کے اس فون کا تعلق کراکون کے
ہیڈ کوارٹر سے تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔
"سیکشن چیف ریڈ وولف کارڈک بول رہا ہوں"...... کارڈک کا
انتہائی مؤدبانہ تھا۔
"مرفی بول رہا ہوں کارڈک"...... دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی لہجہ بے تکلفانہ تھا تو کارڈک بے اختیار چونک

"تم مرفی اور بلیک لائن پر خیریت"...... کارڈک نے بھی اس
بے تکلفانہ لہجے میں کہا مرفی مین ہیڈ کوارٹر میں ڈائریکٹر تھا اور اس
پاس مین سیکشن تھا اس لئے وہ کارڈک کا بھی چیف تھا لیکن مرفی
کارڈک دونوں نے طویل عرصے تک ایکریمیا میں اکٹھا کام کیا تھا
لئے ان کے درمیان باوجود عہدے کے لحاظ سے فرق کے خاصی
دوستانہ بے تکلفی تھی اور شاید مرفی کے ساتھ دوستی کا ہی نتیجہ تھی کہ
راکون میں کارڈک کی پوزیشن دوسرے سیکشنوں سے ہزار گنا زیادہ
مضبوط تھی۔
"مجھے رپورٹ ملی ہے کارڈک کہ کیٹو میں ہارڈ گروپ کی چیف
بار بار ماری جا چکی ہے اور انہیں ہلاک کرنے والا پاکیشیائی
گروپ ہے جس کا سربراہ علی عمران ہے۔ کیا واقعی یہ رپورٹ درست

ہے"...... مرفی نے کہا۔
"ہاں درست ہے۔ مجھے بھی ابھی اطلاع ملی ہے"......
نے جواب دیا۔
"یہ کیسے ہو گیا۔ باربرا تو اچھی خاصی باصلاحیت عورت
مرفی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں میں بھی اس کی طرف سے ہر لحاظ سے مطمئن تھا لیک
اس کی قسمت میں یہ لکھا تھا"...... کارڈک نے جواب دیا۔
"ہوا کیا تفصیل تو بتاؤ"...... مرفی نے پوچھا تو کارڈک نے
سے ملنے والی تفصیل دوہرا دی۔
"اس کا مطلب ہے کارڈک کہ گولڈن سپاٹ اب حقیقی خ
کی زد میں ہے"...... مرفی کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا تھا۔
"یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... کارڈک نے قدرے
لہجے میں کہا۔
"ان لوگوں کا ٹاکس پہنچنا ہی بتا رہا ہے کہ انہیں معلوم ہ
ہے کہ گولڈ سپاٹ کہاں ہے۔ اب وہ گولڈن سپاٹ کو تباہ کر۔
منصوبہ بندی کریں گے"...... مرفی نے کہا۔
"نہیں۔ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا البتہ
ان کا اندازہ ہو سکتا ہے لیکن بہر حال وہ کسی صورت گولڈن سپ
کو مارک نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود میں نے ٹاکس میں ا
گروپ کے چیف گارڈ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ انہیں ٹریس کر

ر دے نوبل نے مجھے اس گروپ کے حلیوں اور قد و قامت کے
ے میں تفصیل بتائی تھی وہ بھی میں نے گارڈ کو بتا دی ہے پھر
ی نسبت ٹاکس بہت چھوٹا علاقہ ہے اور وہاں آبادی بھی کم
ہ چیف گارڈ کا وہاں ہر لحاظ سے ہولڈ ہے۔ وہ انہیں ٹریس کرنے کے
پولیس سے بھی کام لے سکتا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ
انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دے گا اس کے علاوہ میں نے
ن سپاٹ کا مکمل حفاظتی نظام بھی آن کرا دیا ہے اور وہاں ریڈ
ٹ کر دیا ہے"...... کارڈک نے کہا۔
"گڈ۔ یہ تم نے اچھا کیا یہ بات تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں
ولڈن سپاٹ کراکون کا دل ہے اگر گولڈن سپاٹ ختم ہو جاتا ہے
مجھو کہ کراکون بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گی اور جب کراکون
ہو گی تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ میں"...... مرفی نے انتہائی
ہ لہجے میں کہا۔
یں سمجھتا ہوں مرفی تم بے فکر رہو۔ ایسا نہیں ہو گا"۔ کارڈک
کہا۔
او کے۔ ویسے میں تمہیں ایک بات اور بتا دوں میں نے
ئیں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات حاصل
ی ہیں۔ وہاں سے جو تفصیلات مجھے ملی ہیں وہ میں تمہیں نہیں
چاہتا ورنہ تم خوفزدہ ہو جاؤ گے۔ اسرائیل میں یہ لوگ بہت دفعہ
انتہائی ہولناک کارروائیاں کر چکے ہیں بس یوں سمجھو کہ اسرائیل

کی ایجنسیاں اور اعلیٰ حکام اتنا شاید موت کے فرشتے سے نہ
ہوں گے جتنا پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس علی
سے۔ ان کے خیال کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی
دونوں ناقابل شکست ہیں اور یہ لوگ جو چاہتے ہیں جس طرح
ہیں حالات اور واقعات کا رخ اسی طرح اپنے حق میں موڑ لیتے ہ
مجھے اس رپورٹ پر یقین نہ آیا تھا لیکن جب مجھے مادام باربرا کی
کی اطلاع ملی تو مجھے احساس ہوا کہ یہ رپورٹ اتنی بھی غلط نہیں
جتنی میں سمجھ رہا تھا"...... مرفی نے کہا۔

"باربرا کی حد تک تو وہ واقعی حیرت انگیز طور پر کامیاب رہے
لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ وہ ہر جگہ اسی طرح کام
رہیں گے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ گولڈن سپاٹ کے حف
انتظامات کس قسم کے ہیں اس لئے بہر حال جو کچھ بھی ہو گا
سپاٹ اول تو ان سے ٹریس ہی نہ ہو سکے گا اور اگر ٹریس ہو بھی جا
تب بھی گولڈن سپاٹ ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے"۔ کارڈک
انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ او کے بہر حال اب تم
انتہائی محتاط رہنا ہے۔ گڈ بائی"...... مرفی نے کہا اور اس کے سا
ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کارڈک نے ایک طویل سانس لیتے ہو
رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹاکس کے ایک ہوٹل کے کمرے
میں موجود تھا۔ ٹاکس میں سیاحوں کی کثیر تعداد موجود تھی عمران اور
اس کے ساتھیوں نے ہوٹل میں کمرے بک کرانے سے پہلے اپنے
میک اپ تبدیل کر لئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اس بار
جوانا کو گروپ سے علیحدہ رکھا تھا وہ ایک دوسرے ہوٹل میں تھا
کیونکہ جوانا کا قدوقامت بہرحال اپنی جگہ ایک شناخت تھا۔ جوانا نے
اس پر احتجاج کیا تھا لیکن عمران نے اسے بتایا تھا کہ یہ چونکہ ضروری
ہے اس لئے جوانا خاموش ہو گیا تھا البتہ عمران نے اس کے ذمے
ایک کام لگا دیا تھا اور اس وقت وہ لوگ کمرے میں بیٹھے آپس میں
گپ شپ کر رہے تھے لیکن ان سب کو دراصل جوانا کی کال کا بھی
انتظار تھا۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہاں ایک آدمی ایسا ہے
جس کے ذریعے وہ اس ایجنسی کو تلاش کر سکتے ہیں جو گولڈن سپاٹ

پر سپلائی کرتا ہو گا اور چونکہ یہ آدمی جوانا کے قبیل کا تھا اور
میں رہ چکا تھا اس لئے عمران نے جوانا کو اس کے پاس بھیجا تھا
جوانا اس سے معاملات طے کر لے۔ جوانا کی کال آنے کے بعد ہی
بات کا فیصلہ ہو سکتا تھا کہ انہوں نے مشن کو کس انداز میں
کرنا ہے اس لئے ان سب کو جوانا کی کال کا انتظار تھا۔ کیپٹن
ہوا گا نیکر وہ ساتھ لے آئے تھے اس لئے نہ صرف اس کمرے کو
عمران کے نام پر بک ہونے والے تمام کمروں اور خاص طور پر
کمرے میں اور دوسرے کمروں میں موجود فون سیٹس کو بھی چیک
کیا گیا تھا اور چونکہ کوئی ایسا انتظام ظاہر نہ ہوا تھا جس سے وہ
تھے کہ فون کال چیک ہو رہی ہے یا کمرے میں کوئی ڈکٹا فون یا
اور سائنسی آلہ موجود ہے اس لئے وہ سب اطمینان سے بیٹھے باتیں
چیت میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب اگر جوانا اس آدمی کو ڈیل نہ کر سکا تو۔" صفدر
نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جوانا ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے اسے
لوگوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہے۔" عمران نے جواب دیا اور
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن
بھی آن کر دیا۔

"یس ڈیوک بول رہا ہوں۔" عمران نے بدلے ہوئے لہجے

کہا۔

"جوانا بول رہا ہوں آپ کا کام ہو گیا ہے۔" دوسری طرف
سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"کیا سودا ہو گیا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں سودا کافی مہنگا ہوا ہے لیکن بہرحال ہو گیا ہے۔" جوانا
نے جواب دیا۔

"سودے کی تفصیلات کہاں طے ہوں گی۔" عمران نے پوچھا۔

"کنڈی سائیڈ روڈ پر ایک ہوٹل وڈلینڈ ہے وہاں۔" جوانا نے
جواب دیا۔

"اوکے۔ جب تفصیلات طے ہو جائیں تو مجھے بتا دینا۔" عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں۔ میں یہاں سے صرف جولیا کے ساتھ جاؤں گا تم سب
نے علیحدہ رہ کر نگرانی کرنی ہے کیونکہ اب تک باربرا کی لاش سامنے
آ چکی ہو گی اور ٹاکس بہرحال ان کا گڑھ ہے اس لئے لازماً یہاں
ہمارے بارے میں اطلاعات پہنچ چکی ہوں گی۔" عمران نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں یہ بات کیسے معلوم ہو گی کہ ہم وہاں سے ٹاکس
آئے ہیں۔" صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم باربرا کی کاروں پر ایئر پورٹ پہنچے تھے اور کاریں ہمیں وہاں
چھوڑنی پڑیں۔ یہ کاریں لامحالہ ٹریس ہو جائیں گی اور پھر انہیں

معلوم ہو جائے گا کہ ہم چارٹرڈ طیارے سے ٹاکس روانہ ہو رہے ہیں"...... عمران کے بولنے سے پہلے صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی یہ تو سامنے کی بات تھی نجانے کیوں میری سمجھ میں نہیں آئی"...... صالحہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اب تو سمجھ آ گئی ہے ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی طرح"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"مبارک ہو۔ صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ کس بات کی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اور تنویر دونوں آج تک اپنی بات جولیا کو نہیں سمجھا سکے جب کہ تم نے صالحہ کو سمجھا لیا ہے اور صالحہ نے بھی اقرار کر لیا ہے حالانکہ خواتین کبھی یہ بات تسلیم نہیں کر سکتیں کہ انہیں کوئی مرد سمجھا سکتا ہے اور جب وہ یہ بات تسلیم کر لیں تو اس کا مطلب مبارک باد ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب میں پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر عمران، جولیا کے ہمراہ ہوٹل سے نکلا اس نے ٹیکسی ہائر کی اور ٹیکسی ڈرائیور کو کنٹری سائیڈ روڈ پر ہوٹل وڈلینڈ چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہوٹل میں پہنچ چکے تھے۔ ہوٹل کچھ زیادہ بڑا نہ تھا لیکن وہاں خاصا رش تھا۔ ابھی عمران اور جولیا ہوٹل کے ہال میں

داخل ہوئے تھے کہ ایک نوجوان تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"آپ کا نام ڈیوک ہے"...... نوجوان نے قریب آ کر کہا۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سائیڈ سے آگے چلے جائیں سپیشل روم نمبر گیارہ میں آپ کا انتظار ہو رہا ہے"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جولیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ سائیڈ وے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک خاصی طویل راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ کی دیوار تو سپاٹ تھی لیکن دوسری سائیڈ پر دروازے تھے جن پر نمبر لگے ہوئے تھے۔ عمران اور جولیا آگے بڑھتے رہے اور پھر گیارہ نمبر دروازے پر پہنچ کر رک گئے عمران نے دروازے پر دستک دی تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا دروازے پر جوانا موجود تھا۔

"آئیے ماسٹر"...... جوانا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا اندر داخل ہوئے۔ خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک میز رکھی ہوئی تھی جس کے گرد چھ کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کرسی پر ایک نیگرو ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ گو وہ جوانا سے جسامت کے لحاظ سے تو کافی کم تھا لیکن اس کے باوجود خاصا لحیم شحیم نظر آ رہا تھا۔

"یہ جونی ہے ماسٹر اور جونی یہ ڈیوک ہیں اور یہ ماریانا۔ ڈیوک میرے ماسٹر ہیں اس بارے میں تمہیں میں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔

جوانا نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو جونی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران نے اس سے مصافحہ کیا اور رسمی فقرات کہے۔ جونی نے جولیا سے بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے۔

"سوری مجھے الرجی ہے اس لئے میں مصافحہ نہیں کیا کرتی۔ امید ہے آپ میری مجبوری کی وجہ سے ناراض نہیں ہوں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... جونی نے مسکراتے ہوئے خوش دلی سے کہا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ یہاں ٹاکس میں میرے مہمان ہیں اور پھر جوانا کے ساتھ بھی ہیں اس لئے آپ فرمائیں کہ کیا پینا پسند کریں گے"...... جونی نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"جونی میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ ماسٹر ذیوک کام کے وقت صرف کام سے مطلب رکھتے ہیں اس لئے پلیز وقت ضائع نہ کرو"...... جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے فرمائیے آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... جونی نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جوانا نے تم سے بات کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جوانا نے مجھے بتایا کہ آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ٹاکس سے کراکون کے جزیرے پر سپلائی کون گروپ کرتا ہے"...... جونی نے

"پہلے اس جزیرے کا نام بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی ہو"...... ن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس جزیرے کا نام کوٹامو ہے"...... جونی نے کہا تو عمران بے ر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن مجھے اب تک جو اطلاعات کراکون سے ملی ہیں اس کے بق جزیرے کا نام ہابرٹ ہے"...... عمران نے کہا تو جونی بے یار مسکرا دیا۔

"آپ کو اطلاعات درست بتائی گئی ہیں لیکن یہ راز کراکون کے یوں کے علاوہ صرف جونی جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔ میں آپ بتاتا ہوں۔ ہابرٹ اور کوٹامو بالکل علیحدہ سمتوں میں جزیرے ہیں کے درمیان دو سو بحری میلوں کا فاصلہ ہے۔ ہابرٹ پر بھی دیوں کا قبضہ ہے۔ ہابرٹ پر انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات اس قدر سخت کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن ہابرٹ ایک عمارت اور ایک مائیکرو ویو ٹاور کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں جب کہ کوٹامو جزیرے پر کوئی خاص مشینری نصب کی جا رہی ہے۔ اس جزیرے پر بہت بڑی لیبارٹری تعمیر کی گئی ہے اور اس کے فاظتی انتظامات بھی بے حد سخت ہیں لیکن ایکریمیا سے ٹاکس نے ہاں تمام مشینری اور سائنسی سامان کی سپلائی ہابرٹ کبھی نہیں کی ہمیشہ کوٹامو میں جاتی رہی ہے اس سے مجھے معلوم ہے کہ اس

کام کوناموں میں ہو رہا ہے۔ہابرٹ کو صرف ٹرپ کے طور پر رکھ
ہے".... جونی نے کہا۔

"کیا تم کبھی ان دونوں جزیروں پر گئے ہو".... عمران
پوچھا۔

"جی ہاں کئی بار جب ہابرٹ پر مائیکرو ویو ٹاور اور عمارت تعمیر
رہی تھی تو مجھے وہاں جانا پڑا تھا کیونکہ یہ عمارت اور ٹاور جو کمپنی
رہی تھی اس میں میرا بھائی بھی انجینئر تھا۔اس کے بعد جب یہ تعمیر
ہو گیا اور اس کے حفاظتی انتظامات بھی بے حد سخت ہو گئے تب
دو بار وہاں گیا ہوں کیونکہ وہاں کا سکیورٹی آفیسر میرا گہرا دوست
اس کا نام ٹام ہے اس کے علاوہ میں کوناموں اس وقت بھی گیا تھا جب
وہاں بھاری مشینری کی تنصیب ہو رہی تھی کیونکہ وہاں ایک سرنگ
بنائی جا رہی تھی اور سرنگ بنانے کے لئے مخصوص مشینری کی سپلائی
میں نے کی تھی البتہ دو بار کے بعد میں پھر نہیں گیا کیونکہ اب وہاں
کسی اجنبی کو کسی صورت بھی داخل نہیں ہونے دیا جاتا".... جونی نے
جواب دیا۔

"کوناموں کتنا بڑا جزیرہ ہے اور وہاں کس قسم کے درخت ہیں۔
پوری تفصیل بتا دو".... عمران نے کہا تو جونی نے اس طرح
تفصیل بتا دی جیسے وہ پیدا ہی اس جزیرے پر ہوا ہو۔

"اس کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں".... عمران نے
پوچھا۔

"ان کے بارے میں تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ بعد میں
میں کبھی وہاں نہیں گیا".... جونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔اب اصل بات کی طرف آتے ہیں یہاں سے
کوناموں سپلائی کون کرتا ہے".... عمران نے کہا۔

"یہاں ایک گروپ ہے جس کا نام گارڈ گروپ ہے۔اس کا چیف
رڈ ہے جو یہاں کی پولیس میں بھی سب چیف پولیس کمشنر ہے۔
رڈ گروپ کرا کون کا یہاں یہ خاص گروپ ہے اس گارڈ گروپ کا
ایک سیکشن صرف سپلائی لے جانے اور لے آنے پر مقرر ہے۔ان
کے پاس خصوصی ساخت کی ایک آبدوز ہے اور ایک درمیانے سائز
کا مال بردار اسٹیمر ہے سپلائی پہلے گارڈ گروپ کے خفیہ سٹورز میں
اکٹھی کی جاتی ہے اور پھر ہر ماہ کی چار اور اٹھارہ تاریخ کو اسٹیمر کے
ذریعے یہ سپلائی کوناموں جاتی ہے۔آبدوز اس کی حفاظت کرتی ہے
ویسے اس اسٹیمر پر انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں".... جونی نے
کہا۔

"اس سپلائی سیکشن کا انچارج کون ہے".... عمران نے پوچھا۔

"اس کا انچارج آبدوز کا کیپٹن راشیل ہے۔اسٹیمر کا کیپٹن
سبارک ہے جو اس کیپٹن راشیل کا اسسٹنٹ ہے".... جونی نے
جواب دیا۔

"یہ کیپٹن راشیل کہاں رہتا ہے".... عمران نے پوچھا۔

"کیپٹن راشیل ٹاکس کے شمالی حصہ جسے لاک وڈ ایریا کہتے ہیں

وہاں ایک کالونی جس کا نام ہان کالونی ہے۔ اس ہان کالونی
کو بھی نمبر پندرہ کیپٹن راشیل کی رہائش گاہ بھی ہے اور اس نے و
راشیل گیم کلب بھی کھولا ہوا ہے جس کا مالک وہ خود ہے۔ وہ
صرف امیر ترین سیاح جا سکتے ہیں کیونکہ وہاں لاکھوں ڈالر کی
ہوتی ہیں"۔ جونی نے جواب دیا۔

"کیا اس کلب میں ہر شخص جا سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں لیکن وہاں مسلح افراد ہر وقت کافی تعداد میں موجود رہتے
ہیں اور معمولی سے شبے پر وہ آدمی کو پکڑ کر تہہ خانوں میں لے جاتے
ہیں اور ہلاک کر دیتے ہیں کیونکہ راشیل گارڈ گروپ کا خاص آدمی ہے
اس لئے گارڈ کی وجہ سے پولیس اس کلب کے معاملات میں مداخلت
نہیں کرتی۔ ویسے راشیل کا یہ کلب ایمانداری کے لحاظ سے مشہور ہے
وہاں جیتنے والا چاہے جتنی بھاری رقم کیوں نہ جیتے ہر لحاظ سے محفوظ
رہتا ہے اس لئے امیر لوگ وہاں جا کر کھیلنا پسند کرتے ہیں"۔ جونی
نے کہا۔

"گارڈ کا آفس کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"پولیس کمشنر ہاؤس میں"۔ جونی نے جواب دیا۔

"اور اس کی رہائش گاہ"۔ عمران نے پوچھا۔

"پولیس کالونی میں وہ پولیس کمشنر ہاؤس کے عقب میں بنی
ہوئی ہے اور باقاعدہ چیکنگ کے بعد اندر جانے دیا جاتا ہے"۔ جونی
نے جواب دیا۔

"کیا گارڈ اپنے آفس میں مل جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔
"وہ شہر کا گشت لگاتار رہتا ہے۔ آفس میں بہت کم بیٹھتا ہے بہت
خطرناک حد تک سفاک آدمی ہے پورے ناکس کے رہنے
والے اس سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے موت سے ڈرتے ہیں"۔
جونی نے جواب دیا۔

"اگر اس سے ملاقات کرنی ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے"۔ عمران
نے پوچھا۔

"اس کے آفس والے وائرلیس پر اس سے رابطہ کر لیں گے پھر
گارڈ ملنا چاہے گا تو وہ خود ہی یا تو آفس آ جائے گا یا جہاں موجود ہو
وہاں بلوا لے گا۔ ویسے ان دنوں اس نے شہر میں بہت آفت برپا کی
ہوئی ہے۔ اب تک دو سیاح جن میں چار عورتیں بھی تھیں اس کی
گولیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اسے کسی خاص گروپ
کی تلاش ہے جس میں دو عورتیں اور پانچ مرد شامل ہیں۔ یہ
ایشین سیاح ہیں اور ان میں ایک جوانا کے قد و قامت جیسا ایکریمی
نیگرو بھی شامل ہے میں نے تو جوانا سے کہا تھا کہ وہ ان دنوں ویسے
ہی چھپا رہے ورنہ کسی بھی وقت گارڈ اسے مشکوک سمجھ کر گولی
مار سکتا ہے"۔ جونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا گارڈ سے رابطے کے لئے کوئی خاص فون نمبر یا فریکوئنسی
وغیرہ نہیں ہے مثلاً ہم اسے یہاں بلوانا چاہیں"۔ عمران نے
کہا۔

"ہوٹل والے اس کے آفس فون کر کے کوئی ایسا پیغا
دیں کہ گارڈ یہاں آنا ضروری سمجھے تو وہ آ جائے گا ورنہ نہیں
ہوٹل والوں کی تو اس سے روح کانپتی ہے وہ کیوں بلائیں"
جونی نے کہا۔

"کیا یہاں ٹاکس میں اس کی کوئی دوست لڑکی نہیں"
عمران نے پوچھا تو جونی چونک پڑا۔

"کئی ہیں۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ..... جو
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی کسی ایسی دوست لڑکی کا نام پتہ بتا دو جس کی کا
پر وہ سر کے بل اس کے پاس پہنچ جائے" ..... عمران نے کہا تو
بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں اس کی ایک دوست لڑکی ہے جس کا نام کیتھی ہے۔
ایک کلب میں ڈانسر ہے اسے حسینہ ٹاکس کہا جاتا ہے لیکن گا
ساتھ تعلقات کی وجہ سے ٹاکس کا کوئی آدمی اس کی طرف ٹیڑھ
سے بھی نہیں دیکھ سکتا ویسے کیتھی گارڈ سے تعلقات کی وجہ
ٹاکس کی ملکہ بنی ہوئی ہے" ..... جونی نے کیتھی کی تعریفیں کر
ہوئے کہا۔

"کہاں رہتی ہے یہ حسینہ ٹاکس" ..... عمران نے پوچھا۔

"مالیری پلازہ میں اس کا فلیٹ ہے اس پلازہ کے تمام فلی
لگژری فلیٹ ہیں اور یہاں کروڑ پتیوں سے کم کوئی آدمی رہ ہی ن

..... جونی نے جواب دیا۔

"فلیٹ کا نمبر" ..... عمران نے پوچھا۔

"فلیٹ نمبر چھ دوسری منزل" ..... جونی نے جواب دیا۔

"وہ اپنے فلیٹ میں کس وقت مل سکتی ہے" ۔ عمران نے پوچھا

"کلب سے فارغ ہو کر وہ اپنے فلیٹ میں ہی رہتی ہے کیونکہ گارڈ
ے یہ حکم ہے کہ وہ فلیٹ میں ہی رہے تاکہ جب گارڈ کا موڈ ہو وہ
ے مل سکے" ..... جونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کلب سے کب فارغ ہوتی ہے" ..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی اس بارے میں سوچا ہی
" ..... جونی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس گارڈ کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دو" ..... عمران
پوچھا تو جونی نے تفصیل بتا دی پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے
ل کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"جوانا مسٹر جونی سے کتنے میں سودا طے ہوا ہے" ..... عمران نے
ل بار جوانا سے پوچھا۔

"ایک لاکھ ڈالر میں" ..... جوانا نے جواب دیا۔

"مسٹر جونی کو دو لاکھ ڈالر دے دو۔ مسٹر جونی نے واقعی ہم سے
ون کیا ہے اور ہم اس کے مشکور ہیں" ..... عمران نے مسکراتے
ئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

گولڈن سپاٹ
حصہ دوم

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

• کیا عمران حقیقتاً گولڈن سپاٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہوسکا — یا

• وہ لمحہ — جب کراکون اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان عملی ہولناک اور جان لیوا جدوجہد کا آغاز ہوا — وہ لمحہ — جس کے ب ہر لمحہ قیامت کی صورت اختیار کرتا چلا گیا۔

• گولڈن سپاٹ مشن — ایک ایسا مشن — جو محاذ رہا نہیں بلکہ انتہائی لعنتی ثابت ہوا۔

• وہ لمحہ — جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا زندہ بچ نکلنا قطعی بنا دیا گیا — کیسے اور کیوں — ؟

• کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ آخری مشن ثابت ہوا — یا — انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے خوفناک واقعات سے بھرپور انتہائی دلچسپ ناول۔ شائع ہوگیا

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سُوپر فیاض کی حیرت انگیز صلاحیتوں پر مبنی انتہائی منفرد ناول

گراس ڈیم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

گراس ڈیم — ایک ایسا مشن جسے سُوپر فیاض نے عمران کی مدد کے بغیر خود ہی مکمل کر لیا۔

گراس ڈیم — جس میں سُوپر فیاض کی صلاحیتیں پہلی بار کھل کر سامنے آسکیں۔

سوپر فیاض — جو خوفناک مجرموں کے مقابلے میں اکیلا ڈٹ گیا اور پھر موت اور زندگی کا ایک ایسا بھیانک کھیل شروع ہوگیا جس کا انجام انتہائی عبرت ناک تھا — کیا سُوپر فیاض کامیاب ہوسکا — یا — ؟

کارمان — کارمن کا انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ — جس کے مقابل آکر عمران بھی حقیقتاً احمق بن گیا۔

عبدالرحمن — جو فیاض کی بہادری، حوصلے اور اس کے کارنامے پر اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے اُسے اپنے بعد انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل بنانے کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی یہ کارنامہ سُوپر فیاض نے سرانجام دیا تھا — یا — ؟

وہ لمحہ — جب عمران بھی سُوپر فیاض کے کارنامے پر اُسے حقیقتاً داد دینے پر مجبور ہوگیا۔

• انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ بے پناہ سسپنس اور انتہائی دلچسپ واقعات سے بھرپور ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور انوکھی حیثیت کا حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
گولڈن سپاٹ
مظہر کلیم ایم اے
www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "گولڈن سپاٹ" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں کہانی اپنے عروج کو پہنچ گئی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے قبل اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیں۔ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

گوجرانوالہ سے علی عمران صدیقی قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر وادی مشکبار پر لکھے گئے ناول تو ہمارے جذبہ جہاد کو بے حد تقویت دیتے ہیں۔ آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر ہم چند دوست مل کر سماجی خدمت کے لئے ایک تنظیم بنا رہے ہیں تاکہ ملک و قوم کی خدمت تعمیری انداز میں کی جا سکے۔ آپ دعا فرمائیں کہ ہماری یہ تنظیم کامیاب رہے"۔

محترم علی عمران صدیقی قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے یہ پڑھ کر واقعی دلی مسرت ہوئی ہے کہ آپ سماجی خدمت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سلسلے کو ہر قسم کی رکاوٹ کے باوجود جاری رکھیں گے کیونکہ زندگی کا اصل مقصد ہی بے لوث انداز میں دوسروں کی مدد

کرنا ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جذبہ اور حوصلہ عطا
اور آپ کی سماجی خدمات کا دائرہ نہ صرف کامیاب ہو بلکہ و
وسیع تر ہوتا چلا جائے۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں
لیہ سے شیراز احمد عاصم لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے
پسند ہیں۔آپ نے تقریباً ہر موضوع پر ناول لکھا ہے لیکن میڈ
ذریعے مسلمانوں میں جو فحاشی پھیلائی جا رہی ہے اس سازش
خلاف آپ نے ابھی تک قلم نہیں اٹھایا۔مجھے امید ہے آپ
طرف بھی ضرور توجہ دیں گے۔

محترم شیراز احمد صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
شکریہ۔آپ نے جس موضوع کی طرف اشارہ کیا ہے انشاء اللہ
کوشش کروں گا کہ اس موضوع پر جلد از جلد ناول لکھوں۔امید
آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈسکہ سے ڈاکٹر فیاض پاشا لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کا
سے قاری ہوں۔پہلے آپ کے بچوں کے لئے لکھے ہوئے ناول پڑھتا
اور پھر بڑا ہونے پر عمران سیریز کا مطالعہ کرتا رہا اور اب تک مسلسل
پڑھتا چلا آ رہا ہوں۔یوں تو آپ کے تمام ناول ہی شاہکار ہوتے ہیں
لیکن آپ نے مشکبار کی تحریک آزادی پر جو ناول لکھے ہیں وہ واقعی
اپنی مثال آپ ہیں۔میں چونکہ خود اس تحریک سے عملی طور پر وابستہ
ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ کے یہ ناول پڑھ کر اس تحریک
میں حصہ لینے والے تمام مجاہدین کے جذبوں اور حوصلوں کو کس قدر
ملتی ہے۔آپ واقعی قلمی طور پر جہاد کر رہے ہیں۔مجھے امید
کہ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں گے تاکہ یہ
اس تحریک جلد از جلد کامیابی سے ہمکنار ہو سکے۔

محترم ڈاکٹر فیاض پاشا صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
شکریہ۔مجھے یہ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ عملی طور پر
مقدس جہاد میں شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔
ان تک اس موضوع پر میرے ناولوں کا تعلق ہے تو میری تو ہمیشہ
کوشش رہتی ہے کہ میں اپنے قارئین کو اس عظیم تحریک اور
اد کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہ کر سکوں اور انشاء اللہ میں
نی یہ کوشش جاری رکھوں گا۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے
رہیں گے۔

منگلا ڈیم سے شفقت علی عابد لکھتے ہیں۔ طویل عرصے سے آپ
کے ناولوں کا پرستار ہوں۔آپ کا ناول "بیس کیمپ" بے حد پسند آیا
ہے لیکن اس میں ایک جگہ بڑی واضح غلطی موجود ہے۔ایک آدمی
عبداللہ عمران کے پوچھنے پر بتاتا ہے کہ وہ صادق چکاری سے دو بار
مل چکا ہے لیکن پھر آگے جا کر کہتا ہے کہ وہ اس کا گہرا دوست ہے اور
ہیڈ کوارٹر سے پہلے وہ ان کے گروپ کا لیڈر تھا اور عبداللہ اس کا
نائب تھا۔ان سب باتوں کے باوجود عبداللہ کہتا ہے کہ وہ صرف دو
بار مل چکا ہے۔امید ہے آپ آئندہ ایسی غلطیوں سے اجتناب کریں
گے۔

محترم شفقت علی عابد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کر۔
بے حد شکریہ۔ آپ نے جس غلطی کی نشاندہی کی ہے وہ و
" واضح" غلطی ہے اور ایسی غلطی نہیں ہونی چاہئے اور میری بھی
کوشش ہوتی ہے کہ ایسی غلطی نہ ہو لیکن اب کیا کیا جائے کہ
کے باوجود بقول آپ کے ایسی واضح غلطی سامنے آ جاتی ہے۔ و
جس قسم کی تحریک سے عبداللہ اور صادق چکاری وابستہ ہیں اور ا
تحریکوں میں جس انداز میں کام ہوتا ہے وہاں اکثر بالمشافہ ملاقا
بے حد کم ہوتی ہیں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آئندہ آپ
شکایت نہ ہو اور آپ بھی یقیناً آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔
ران اور جولیا ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ جوانا کے دوست
ؤنی سے کنٹری سائیڈ روڈ پر واقع ہوٹل وڈلینڈ میں تفصیلی ملاقات
ے بعد وہ دونوں ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے اور
ران نے ٹیکسی ڈرائیور کو مالیری پلازہ چلنے کا کہہ دیا تھا کیونکہ
راکون کے ٹاکس میں موجود گروپ کے چیف گارڈ کی دوست کیتھی
لیری پلازہ میں ہی رہتی تھی اور عمران اس کی مدد سے فوری طور پر
ارڈ کو کور کرنا چاہتا تھا۔ ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی
یر بعد وہ آٹھ منزلہ عالیشان عمارت کے سامنے پہنچ گئی جس پر مالیری
پلازہ کا نیون سائن چمک رہا تھا۔ عمران نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور
پھر وہ اور جولیا دونوں لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ
نمبر چھ کے باہر کیتھی کی نیم پلیٹ موجود تھی اور دروازہ بند تھا۔

سائیڈ پر ڈور فون موجود تھا۔ عمران نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے باہر"... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام ڈیوک ہے میڈم مجھے چیف گارڈ نے بھیجا ہے ا
گفٹ پیک آپ کو دینا ہے"... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"... اندر سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد درو
کھلا تو دروازے پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی گھریلو ڈر
میں کھڑی تھی۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران اور جولیا
دیکھ رہی تھی۔

"کہاں ہے گفٹ تم دونوں تو خالی ہاتھ ہو"... لڑکی نے کہا
کیتھی ہی تھی۔

"یہ مس ماریانا ہے مادام اور انہیں بطور گفٹ بھیجا گیا ہے چا
مس ماریانا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا مسکرا
ہوئی تیزی سے اس طرح اندر داخل ہوئی کہ کیتھی کو بے اختیا
ایک طرف ہٹنا پڑا۔ اس کے چہرے پر البتہ شدید حیرت کے تاثرا
ابھر آئے تھے۔ اس کے پیچھے عمران اندر داخل ہوا اور دوسرے لمح
کیتھی یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر راہداری کے فرش پر جا گری او
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر دیا اسی لمحے جولیا کی لات
حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی کیتھی ضرب کھا کر ایک با
پھر چیختی ہوئی نیچے جا گری اور ساکت ہو گئی وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"واقعی لگژری فلیٹ ہے اس سے ساؤنڈ پروف ہے"... عمران

مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جب کہ جولیا نے
کر کیتھی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اندرونی طرف بڑھ گئی
کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران اس کمرے
داخل ہوا۔

"اسے یہاں کرسی پر بٹھا دو اور کوئی رسی تلاش کر دو یا پھر پردہ اتار
ن کی رسی بنا لو"... عمران نے کہا تو جولیا نے سر ہلاتے ہوئے
ی کو ایک کرسی پر ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل
عمران بھی کمرے سے نکلا اور اس نے فلیٹ میں گھوم کر اس کا
ولینا شروع کر دیا۔ پھر جب وہ واپس ڈرائینگ روم میں آیا تو
کیتھی کو نائیلون کی باریک رسی سے کرسی سے جکڑ چکی تھی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے
ے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر کیتھی کا ناک اور منہ دونوں
ں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت
تاثرات نمودار ہوئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ
ن کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد کیتھی نے آنکھیں
یں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اس کے
ے پر تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے۔
ن ہو تم"... کیتھی نے عمران اور جولیا کو دیکھتے ہوئے بھنچے
وتے ہیں کہا۔

"ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں کیتھی ورنہ تمہیں بے ہوش
کی بجائے گولی بھی ماری جا سکتی تھی"...... عمران نے نرم لہ
کہا۔

"تو۔ تو پھر۔ کون ہو۔ تم۔ تم نے یہ سب کیوں کیا۔
کیتھی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات
آئے تھے۔

"ہمیں تمہارے فرینڈ گارڈ سے کام ہے اور ہم گارڈ کو یہاں
طرح بلوانا چاہتے ہیں کہ اسے یہاں آنے تک کسی قسم کا شا
ہو۔ بولو کیا تم تعاون کے لئے تیار ہو یا پھر تمہیں گولی مار دی
اور گارڈ کا انتظار کیا جائے"...... عمران کا لہجہ اس بار سرد ہو گیا ت
"مم۔ میں اسے بلوا لیتی ہوں مجھے مت مارو"...... کیتھی
لرزتے ہوئے لہجے میں کہا وہ واقعی ایک عام سی لڑکی تھی۔
"کہاں فون کرو گی"...... عمران نے کہا۔
"اس کے موبائیل فون نمبر پر۔ اس کے پاس پولیس کا مو
فون ہے جس کا نمبر صرف خاص لوگوں کو معلوم ہے"......
نے جواب دیا۔
"کیا کہو گی اسے"...... عمران نے کہا۔
"میں اسے فوراً فلیٹ پر پہنچنے کا کہوں گی میں اسے کہوں گی کہ
دل گھبرا رہا ہے۔ وہ فوراً آ جائے گا"...... کیتھی نے کہا۔
"وہ خود آنے کی بجائے کسی ڈاکٹر کو بھجوا دے گا کوئی اور

"...... عمران نے کہا۔
"میں اسے کہوں گی کہ میں فوراً اس سے ملنا چاہتی ہوں ایک
ی بات ہے وہ آ جائے گا تم بے فکر رہو وہ فوراً آ جائے گا"۔ کیتھی
نے کہا۔
"کیا نمبر ہے اس کا"...... عمران نے کہا تو کیتھی نے ایک نمبر بتا
عمران نے میز پر موجود کارڈلیس فون پیس اٹھا لیا۔
"اب آخری وارننگ سن لو اگر تم نے اسے کسی قسم کا کوئی
رہ کرنے کی کوشش کی یا ایسا تاثر دیا تو وہ تو جب یہاں آئے گا سو
ے گا تمہارا یہ خوبصورت جسم دوسرے لمحے قبر میں اتر جائے گا"۔
ن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ میں کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گی پلیز مجھے مت
و"۔ کیتھی نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔
"میرا وعدہ ہے کہ تم زندہ رہو گی بشرطیکہ گارڈ بغیر کسی شک و
ہ کے یہاں فوراً آ جائے"...... عمران نے کہا۔
"ایسا ہی ہو گا جیسے تم کہہ رہے ہو ویسے ہی ہو گا"...... کیتھی نے
ب دیا تو عمران نے اس کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور پھر اس میں
ود لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے فون پیس کیتھی کے کان
لگا دیا۔
"یس گارڈ بول رہا ہوں"...... اچانک ایک بھاری اور کرخت
سنائی دی۔

"گارڈ میں کیتھی بول رہی ہوں میرے فلیٹ پر آ جاؤ فو
ابھی فلیٹ پر پہنچی ہوں تو یہاں میرے فلیٹ کے پیچھے باکس
ایک خط موجود تھا۔ یہ خط کسی ڈونل کی طرف سے لکھا گیا ہے
میں درج ہے کہ گارڈ سے تعلقات ختم کرو ورنہ تمہیں کسی بھی
گولی ماری جا سکتی ہے۔ پلیز جلدی آؤ یہ خط پڑھ کر میرا دل کا
ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے اچانک ہلاک کر دیا جائے"...... کیتھی
خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ یہ ڈونل کون ہو سکتا ہے ٹھیک ہے بہرحال میں آ
تم بے فکر رہو میں ڈونل کو پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا۔ تا
اس نے تمہیں دھمکی نہیں دی مجھے دی ہے نانسنس۔ میں
ہوں"۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور ا
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

"اس کے منہ میں رومال ڈال دو اور باہر آ جاؤ"...... عمر
کہا تو تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا وہ راہداری
رک گیا چند لمحوں بعد جولیا اس کے پاس آ گئی۔

"آؤ ہمیں باہر رکنا ہو گا وہ پولیس چیف ہے اس نے خاص
بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ
"لیکن یہاں راہداری میں ہمیں دیکھ کر بھی تو وہ مشکوک ہ
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم لفٹ کے قریب رک جائیں گے"...... عمران نے

سے آگے بڑھ گیا پھر وہ لفٹ کے قریب جا کر لفٹ کے انتظار
نداز میں کھڑے ہو گئے لفٹ نیچے تھی چند لمحوں بعد لفٹ اوپر آئی
س کا دروازہ کھلا تو اس میں سے دو عورتیں اور ایک مرد باہر آیا
پھر وہ عمران اور جولیا پر ایک طائرانہ سی نظریں ڈالتے ہوئے
ری میں آگے بڑھ گئے جب کہ لفٹ واپس چلی گئی تھی پھر انہیں
نیچے جاتی دکھائی دی وہ عورتیں اور مرد ایک فلیٹ میں داخل
گئے تھے تھوڑی دیر بعد لفٹ پھر واپس آئی اس کا دروازہ کھلا تو
ر سے ایک نوجوان باہر آ گیا اس کے جسم پر مقامی پولیس کی
فارم تھی اور کاندھے پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ پولیس کا اعلیٰ
ہے وہ باہر آتے ہی تیزی سے مڑا اور آگے بڑھنے لگا۔ یہ گارڈ تھا
ہ اس کا حلیہ انہیں جونی سے معلوم ہو چکا تھا۔

"پلیز آفیسر"...... عمران نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا تو گارڈ
کر کھڑا ہو گیا۔

"پلیز کیا آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں یہاں سنی گراہم رہتی ہے
نمبر بارہ دوسری منزل کا پتہ بتایا گیا ہے لیکن فلیٹ نمبر بارہ میں
ئی اور صاحبہ رہتی ہیں ہمیں اس سے انتہائی ضروری ملنا ہے"۔
ن نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نیچے جا کر پلازہ کی انتظامیہ سے بات کریں وہ آپ کو
یں گے"...... گارڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ

"آؤ الزبتھ اسی عورت سے پوچھ لیں شاید اسے معلوم
عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو وہیں پہلے والی جگہ پر
تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر وہ تیز
آگے بڑھنے لگی جب کہ گارڈ مڑ کر ایک بار پھر آگے بڑھا چلا جا
اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا شاید عمران کے اسے روکنے اور ج
سے بات کرنے کی بنا پر وہ مطمئن ہو چکا تھا کہ یہ لوگ عام ہیں
کیتھی کے دروازے پر رک گیا اور اس نے ڈور بٹن پریس کر د
لمحے عمران اور جولیا بھی اس کے قریب پہنچ گئے۔

"دروازہ کھلا ہوا ہے آفیسر"...... عمران نے بڑے اط
بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے
دروازہ کھول دیا۔ گارڈ چونکا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آ
گارڈ اس طرح اچھل کر اندر جا کھڑا ہوا جیسے عمران نے اسے
سے پکڑ کر اٹھا کر اندر کھڑا کر دیا ہو پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت
اس جھٹکے سے سنبھلتا عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر اس
جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے جب کہ جولیا اس دا
اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر چکی تھی دوسرے لمحے گارڈ کے حلق
نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے پلک جھپکنے میں اسے
کر اس طرح فرش پر دے مارا تھا کہ اس کا جسم نیچے گر کر حرکت
نہ کر سکا تھا اور اس کا چہرہ تیزی سے تاریک پڑتا چلا گیا عمران

اسے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر جب کہ دوسرا اس کے
ے پر رکھا اور سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو تیزی سے
پڑتا ہوا گارڈ کا چہرہ دوبارہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا لیکن
ستور بے ہوش تھا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر
نگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

رسی کا دوسرا بنڈل مل جائے گا یا کوئی اور ترکیب استعمال کرنی
"...... عمران نے کہا۔

میں لے آتی ہوں۔ سٹور کی الماری میں چار پانچ بنڈل موجود
...... جولیا نے کہا اور آگے بڑھ گئی عمران نے گارڈ کو کیتھی کے
والی کرسی پر ڈال دیا کیتھی کے منہ میں رومال ٹھنسا ہوا تھا
وہ ہوش میں تھی البتہ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات
تھے۔ چند لمحوں بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں باریک
ا بنڈل موجود تھا۔ عمران نے جولیا کی مدد سے بے ہوش گارڈ کو
سے اچھی طرح باندھ دیا پھر اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں
سے بند کر دیا جب کہ جولیا اس بار اطمینان سے کرسی پر بیٹھ
ی۔ جب گارڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے
ان نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیتھی کے منہ سے رومال نکال لوں"...... جولیا نے کہا۔

پھر اسے خاموش کون کرائے گا بہر حال یہ خاتون ہے اور خاتون
ن سچویشن کے خاموش ہو ہی نہیں سکتی"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی چند لمحوں بعد
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے تم کون ہو"...... گارڈ نے ہوش میں آتے
لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد کہا اس نے جس تیزی سے سچو
سمجھ کر اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا اس سے ہی عمران سمجھ گ
کافی ٹرینڈ آدمی ہے ویسے بھی وہ جسمانی طور پر لڑنے بھڑنے وا
دکھائی دیتا تھا یہی وجہ تھی کہ عمران نے سنبھلنے کا موقعہ د
اسے کور کیا تھا اس نے جس انداز میں اچانک کارروائی کی
کی وجہ سے گارڈ سچوئیشن کو شروع سے آخر تک سمجھ ہی نہ سکا
اسی چیز سے عمران نے فائدہ اٹھایا تھا۔

"تمہارا نام گارڈ ہے اور تم یہاں کراکون گارڈ گروپ کے
ہو اور یہاں ایسے گروپ کو تلاش کر رہے ہو جو کیٹو سے یہاں آیا
تعلق اسی گروپ سے ہے"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں
اس بار گارڈ چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ مگر یہ تم کیتھی کے فلیٹ تک کیسے پہنچ گئے
کیتھی کو جانتے تھے"...... گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تمہاری طرح کیتھی سے بھی پہلی بار ملاقات
ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... گارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے
کہا۔

"راشیل کو فون کر کے کہو کہ وہ اپنی آبدوز میں ہمیں کوٹامو
ک کر دے"...... عمران نے کہا تو گارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کوٹامو کیا مطلب ہے"...... گارڈ نے بری
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر گارڈ ہمیں معلوم ہے کہ گولڈن سپاٹ دراصل کوٹامو میں
جب کہ ڈاج دینے کے لئے ہابرٹ کو گولڈن سپاٹ ظاہر کیا جاتا
ہے۔ ہابرٹ میں صرف مائیکرو ویو ٹرانسمیٹر ہے جب کہ گولڈن سپاٹ
لیبارٹری جس میں جام کر دینے والی مشینری نصب ہو رہی ہے
مو میں ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ راشیل جس آبدوز کا کیپٹن
وہ اس اسٹیمر کی حفاظت کرتا ہے جس میں سپلائی جاتی ہے اور
مر اور آبدوز میں انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں"...... عمران
جونی سے ملنے والی معلومات دوہراتے ہوئے کہا وہ دراصل یہ
ی باتیں کر کے گارڈ کا ردعمل چیک کرنا چاہتا تھا تاکہ اس طرح
نی کی بتائی ہوئی باتوں کو چیک کر سکے اور جب عمران کی باتیں
کر گارڈ کا چہرہ حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب ہو گیا تو عمران
گیا کہ جونی نے درست معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

"یہ۔ یہ سب کچھ تمہیں کیسے معلوم ہے ان باتوں کا تو یہاں
ے علاوہ اور کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اوہ اوہ کیا تم نے راشیل
کور کر لیا ہے"...... گارڈ نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا گو
منجھا ہوا اور تربیت یافتہ آدمی تھا لیکن عمران نے جو باتیں اس

طرح اچانک کر دی تھیں وہ اس قدر حیرت انگیز اور اچانک
گارڈ اپنے آپ کو کنٹرول میں نہ رکھ سکا تھا۔
"اگر راشیل کور ہو جاتا تو ہمیں تمہیں کور کرنے کا کیا
تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر تمہیں یہ سب باتوں کا علم کیسے ہو گیا"...... گ
کہا۔
"اس بات کو چھوڑو اپنی بات کرو کیا تم تعاون کرنے
تیار ہو یا نہیں"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔
"تم زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر دو گے لیکن اگر تمہارا خ
کہ میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا تو یہ بات دل سے نکال
اس بار گارڈ نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوکے تمہاری مرضی۔ میں نے تو بہرحال تمہیں موقع د
عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے
پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ گارڈ کا چہرہ سخت ہو گیا۔
"گھبراؤ نہیں میں پہلے کیتھی کو گولی ماروں گا پھر تمہیں اک
موقع دوں گا"...... عمران نے جواب دیا تو کیتھی نے بے
دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا اس کے چہرے پر انتہائی خوف
تاثرات ابھر آئے تھے۔
"کیتھی کے منہ سے رومال نکال لو تاکہ مرنے سے پہلے اسے
کا موقع تو مل جائے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا ایک

کرسی سے اٹھی اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر رومال کیتھی
منہ سے باہر کھینچ لیا اور کیتھی نے بے اختیار زور زور سے سانس
شروع کر دیئے۔
"تم بزدل ہو۔ کیتھی کا کوئی تعلق کراکون سے نہیں ہے یہ ایک
عورت ہے"...... گارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"م۔ م مجھے مت مارو مجھے مت مارو"...... کیتھی نے یکلخت چیختے
ئے کہا۔
"سنو کیتھی تم گارڈ کے تمام رازوں سے واقف ہو اس لئے اگر تم
جان بچانا چاہتی ہو تو پھر راشیل کا فون نمبر بتا دو"...... عمران
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔ گارڈ سے میری کبھی اس کی ڈیوٹی یا
کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی"...... کیتھی نے خوفزدہ سے
میں کہا۔
"یہ درست کہہ رہی ہے میں ایسے معاملات کو سختی سے اپنی ذات
محدود رکھتا ہوں"...... گارڈ نے کہا۔
"میرا خیال تھا کہ شاید کیتھی کچھ بتا دے اس طرح اس کی بھی
ن بچ جائے اور تمہاری بھی لیکن میری کوشش فضول رہی ہے"۔
ان کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔
"تم ہم سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکو گے اس لئے میرا مشورہ یہ
کہ تم خاموشی سے چلے جاؤ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں چیک

نہیں کراؤں گا..... گارڈ نے کہا۔ لیکن عمران نے کوئی جواب
کی بجائے مشین پسٹل اپنی جیب میں رکھا اور پھر کوٹ کی ا
جیب سے اس نے ایک تیز دھار پتلا سا خنجر کھینچا اور کرسی سے
گارڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ..... گارڈ نے عمران
انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں ک
دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور کمرہ اس بار پھر گارڈ کی چیخ سے
اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ چکا تھا ابھی اس کی چیخ ختم بھی نہ
تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کا دوسر
بھی کٹ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خون
خنجر کو بغیر صاف کئے ایک طرف رکھا اور کرسی اٹھا کر گارڈ کے
رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔ گارڈ اب کراہ رہا تھا اسے واقعی اپنے اعص
پر بے پناہ کنٹرول تھا۔ اس کی پیشانی پر ایک موٹی سی رگ ا
تھی۔

"اب میں دیکھوں گا کہ تمہیں اپنے اعصاب پر کتنا کن
ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے مڑی
انگلی سے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگائی تو گا
پورا جسم جھنجنا سا گیا اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔
کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا اور اس کے چہرے
پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

"اب دوسری ضرب تمہارے جسم کی ایک ایک رگ کو پھاڑ
گی"..... عمران نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار تو گارڈ کی حالت
بے حد خراب ہو گئی۔ آنکھیں ابل کر باہر آگئیں۔ چہرہ تکلیف
مدت سے بری طرح مسخ ہو گیا اس کا جسم اس طرح کانپنے لگا جیسے
جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے
اس کے منہ سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں۔

"اب تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا گارڈ کہ تیسری ضرب کیا کرے
..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ یکلخت
نے اپنے سر کو زور سے جھٹکا اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر ایک
ڈھلک گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ اس کے
ٹوں کے کناروں سے نیلے رنگ کے بلبلے سے نکلے اور پھر ختم ہو
-

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے خیال ہی نہ رہا تھا کہ اس کے دانت
بھی زہریلا کیپسول ہو سکتا ہے۔ ویری بیڈ..... عمران نے
وس بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"تم خواہ مخواہ یہاں وقت ضائع کر رہے ہو۔ جو معلومات تم گارڈ
حاصل کرنا چاہتے تھے وہ راشیل سے بھی مل سکتی تھیں"۔ جولیا
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں گارڈ کے میک اپ میں صفدر کو راشیل کے پاس لے جانا

چاہتا تھا اس لئے میں پہلے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہ
بہرحال اب تو مسئلہ ختم ہو گیا"..... عمران نے ایک طویل
لیتے ہوئے کہا۔

"اب اس کیتھی کا کیا کرنا ہے"...... جو یا نے کیتھی کی
اشارہ کرتے ہوئے کہا جو گارڈ پر تشدد شروع ہوتے ہی خوف
شدت سے بے ہوش ہو گئی تھی اور ابھی تک اس کی گردن ڈ
ہوئی تھی۔

"اسے پڑا رہنے دو یہ غیر متعلق لڑکی ہے۔ آؤ"..... عمران نے
اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کارڈک اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے
وص فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کارڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

"یس چیف کارڈک بول رہا ہوں"...... کارڈک نے سرد اور
مانہ لہجے میں کہا۔

"ناکس سے اوکلے بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے
ب مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا لیکن کارڈک اوکلے کا
ہ اور آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ اوکلے
ڈ گروپ کا نمبر ٹو ہے لیکن آج سے پہلے اوکلے نے کبھی اس طرح
و راست اسے کال نہ کی تھی۔

"کیا بات ہے تم نے یہاں براہ راست کال کیوں کی ہے"۔
ڈک کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"باس گارڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف اس لئے مجبوراً
راست کال کرنی پڑی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... کارڈک
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے
تو کارڈک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کس نے ایسا کیا ہے تفصیل بتاؤ"...... کارڈک نے اپنے
کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"باس گارڈ ہمارے ساتھ حسب عادت راؤنڈ پر تھے کہ انہیں
کی دوست لڑکی کیتھی کی طرف سے موبائل فون کال ملی اور و
سے علیحدہ ہو کر اس کے فلیٹ پر چلے گئے چونکہ وہ اکثر ایسا کر
رہتے ہیں اس لئے ہم نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ اب سے تھوڑی
پہلے جب ایک کام سے میں نے باس کو موبائل پر کال کی تو
جواب نہ ملا جس پر میں نے کیتھی کے فلیٹ پر فون کیا لیکن وہاں
بھی کال اٹنڈ نہ کی گئی تو میں اپنے ساتھیوں سمیت اس کے فلیٹ
گیا۔ اس کے فلیٹ کا دروازہ اندر سے لاک نہ تھا۔ ڈور فون
ذریعے کال کرنے سے بھی جب اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو
اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو سٹنگ روم میں ایک کرسی
باس گارڈ کی لاش موجود تھی انہیں رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ

تھا۔ ویسے تو انہوں نے دانت میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر
وکشی کی تھی لیکن ان کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے
ے اور باس کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے تاثرات جیسے منجمد سے
گئے تھے۔ جب کہ ساتھ والی کرسی پر کیتھی بھی بندھی ہوئی موجود
ی لیکن وہ زندہ اور بے ہوش تھی۔ چنانچہ ہم نے اسے کھولا اور پھر
ے ہوش میں لے آئے تو اس نے بتایا کہ ایک ایکریمی مرد اور ایک
ورت فلیٹ میں آئے اور انہوں نے کیتھی کو دھمکا کر اس سے گارڈ
فون کرایا اور پھر گارڈ کے آنے پر ان لوگوں نے گارڈ پر حملہ کر کے
ہیں بے ہوش کیا اور پھر کرسی سے باندھ دیا۔ یہ لوگ باس گارڈ
ے راشیل کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے اور انہوں نے باس
رڈ کو بتایا تھا کہ انہیں معلوم ہے کہ گولڈن سپاٹ کو ٹاموجزیرے
ہے جب کہ ہابرٹ جزیرے کو ڈاجنگ کے طور پر سامنے رکھا گیا
ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ باس گارڈ راشیل کو فون کر کے کہے کہ وہ ان
گوں کو آبدوز کے ذریعے کو ٹاموجزیرے پر پہنچا دیں لیکن باس گارڈ
نے ان سے تعاون کرنے سے یکسر انکار کر دیا جس پر ان لوگوں نے
ں پر بے پناہ تشدد کیا لیکن باس گارڈ نے کچھ بتانے کی بجائے زہریلا
یپسول چبا کر خودکشی کر لی اور کیتھی باس گارڈ کو مرتے دیکھ کر
وف کی شدت سے بے ہوش ہو گئی"...... اوکلے نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ وہی گروپ ہو گا عمران اور اس کے
ساتھیوں کا لیکن وہ لوگ کیتھی تک پہنچ گئے اور تم انہیں ٹریس بھی

نہیں کر سکے۔ اس کے علاوہ انہیں راشیل، آبدوز اور گولڈن سپا
کے بارے میں بھی معلومات مل گئی ہیں لیکن تم لوگ کیا کر
رہے۔ نانسنس ...... کارڈک نے غصے کی شدت سے حلق کے
چیختے ہوئے کہا۔

"ہم واقعی اب تک انہیں ٹریس نہیں کر سکے۔ تھے چیف لیکن لو
کیتھی سے ان کے حلیے معلوم ہو گئے ہیں اور اب ظاہر ہے کہ یہ لوگ
راشیل پر حملہ کریں گے میں تو فوری ایکشن لینا چاہتا تھا لیکن اصول
کے مطابق باس گارڈ کی ہلاکت کے بعد آپ کی طرف سے اجازت کی
ضرورت تھی" ...... اوکلے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ سنو۔ اب تم ناکس میں گارڈ کی جگہ باس ہو۔ آرڈر پہنچ
جائیں گے لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس طرح کام نہیں ہو سکے
گا مجھے خود ان کے مقابل آنا پڑے گا۔ اس لئے تم اب ان کے خلاف
کوئی کارروائی نہیں کرو گے میں خود راشیل کو احکامات دے دوں
گا" ...... کارڈک نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ سب نکمے ہیں چھ سات آدمی بھی ان سے نہیں
سنبھالے جا رہے جب کہ وہ لوگ مسلسل آگے بڑھتے چلے آ رہے
ہیں" ...... کارڈک نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ
بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"یس راشیل کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

ئی دی۔

"راشیل سے بات کراؤ میں ریڈ وولف بول رہا ہوں" ...... کارڈک
تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے
میں کہا گیا۔

"یس سر میں راشیل بول رہا ہوں سر" ...... چند لمحوں بعد راشیل
کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون محفوظ ہے" ...... کارڈک نے کہا۔

"یس چیف" ...... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں گارڈ کے بارے میں اطلاع ملی ہے" ...... کارڈک نے
پوچھا۔

"باس گارڈ کے بارے میں۔ کیسی اطلاع چیف" ...... راشیل
کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اطلاع نہیں دی گئی" ...... کارڈک
نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں
تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ اوکلے کی طرف سے ملنے والی رپورٹ
کے خاص خاص پوائنٹ بتا دیئے۔

"اوہ چیف اس کا مطلب ہے کہ وہ میرے بارے میں جانتے ہیں
پھر تو مجھے محتاط ہونا پڑے گا" ...... راشیل نے کہا۔

"نہیں میں نے انہیں ٹریپ کرنے کے لئے ایک پلان بنایا ہے

مجھے معلوم ہے کہ وہ ہر حالت میں تمہیں کور کرنے کی کو
کریں گے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں اپنی آبدوز میں بٹھا کر ہا
پہنچا دو۔ انہیں کہنا یہی کہ تم انہیں کوناموں لے جا رہے ہو لیکن
نے انہیں ہابرٹ لے آنا ہے۔ تمہاری آبدوز میں انتہائی جدید
آلات نصب ہیں اور یہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ سائنس دان
انجینئر نہیں ہیں اس لئے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ تم کہاں
رہے ہو۔ اس کے علاوہ جب تمہاری آبدوز روانہ ہو تو تم نے
سپیشل کاشن دے دینا ہے میں اسی وقت ہابرٹ پہنچ جاؤں گا اور
میں ان سے ہابرٹ میں نمٹ لوں گا اس طرح ان سے ہمیشہ کے
پیچھا چھوٹ جائے گا کیونکہ گارڈ کی موت کے بعد میں اس نتیجے پر
ہوں کہ یہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں ان سے میں ہی نم
سکتا ہوں"۔ کارڈک نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے میں ان سے تعاون کروں"...... راشیل
لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں لیکن اس طرح کہ انہیں کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے۔
اس انداز میں کام کرو گے جیسے اپنی زندگی بچانے کے لئے ایسا کر
پر مجبور ہو تم خیال رکھنا یہ لوگ انتہائی تیز اور ذہین ہیں اگر تمہا
اداکاری میں معمولی سا بھی جھول ہوا تو یہ سمجھ جائیں گے کہ یہ سب
کچھ انہیں ٹریپ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے"...... کارڈک نے کہا

"ٹھیک ہے چیف میں سمجھ گیا ہوں آپ بے فکر رہیں جیسے آ

نے حکم دیا ہے ویسے ہی ہو گا"...... راشیل نے جواب دیا۔

"روانگی کے وقت سپیشل کاشن ضرور دینا"...... کارڈک نے
ا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کارڈک نے
یسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ
ے معلوم تھا کہ راشیل اب انہیں ہابرٹ لے آئے گا اور جہاں سے
لوگ کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کراکون کی آبدوز میں موجود
جوانا کو عمران ساتھ نہ لایا تھا کیونکہ اب جس مشن پر وہ جا رہے
وہاں جوانا کا کوئی کام نہ تھا اس لئے جوانا کو عمران نے ناکس سے
واپس پاکیشیا جانے کا کہہ دیا تھا۔ آبدوز میں واقعی انتہائی جدید
آلات نصب تھے۔ عمران، کیپٹن شکیل کے ساتھ آپریشن روم
موجود تھا جب کہ باقی ساتھی دوسرے کمرے، میں تھے۔ راشیل
کو چلا رہا تھا عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب راشیل کے کلب پہنچ
راشیل اس وقت اپنی رہائش گاہ پر تھا لیکن گارڈ کے حوالے نے
کھل جا سم سم جیسا کام کیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہی بغیر کسی پوچھ گچھ کے راشیل کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا تھا۔
راشیل اپنے دو ملازموں کے ساتھ موجود تھا۔ عمران کے ساتھی
نے ان دونوں ملازموں کو ہلاک کر دیا اور راشیل کو بے ہوش کر

پھر راشیل کو باندھ کر جب ہوش میں لایا گیا تو عمران نے دیکھا
راشیل ایجنٹ نہ تھا بلکہ وہ دراصل انجینئر تھا اور اسے فیلڈ کا کوئی
یہ نہ تھا اس لئے معمولی سے تشدد کے بعد راشیل ان کے احکامات
نے پر آمادہ ہو گیا تھا عمران نے اسے اس انداز میں دھمکایا تھا کہ
شیل کو اپنی موت یقینی نظر آنے لگ گئی تھی اور راشیل نے یقینی
ت کو سامنے دیکھتے ہی مکمل طور پر ہتھیار ڈال دیئے تھے البتہ
ران نے گارڈ والے تجربے کی وجہ سے بے ہوشی کے دوران راشیل
ے دانتوں میں زہریلے کیپسول کی موجودگی کو چیک کر لیا تھا ایسا
ئی کیپسول اس کے دانتوں میں موجود نہ تھا۔ اس سے بھی عمران
ھ گیا تھا کہ راشیل فیلڈ کا آدمی نہیں ہے پھر راشیل عمران اور اس
ے ساتھیوں کو اپنی رہائش گاہ سے وہاں لے آیا جہاں کراکون کی
روز موجود تھی۔ عمران نے اسے آبدوز کے عملے کو کام کرنے سے
ع کر دیا تھا اس لئے اس وقت آبدوز میں راشیل اور عمران کے
اتھی ہی موجود تھے اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے راشیل کو بتا دیا
ا کہ کیپٹن شکیل کو آبدوز کی ٹریننگ حاصل ہے اس لئے وہ اس کی
د کرے گا اور واقعی کیپٹن شکیل نے راشیل کی مدد کی تھی جس کے
یجے میں وہ اس وقت سمندر کے اندر سفر کر رہے تھے۔

"میرا خیال ہے راشیل کہ تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں ہے"۔
انک عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کیپٹن روم میں موجود راشیل
ے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی چونک پڑا۔

"جی۔ جی۔ کیا مطلب۔ میں تو آپ کے احکامات کی تعمیل کر رہا
ہوں"...... راشیل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم آبدوز کو کوٹامو جزیرے کی
طرف لے جاؤ لیکن تمہاری آبدوز کا رخ ہابرٹ کی طرف ہے"۔ عمران
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا جناب کہ آبدوز کو
ہابرٹ لے جانا ہو گا پھر وہاں سے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کر کے
ہی ہم کوٹامو پہنچ سکتے ہیں ورنہ تو وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ آبدوز
کسی صورت بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی بلکہ اگر وہ چاہیں تو آبدوز
مشینری کو ایک لمحے میں جام بھی کر سکتے ہیں اور اسے تباہ بھی کر سکتے
ہیں"...... راشیل نے کہا۔

"لیکن میں نے تمہیں جواب میں کہا تھا کہ ہم ہر صورت
کوٹامو پہنچنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے تو کہا تھا لیکن جناب ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ بے
فکر رہیں میں خود جا کر اجازت نامہ لے آؤں گا اور پھر ہم اطمینان سے
کوٹامو پہنچ جائیں گے جب میں نے کہہ دیا کہ میں آپ کے ساتھ
تعاون کروں گا تو یقین رکھیں کہ میں واقعی مکمل تعاون کروں گا"
راشیل نے کہا۔

"لیکن ہم تمہیں اکیلا وہاں نہیں بھیج سکتے اور ہم بہرحال اجنبی ہیں
اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہابرٹ میں بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظ

امات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ وہاں واقعی انتہائی سخت انتظامات
ہیں لیکن آبدوز کے لئے نہیں۔ عام لانچوں اسٹیمروں وغیرہ کے لئے
ہیں اور پھر ہابرٹ میں دو بیرک نما عمارتیں ہیں وہاں دس کے قریب
ہی ہوں گے آپ بہرحال ایکریمی ہیں آپ بے شک میرے ساتھ
ہی چلے جائیں میرے ساتھ ہونے کی وجہ سے کوئی آپ پر انگلی تک
نہیں اٹھائے گا اور میں انہیں یہی کہوں گا کہ آپ انجینئر ہیں اور ایکریمیا
سے آئے ہیں اور ہیڈ کوارٹر کے حکم پر آپ کو کوٹامو پہنچانا ہے پھر وہ
لیمونر کارڈ مل جائے گا جس کے بعد ہم وہاں پہنچ سکیں گے"۔ راشیل
نے کہا۔

"لیکن وہ تصدیق نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میری موجودگی کی وجہ سے ایسی کوئی بات نہیں ہو
گی لیکن اس کارڈ کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکیں گے"...... راشیل نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا تو راشیل نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ آبدوز خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ویسے
عمران نے چیک کر لیا تھا واقعی اس آبدوز میں انتہائی جدید ترین
آلات نصب تھے اور بعض آلات تو ایسے تھے جن کے بارے میں
عمران کو بھی معلوم نہیں تھا۔ عمران نے ان کے بارے میں البتہ
راشیل سے پوچھا تھا تو راشیل نے اتنا بتایا تھا کہ ان آلات کی وجہ

سے خصوصی ریز کا آبدوز پر اثر نہیں ہوتا۔ ویسے وہ ان کی ساخت
بارے میں خود بھی لاعلم تھا۔

"ہم کتنی دیر میں ہابرٹ پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"صرف ایک گھنٹہ لگے گا جناب"...... راشیل نے جواب دیا

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً ایک گھنٹے بعد
ہابرٹ جزیرے کے قریب پہنچ گئے سکرین پر سطح سمندر سے ا
چاروں طرف کا منظر نظر آ رہا تھا جزیرے کے قریب پہنچنے پر راشیل
آبدوز کو سطح سمندر پر لے گیا اور سطح سمندر پر پہنچ کر آبدوز جزیرے
کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"آیئے جناب"...... راشیل نے کہا اور کرسی سے اٹھنے لگا عمران
اور کیپٹن شکیل بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤٹ ڈور اوپن کر دوں"...... راشیل نے کہا اور جھک کر ایک
بٹن پریس کر دیا اور پھر جیسے ہی اس بٹن کو پریس کیا گیا اچانک
کیپٹن روم میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی یکلخت نیلے رنگ کا تیز دھواں
پلک جھپکنے میں پھیل گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران چونکتا اس
ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا۔ عمران نے اپنے آپ
سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے
تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جس طرح
گھپ اندھیرے میں اچانک روشنی ہوتی ہے اس طرح اس کے
تاریک ذہن میں بھی روشنی ہوئی اور پھر یہ روشنی مزید تیز ہوتی چلی

ر عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی
نے دیکھا کہ اس کا جسم ایک کرسی پر موجود ہے اس کے ہاتھ
ب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے اس نے ادھر ادھر نظریں
ئیں تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔
کے سارے ساتھی وہاں کرسیوں پر موجود تھے ان کے بھی صرف
عقب میں بندھے ہوئے تھے اور وہ سب بے ہوش تھے عمران
گیا تھا کہ راشیل نے انہیں ٹریپ کیا ہے اور انہیں اچانک کسی
ئی زود اثر گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک خاصا
کمرہ تھا جس میں ان کرسیوں جن پر وہ بیٹھے ہوئے تھے، کے علاوہ
چار پانچ خالی کرسیاں موجود تھیں۔ عمران شاید گیس کا دباؤ کم
نے کی وجہ سے اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے ہوش میں آ
تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے
تھ ایجنٹوں کے مخصوص انداز میں باندھے گئے تھے عمران نے اپنی
لیوں سے اس گانٹھ کے سرے کو تلاش کرنا شروع کر دیا جسے کھینچے
ر یہ مخصوص گانٹھ کسی صورت بھی نہ کھل سکتی تھی گو اس کے
ناخنوں میں بلیڈ موجود تھے اور وہ چاہتا تو بلیڈوں کی مدد سے کلائی پر
دھی ہوئی رسی کاٹ سکتا تھا لیکن رسی نائیلون کی تھی اس لئے اسے
ٹنے میں بہرحال کافی وقت لگتا جب کہ گانٹھ کو وہ زیادہ آسانی سے
ر جلدی کھول سکتا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے وہ مخصوص سرا
اش کر لیا اور پھر تھوڑی سی محنت کے بعد گانٹھ کھل گئی اور اس کے

دونوں ہاتھ کھل گئے اب وہ آزاد تھا کیونکہ اس کے جسم کو کرس
نہ باندھا گیا تھا صرف اس کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھے گ
اس لئے ہاتھ کھلتے ہیں عمران پوری طرح آزاد ہو گیا تھا لیکن ا
سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسے کمرے کے دروازے کی دوسری
قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور
بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا نہ صرف
بھاری تھا بلکہ چہرہ بھی بھاری تھا اس کی آنکھیں موٹی موٹی سی
رہی تھیں۔ اس کی ٹھوڑی ہتھوڑے جیسی تھی جو اس کے چہر
سب سے نمایاں تھی جس سے اس کی انتہائی بے رحمی اور سفا
اندازہ بخوبی ہوتا تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جب کہ اس کے
میں دو آدمی اندر داخل ہوئے جن میں سے ایک راشیل تھا۔ را
خالی ہاتھ تھا لیکن دوسرے آدمی نے ایک مشین گن کاندھے
لٹکائی ہوئی تھی جب کہ اس نے ہاتھ میں ایک سرنج پکڑی ہوئی
جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔

"اوہ یہ تو ہوش میں ہے یہ کیسے ہوش میں آ گیا"...... اس بھا
جسم والے نے کہا اور عمران اس کے بولتے ہی پہچان گیا کہ
کارڈک ہے۔

"تم سے ملنے کا اس قدر اشتیاق تھا کارڈک کہ مجھے وقت سے پ
ہی ہوش آ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کارڈ
بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم مجھے پہچانتے ہو۔ کیسے۔ کیا تمہارا نام عمران ہے"۔ کارڈک
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے ملاقات تو پہلی بار ہو رہی ہے لیکن تمہاری آواز میں نے
رکھی ہے اس لئے جیسے ہی تم بولے ہو۔ میں نے تمہیں پہچان لیا
ویسے تمہارے اس آدمی راشیل کی اداکاری لاجواب رہی ہے میں
سمجھتا تھا کہ اداکاری کی خصوصیات صرف مجھ میں ہے لیکن اس
ملے میں یہ مجھ سے بھی آگے ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے جواب دیا تو کارڈک ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"رانسن اس کے باقی ساتھیوں کو انجکشن لگا کر ہوش میں لے آؤ
راشیل تم میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ تم نے جو کارنامہ سرانجام دیا
اس کے لئے میں تمہیں یہ اعزاز بخش رہا ہوں"...... کارڈک نے

"آپ کا شکریہ چیف"...... راشیل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے
کہا اور کارڈک کے ساتھ کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے یہ واقعی
کے لئے دنیا کا بہت بڑا اعزاز ہو جب کہ دوسرے آدمی نے انجکشن
سوئی سے کیپ ہٹائی اور عمران کے ساتھ ہی موجود صفدر کے بازو
انجکشن لگا دیا۔ سرنج میں موجود سرخ رنگ کے محلول کی تھوڑی
مقدار انجیکٹ کرنے کے بعد اس نے سوئی واپس کھینچی اور آگے
گیا۔ کارڈک خاموش رہا جب کہ عمران بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا
اس نے اپنے ہاتھ اپنی پشت پر اسی انداز میں رکھے ہوئے تھے۔

جیسے بندھے ہوئے ہوں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کارڈک کو اس
میں کوئی شبہ ہو اور وہ اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آ
تھا کیونکہ وہ گیس سے بے ہوش تھے اور انہیں بغیر اس انٹی
کے ہوش میں لے آنا اس کے لئے مسئلہ بن سکتا تھا اور اسے
معلوم نہ تھا کہ وہ ہابرٹ میں ہیں یا کوٹامو میں اور یہاں اس
سے باہر کتنے افراد موجود ہیں اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اس کے
ہوش میں آجائیں رانسن نے اس کے سب ساتھیوں کو انجکشن
اور پھر سرنج ایک طرف پھینک کر وہ مڑا اور کارڈک کے عقب
کر کھڑا ہو گیا البتہ اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن ہاتھ
پکڑ لی تھی۔

"تم نے کراکون کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اس لئے
تمہارا ایسا عبرت ناک حشر کروں گا کہ تمہاری روحیں بھی صدیا
تک چیخ و پکار کرتی رہیں گی"...... کارڈک نے یکلخت عمران
مخاطب ہو کر کہا۔

"روحیں تو اس دنیا میں آتے وقت بھی چیختی ہیں اور کوئی ا
بات کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ روح اگر چیخے چلائے نہ تو اسے تھپڑ ما
چیخنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اس لئے اگر وہ یہاں سے جاتے وقت چیخ
چلائیں گی تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا"...... عمران نے منہ بنا
ہوئے کہا تو کارڈک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اب یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ تم پاگ

نہ کارڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کون سی پاگل پن کی بات کی ہے"...... عمران نے
کراتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے ابھی بتایا ہے کیا یہ پاگل پن کی بات نہیں ہے کہ
یں آتے ہوئے چیختی چلاتی ہیں اور انہیں تھپڑ مارے جاتے ہیں"۔
ڈک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"روح اس دنیا میں بچے کی شکل میں آتی ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا
تو وہ دنیا میں آتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے چیختا ہے چلاتا ہے اور
بچہ پیدا ہوتے ہی نہ روئے تو اسے باقاعدہ تھپڑ مار کر اور جھٹکے
ے کر رلایا جاتا ہے کیونکہ اگر بچہ نہ روئے تو اس کی موت کا خطرہ
تا ہے۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو بے شک اس نرس سے پوچھ لینا
ں نے تمہیں رلانے کے لئے تھپڑ مارے ہوں گے"...... عمران نے
مکراتے ہوئے جواب دیا تو کارڈک نے بے اختیار ایک طویل
نس لیا۔

"ہونہہ تو اب تم فلاسفر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ بہرحال یہ سن
کہ تم چاہے اپنے آپ کو کچھ بھی ظاہر کر لو تم زندہ نہیں رہ سکتے"۔
ڈک نے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے۔ ظاہر ہے ہم تمہارے مقابلے میں شکست
ا گئے ہیں اور اب بے بس ہوئے بیٹھے ہیں اور تم جب چاہو ہم پر
لیوں کی بارش کر سکتے ہو اور تمہارا ہاتھ روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

لیکن کیا تم میرے چند سوالوں کا جواب دینا پسند کرو گے"۔ ع
نے کہا۔

"کون سے سوالات"...... کارڈک نے مسرت بھرے لہجے
کہا۔ عمران کی بات کی وجہ سے اس کا چہرہ چمک اٹھا تھا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہابرٹ میں"...... کارڈک نے جواب دیا۔

"کیا تم ہابرٹ میں رہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں گولڈن سپاٹ میں رہتا ہوں اور میں تم لوگوں
اپنے ہاتھوں انجام تک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر یہاں
ہوں۔ جب تم نے ٹاکس میں گارڈ کو ہلاک کیا تو مجھے اطلاع مل
تھی۔ تم نے گارڈ سے جو باتیں کی تھیں ان کا علم بھی مجھے ہو گیا
کیونکہ تم نے حماقت کی تھی کہ گارڈ کی دوست لڑکی کو زندہ چھوڑ
تھا۔ بیتھی نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ
راشیل کو کور کرو گے تاکہ اس کی آبدوز کے ذریعے گولڈن سپا
پہنچو۔ چنانچہ میں نے تمہیں ٹریپ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر
اور راشیل کو میں نے حکم دے دیا کہ وہ تم سے اس انداز میں تعاو
کرے کہ کسی طرح بھی تمہیں شک نہ ہو اور تمہیں ہابرٹ لے آ
اور ساتھ روانگی کے وقت مجھے کاشن دے دے تاکہ میں گولڈ
سپاٹ سے ہابرٹ پہنچ جاؤں لیکن راشیل نے مجھے بتایا کہ تم مسلسل
اس کے سر پر سوار رہے ہو اس لئے وہ مجھے کاشن نہ دے سکا اور تمہیں

ے لے آیا لیکن پھر یہاں پہنچتے ہیں اسے موقع مل گیا کہ وہ گیس
وے تمہیں بے ہوش کر دے۔ چنانچہ تمہیں بے ہوش کرنے
بعد اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے یہاں موجود اپنے آدمیوں
م دے دیا کہ تم لوگوں کو یہاں باندھ کر رکھا جائے میں خود آ
تمہیں ہلاک کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب میں پہنچا ہوں اور
ھا یہاں آیا ہوں تاکہ تمہیں موت کے گھاٹ اتارا جا سکے"۔
ک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ واقعی اس راشیل نے ایسی اداکاری کی کہ
آخری لمحے تک اس پر شک نہیں ہو سکا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
تمہارے مقابلے میں شکست کھا گئے لیکن راشیل کو اس اداکاری
بڑی بھاری قیمت چکانی پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے
ے کہا۔

"تم واقعی احمق ہو اور سنو بہت باتیں ہو گئیں اب میں مزید
ری بکواس نہیں سننا چاہتا۔ رانسن مشین گن مجھے دو"۔ کارڈک
یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے
ہ ہی وہ مڑا تاکہ عقب میں موجود رانسن سے مشین گن لے لے
اسی لمحے عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا اور دوسرے
جس طرح دبا ہوا سپرنگ دباؤ ہٹ جانے سے اچھلتا ہے اس
ح عمران کرسی سے اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن
کر مڑتے ہوئے کارڈک کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی لیکن

پھر اس سے پہلے کہ عمران اچھل کر ایک طرف ہٹتا کارڈک کا
کمان کی طرح جھکا اور دوسرے لمحے عمران ہوا میں اچھلتا ہوا
دھماکے سے فرش پر جا گرا جب کہ اس کے ہاتھوں میں موجود مش
گن اڑتی ہوئی ایک طرف جا گری۔ مشین گن اس طرف جا گری
جہاں قریب ہی راشیل موجود تھا اس لئے راشیل بجلی کی سی تیزی
مشین گن پر جھپٹا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران نیچے گر کر اٹھ
کارڈک نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا لیک
پھر اسے مشین پسٹل چلانے کی مہلت نہ مل سکی عمران اس دورا
ایک بار پھر کسی گیند کی طرح اچھل کر کارڈک سے ٹکرایا ا
کارڈک چیختا ہوا پشت کے بل نیچے زمین پر جا گرا۔ اس بار اس
ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر کمرے کے کونے میں جا گرا تھا۔ ا
جیسے ہی راشیل مشین گن پر جھپٹا۔ صفدر نے اچھل کر پوری قو
سے اس کی پسلیوں میں لات جما دی اور راشیل چیختا ہوا کسی ف
بال کی طرح ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ مشین پس
جیسے ہی کارڈک کے ہاتھ سے نکلا رانسن اس پر جھپٹ پڑا لیکن ا
سے پہلے کہ وہ اسے اٹھاتا تنویر کی لات پوری قوت سے اس کے
پر پڑی اور وہ چیختا ہوا سائیڈ دیوار سے ٹکر کر فرش پر گرا ہی تھا
تنویر نے دوسری لات جما دی اور کمرہ رانسن کی انتہائی کربناک
سے گونج اٹھا۔ ادھر عمران کارڈک کو نیچے گرا کر قلابازی کھا کر س
ہوا تو اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی اور اس کے ساتھ

مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں گونج اٹھا۔ رانسن اور
شیل دونوں مشین گن کی فائرنگ کی زد میں آ کر مکھیوں کے چھتے
تبدیل ہو چکے تھے جب کہ کارڈک ویسے ہی بے حس و حرکت
ش پر پڑا ہوا تھا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر سب
پہلے کمرے کو اندر سے لاک کر دیا۔ کارڈک بے ہوش ہو چکا تھا۔
ران تیزی سے مڑا اور اس نے صفدر کے ہاتھ ایک لمحے میں کھول
یے اور پھر وہ کارڈک پر جھک گیا۔ شاید اس کے ذہن میں تھا کہ
ڈک جان بوجھ کر بے ہوش ہوا ہے لیکن جب اس نے کارڈک
جسم کو پلٹا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل
کیونکہ کارڈک کے سر کا پچھلا حصہ خون آلودہ ہو چکا تھا کارڈک نے
ں طرح عمران کو پہلے حملے کے وقت اچھال کر پھینکا تھا اس سے تو
ں اندازہ ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف خاصا جسمانی طاقت کا مالک ہے بلکہ
شل آرٹ میں بھی ماہر ہے لیکن عمران کے دوسرے حملے کے بعد وہ
ے گرا تو اینٹوں کے بنے ہوئے کھردرے فرش کی ایک ابھری ہوئی
ٹ پر اس کے سر کا پچھلا حصہ پوری قوت سے ٹکرایا تھا اور یہی
ب اس کے فوری بے ہوشی اور اس کے سر کے عقبی حصے کے خون
دہ ہونے کی وجہ بنی تھی۔ صفدر نے اس دوران باقی سب
تھیوں کے ہاتھ کھول دیئے تھے اب ان کے پاس ایک مشین گن
ایک مشین پسٹل موجود تھا۔

" ابھی تک فائرنگ کی آواز سن کر کوئی نہیں آیا۔ اس کا مطلب

ہے کہ یہ جگہ آبادی سے ہٹ کر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ بہرحال اب سوائے کیپٹن شکیل تم سب باہر جاؤ اور یہاں اس جزیرے پر موجود جتنے بھی لوگ ہ سب کا خاتمہ کر دو کیپٹن شکیل یہاں میرے ساتھ رہے گا تاکہ ا دوران ہم اس کارڈک سے ضروری معلومات حاصل کر لیں"۔ عم نے کہا تو سوائے کیپٹن شکیل کے باقی سب سر ہلاتے ہو دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ مشین گن صفدر کے ہاتھ میں تھی ج کہ مشین پسٹل تنویر نے پکڑ رکھا تھا اور پھر وہ سب دروازے کھ کر باہر نکل گئے۔

"کیپٹن شکیل تم باہر جا کر چیکنگ کرو اور پھر دروازے قریب ہی کسی اوٹ میں ہو کر رک جانا کیونکہ کسی بھی لمحے کو اندر آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بھی سر ہلاتا ہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جھک کر فرش پر بے ہو پڑے ہوئے کارڈک کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر ا نے اس کے دونوں ہاتھ علیحدہ علیحدہ کرسی کے بازوؤں پر رکھ انہیں رسیوں کی مدد سے اس طرح باندھ دیا کہ کارڈک انہیں آزاد کرا سکے۔ اس نے جان بوجھ کر اس کے ہاتھ عقب میں نہ باند تھے کیونکہ کارڈک نے جو ردعمل ظاہر کیا تھا اس سے عمران چوکنا گیا تھا پھر اس نے اس کے دونوں پیروں کو کرسی کے پایوں کے سا علیحدہ علیحدہ رسی سے باندھ دیا اور اس کے بعد باقی بچ جانے وا

ری سے اس نے اس کے اوپر والے جسم کو کرسی کے ساتھ جکڑ دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ کارڈک لاکھ جسمانی طور پر طاقتور اور ذہنی طور پر تیز ہو لیکن اب وہ آسانی سے اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکے گا۔ اس کے بعد اس نے فرش سے کافی ساری مٹی اٹھا کر کارڈک کے سر کے عقبی حصے میں زخم پر ڈال دی کیونکہ خون بہرحال ابھی تک رس رہا تھا۔ گو بظاہر اس سے کارڈک کی جان کو کوئی فوری خطرہ لاحق نہ تھا لیکن عمران پھر بھی محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کارڈک انتہائی ہم حیثیت کا مالک ہے اس لئے اسے معلوم تھا کہ کارڈک سے حاصل ونے والی معلومات بہرحال اس مشن کی کامیابی میں انتہائی اہمیت ی حامل ہوں گی اس لئے وہ نہ چاہتا تھا کہ مکمل معلومات حاصل ونے سے پہلے کارڈک ختم ہو جائے۔ اس کے بعد اس نے اس کا منہ ھول کر اس کے دانتوں کی تلاشی لی اور پھر ایک دانت کے خلا سے ہ زہریلا کیپسول برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا پھر اس نے اس کے باس اور جسم کی تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کے لباس ی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کمپیوٹر کارڈ نکلا تو ران کارڈ دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر کارڈ اپنی جیب میں رکھ لیا کارڈ دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ کوٹامو میں رہنے کے لئے ہر آدمی کے پاس اس کا صوص کارڈ ہونا ضروری ہے اور یہ کارڈ یقیناً کارڈک کا ذاتی کارڈ تھا۔ ن بہرحال اتنا وہ جانتا تھا کہ اسٹیمر پر سپلائی لے جانے والے اور

آبدوز میں جانے والوں کے کارڈ بھی یقیناً بنائے گئے ہوں گے
لئے وہ تیزی سے ایک طرف پڑے ہوئے راشیل کی لاش کی
بڑھا اور اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحو
راشیل کی جیب سے بھی وہ کمپیوٹر کارڈ برآمد کر لینے میں کامیاب
گیا۔ عمران نے اس کارڈ کو بھی غور سے دیکھا اور پھر اسے بھی
میں رکھ لیا۔ اس کے بعد آگے بڑھا اور اس نے کرسی پر بندھے ہ
لیکن بے ہوش کارڈک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند ک
چند لمحوں بعد جب کارڈک کے جسم میں حرکت کے تاثرات
ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر
گیا جس پر پہلے کارڈک بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد کارڈک نے کر
ہوئے آنکھیں کھول دیں پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح
ہوا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہو
کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس
چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کی نظ
عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"سر میں درد تو ہو رہا ہو گا چیف کارڈک صاحب لیکن مجبوری
یہاں فرسٹ ایڈ باکس نہیں ہے ورنہ میں تمہاری مرہم پٹی
دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو بندھے ہوئے تھے پھر تم کس طرح آزاد ہو گئے"۔ کارڈک
نے کہا۔

"تم شاید سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو اور یہاں کے لوگ بھی شاید
ٹ ایجنٹ ہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں نے طویل عرصے تک یہ کام کیا ہے اور یہاں پر واقعی
سروس کے ہی لوگ ہیں لیکن تم نے میری بات کا جواب نہیں
"...... کارڈک نے کہا۔

"انسان اپنی تربیت اور پختہ عادت کے مطابق ہی کام کرتا ہے
رٹ ایجنٹ عام طور پر ایسی گانٹھ لگاتے ہیں جو کسی صورت بھی
وقت تک نہیں کھل سکتی جب تک کہ ایک مخصوص سرے کو
ش کر کے نہ کھینچ لیا جائے اور مجھے باندھنے کے لئے بھی ایسی گانٹھ
ئی گئی تھی اور میرا چونکہ مسلسل ایسے حالات سے واسطہ پڑتا رہتا
اس لئے میں نے ایسی گانٹھ کھولنے کی خصوصی تربیت حاصل کی
ئی ہے۔ چنانچہ جیسے ہی مجھے ہوش آیا میں نے اپنے ہاتھ آزاد کر لئے
ن اس سے پہلے کہ میں مزید کچھ کرتا تم راشیل اور رانسن کے ساتھ
ر آ گئے اس کے بعد جب میں نے محسوس کیا کہ اگر تمہیں نہ روکا
تو تم ہم پر فائر کھول دو گے تو میں حرکت میں آ گیا۔ ویسے تم نے
ں خوبصورت انداز میں مارشل آرٹ کا انتہائی پیچیدہ داؤ راگاٹ کا
تعمال مجھ پر کیا ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں تم واقعی
شل آرٹ کے ماہر ہو ورنہ اس حالت میں اچھے اچھے لوگ راگاٹ
استعمال اس خوبصورتی پھرتی اور مہارت سے نہیں کر سکتے"۔
ران نے جواب دیا تو کارڈک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ میں واقعی تمہارے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا تھا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس قدر تیز اور فعال ہو تو ایسا نہ ہوتا۔ بہرحال ٹھیک ہے حالات بہرحال بدلتے رہتے ہیں لیکن تم کیا چاہتے ہو"...... کارڈک نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرے چاہنے نہ چاہنے کا سوال نہیں ہے کارڈک۔ جو کچھ گولڈن سپاٹ میں ہو رہا ہے اس سے پاکیشیا کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہیں اس لئے اب گولڈن سپاٹ کی تباہی ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بات تم نے کس بنیاد پر کر دی۔ ہمارا ایک ملک یا حکومت کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ہماری تنظیم بھی کارروائی کرے گی بیک وقت پوری دنیا کے خلاف کرے گی"...... کارڈک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم جو کہ دراصل یہودیوں کی تنظیم ہے کا اصل مقصد یہی ہے اور شاید اسی لئے تم بلیک تھنڈر کا خاتمہ پہلے کرنا چاہتے تھے لیکن یہ بھی حتمی اور مصدقہ اطلاع ہے کہ اس مشینری کا پہلا تجربہ پاکیشیا پر ہی کیا جانا ہے اور اس سلسلے میں اسرائیل اور کافرستان کے درمیان معاملات طے پا چکے ہیں ویسے بھی پوری دنیا کے یہودی پاکیشیا کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میرے ذاتی علم میں یہ بات نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ہیڈ کوارٹر نے ایسی کسی بات کا اشارہ دیا ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لو کہ میری موت یا زندگی سے ہیڈکون کے مشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جو تنظیمیں پوری دنیا پر قابض ہونا چاہتی ہوں ان کے لئے کسی ایک آدمی کی موت سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کارڈک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اگر گولڈن سپاٹ تباہ کر دیا جائے تب ہیڈکون پر اثر پڑے گا اور ہم یہاں تمہاری موت کا مشن لے کر نہیں آئے بلکہ گولڈن سپاٹ کو تباہ کرنے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا ناممکن ہے۔ پوری دنیا کی فوجیں اور پوری دنیا کا اسلحہ بھی اگر گولڈن سپاٹ کے خلاف استعمال کرا دیا جائے تب بھی گولڈن سپاٹ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔ جو تنظیمیں ایسی پلاننگ کرتی ہیں وہ ایسے معاملات کے بارے میں سب سے پہلے سوچتی ہیں"۔ کارڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گولڈن سپاٹ ناقابل تسخیر ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم جو کوشش کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... کارڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے گولڈن سپاٹ کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل ب
گے اور یہ بھی بتاؤ گے کہ وہاں یہ مشینری کہاں اور کس ان
نصب کی جا رہی ہے وہاں کا انچارج سائنس دان کون ہے او
کتنے سائنس دان اور انجینئر کام کر رہے ہیں"...... عمران نے ک
"سوری ایسا ممکن ہی نہیں ہے تم جو چاہو کوشش کر
لیکن میری زبان نہیں کھل سکے گی"...... کارڈک نے بڑے
لہجے میں کہا۔
"پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے دانت میں سے زہریلا کیپ
نکال لیا گیا ہے اس لئے اب تم خود کشی نہ کر سکو گے۔ دوسری
یہ کہ جب یہ گولڈن سپاٹ تمہارے نزدیک ہر لحاظ سے ناقابل
ہے تو پھر ان معمولی باتوں کو چھپانے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔
نے تم سے یہ تو نہیں کہا کہ تم ان انتظامات کو ختم کرنے کی تر
بتاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"فائدہ نقصان کی بات نہیں ہے اور یہ بات طے ہے کہ
معلومات حاصل ہو جانے کے باوجود بھی کچھ نہیں کر سکتے لیکن
کے باوجود میں زبان نہیں کھولوں گا۔ تم چاہے میرے جسم کا ا
ایک ریشہ علیحدہ کر دو"...... کارڈک نے انتہائی مضبوط لہجے میں
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور جولیا
صالحہ اندر دونوں اندر داخل ہوئیں۔
"یہاں بیس افراد تھے ان سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب

اور ہمارے علاوہ یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے۔ صفدر کو میں
آپریشن روم میں چھوڑ دیا ہے تاکہ اگر کوئی کال وغیرہ آئے تو وہ
لے"...... جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے کیپٹن شکیل باہر موجود ہے اسے بلاؤ"...... عمران
کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی۔
"تو تم نے زبان بند رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے کارڈک۔ کیا تمہارا
حتمی فیصلہ ہے یا اس میں کوئی گنجائش موجود ہے"...... عمران
کہا۔
"جو میں نے کہہ دیا وہ فائنل ہے"...... کارڈک نے جواب دیا۔
"اچھا یہ بات بتانے میں تو شاید کوئی حرج نہ ہو کہ اب گولڈن
ٹ پر تمہارا نائب کون ہے"...... عمران نے کہا۔
"جارج ہے میرا نائب"...... کارڈک نے جواب دیا اسی لمحے
پٹن شکیل اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی کمرے میں آ گئی
ا۔
"کیپٹن شکیل کارڈک کچھ بتانے سے یکسر انکاری ہے جب کہ
ں نے اس سے بہت سی معلومات حاصل کرنی ہے مجھے معلوم ہے
یہ شخص انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن اس کے باوجود مضبوط
مضبوط اعصاب کے آدمی کی قوت برداشت کی ایک حد ہوتی ہے
ر اس حد کے بعد اس کا شعور ختم ہو جاتا ہے اور لاشعور حرکت میں
جاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کارڈک کا لاشعور حرکت میں آ

جائے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
بات سمجھ میں نہ آئی ہو کہ عمران اس سے یہ بات کیوں کر رہا
"آبدوز ابھی تک جزیرے کے ساتھ موجود ہو گی اور آبد
آپریشن روم میں لامحالہ بلوز میٹر موجود ہو گا جس سے پانی کی
ناپی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار
پڑا۔

"اوہ۔ اوہ ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کیا
ہیں۔ میں لے آتا ہوں اسے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیز
مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بلوز میٹر تم نے کیوں منگوایا ہے"...... کارڈک نے ح
بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے چونکہ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے مجھ
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے پوچھا ہے کہ تم اس کا کیا کرو گے"...... کارڈک
بے چین سے لہجے میں کہا۔

"بلوز میٹر سے سمندر کی گہرائی ناپی جاتی ہے اور میں اس
تمہاری قوت برداشت ناپوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہو
جواب دیا۔

"تم جو چاہے کر لو لیکن تم مجھ سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے"

نے جواب دیا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ
ڑی دیر بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک آلہ
تھا۔ یہ میٹر کے سے انداز میں بنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی
لمبی سی تار تھی جس کے آخری سرے پر ایک بڑی سی سوئی لگی
تھی جس میں انتہائی باریک سوراخ تھے۔
"اس تار کو کارڈک کے سر کے گرد لپیٹ دو اور میٹر اس کے سر
وپر رکھ دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو کارڈک
ہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔
شکیل نے عمران کی ہدایت کے مطابق تار کو کارڈک کے سر
گرد لپیٹا اور پھر میٹر اس کے سر پر رکھ دیا۔ جولیا بھی یہ سب کچھ
شی سے دیکھ رہی تھی لیکن وہ خاموش تھی۔ عمران نے سوئی کو
میں پکڑا اور پھر اس نے کارڈک کے سر کے عقبی حصے کو دو
ں سے ٹٹولنا شروع کر دیا جب کہ کیپٹن شکیل نے دونوں
ں سے کارڈک کے سر کو اچھی طرح پکڑ رکھا تھا چند لمحوں بعد
ن کی انگلیاں ایک جگہ پر رک گئیں اور عمران نے دوسرے ہاتھ
پکڑی ہوئی سوئی کی نوک کو اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان
داخل کر دی۔ کارڈک کے حلق سے سسکاری سی نکلی لیکن عمران
آہستہ آہستہ اندر اتارتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں
موجود میٹر پر جمی ہوئی تھیں جیسے ہی سوئی اندر داخل ہوئی میٹر
سوئی نے انتہائی آہستگی سے حرکت کرنا شروع کر دیا تھا اور چند

لمحوں بعد جب سوئی تقریباً آدھی اندر اتر گئی اور سوئی ایک مخ
ہندسے تک پہنچی تو عمران نے سوئی کو آہستہ سے پہلے دائیں طر
دبایا اور پھر ہاتھ کا زاویہ بدل کر اس نے اسے بائیں طرف م
کارڈک کے حلق سے یکلخت چیخیں نکلنے لگیں لیکن پھر اس کی
آہستہ ہوتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد وہ خاموش ہو گیا۔

"یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے"...... سامنے بیٹھی ہوئی جولیا
کہا۔

"بے ہوش نہیں ہوا۔ اس کا شعور آف ہو گیا ہے"...... ع
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر سامنے کی طرف آ گیا پھر
نے خالی کرسی اٹھائی اور کارڈک کے بالکل قریب رکھ کر وہ بیٹھ گ

"کیپٹن شکیل اب تم اس کا سر چھوڑ دو۔ اب یہ اسی حالت
اکڑا رہے گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے آہستہ سے ہا
ہٹا لئے اور کارڈک واقعی اسی انداز میں بیٹھا رہا اس کے جسم
معمولی سی حرکت بھی نہ کی تھی۔

"کیپٹن شکیل سوئی کے آخری حصے پر انگلی کا ہلکا سا دباؤ ڈا
رکھو۔ جب تک تمہاری انگلی کا دباؤ قائم رہے گا اس کا لاشعور کام کر
رہے گا جیسے ہی تم دباؤ ہٹاؤ گے لاشعور بھی خاموش ہو جائے گا لیکن
خیال رکھنا زیادہ دباؤ نہ ڈالنا ورنہ پھر کام خراب ہو جائے گا"...... عمران
نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کیونکہ ایک بار پہلے بھی آپ نے اس میڈ سے

لیا تھا۔ اس وقت بھی میں نے ہی آپ کی مدد کی تھی"...... کیپٹن
شکیل نے جواب دیا۔

"اسی لئے تو میں نے تمہیں کہا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن
شکیل نے سوئی کے آخری سرے پر انگلی رکھ دی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام کارڈک ہے"...... کارڈک کے منہ سے آہستہ سے نکلا۔
اس کے بولنے کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے وہ خود نہ بول رہا ہو بلکہ
الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

"گولڈن سپاٹ کس جزیرے کو کہا جاتا ہے"...... عمران نے اسی
لہجے میں پوچھا۔

"کوٹاموجزیرے کو"...... جواب دیا گیا۔

"اس جزیرے کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بتاؤ"...... عمران
نے کہا تو کارڈک بولنا شروع ہو گیا۔ وہ آہستہ بول رہا تھا لیکن
مسلسل بول رہا تھا اور عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا لیکن حفاظتی
انتظامات کی تفصیل سن کر جولیا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ بظاہر یہ انتظامات ایسے تھے کہ جو واقعی
ناقابل تسخیر تھے۔ پھر عمران مسلسل کارڈک سے سوال کرتا رہا اور
کارڈک مسلسل جواب دیتا رہا۔ عمران بڑی تفصیل سے سب کچھ
پوچھ رہا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے وہاں کارڈک کے ماتحتوں کے نام تک
تفصیل سے پوچھ لئے۔

"ٹھیک ہے اب سوئی واپس کھینچ لو"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے سوئی واپس کھینچ لی اور اس کے ساتھ ہی کارڈک منہ سے کراہ نکلی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں اس کے جسم حرکت کے تاثرات پھر نمودار ہونے لگ گئے تھے۔ کیپٹن شکیل تار اور میٹر کارڈک کے سر سے علیحدہ کر لیا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ مجھے بے ہوش کیوں کیا گیا تھا میرے سر کی پشت پر تم نے کیا کیا تھا۔ وہاں تو پہلے ہی زخم تھا کارڈک نے پوری طرح شعور میں آتے ہی کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اس زخم کی وجہ سے تو میں نے بلوز میٹر استعمال کیا ہے کیو تمہارا اعصابی نظام پہلے ہی اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا تھا نے اس کی شدت بڑھا دی تھی۔ بہرحال تم نے مجھے وہ سب کچھ بتا ہے جو میں جاننا چاہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ غلط ہے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا"...... کارڈک کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی جو کارڈک لاشعوری طور پر اسے بتائی تھی تو کارڈک کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ تمہیں سب کیسے معلوم ہو گیا"...... کارڈک سرسراتے ہوئے انداز میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہیں اس طریقے کی صیل بتا سکوں بہرحال میرا کام ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہارے پاس مشین پسٹل تھا اگر اب بھی ہے تو اسے استعمال رو"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے ہر آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پر وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا جہاں سے جزیرہ نظر آ رہا تھا۔ اس مارت سے کافی فاصلے پر ایک جدید انداز کا مائیکرو ویو ٹاور تھا جس کے بعد ایک اور عمارت تھی۔ عمران نے جب ٹاور کے بارے میں ںتا تھا تو اس وقت وہ سمجھ گیا تھا کہ فریکونسی کے لحاظ سے جزیرہ ہربرٹ ہی کال اٹنڈ کرنے کا ماخذ بنتا تھا کیونکہ کال اسی ٹاور پر رسیو ہوتی تھی اور پھر یہاں سے کوٹامو پر ٹرانسفر کی جاتی تھی اس لئے جب ک جوانا کے دوست جونی نے اسے نہیں بتایا تھا وہ یہی سمجھتا رہا تھا لہ ہاربرٹ ہی گولڈن سپاٹ ہے چند لمحوں بعد جولیا اور کیپٹن شکیل باہر آ گئے۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا
ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ بڑے اطمینان
بھرے انداز میں شراب پینے میں مصروف تھا۔ یہ گولڈن سپاٹ کے
زیر زمین مین سپاٹ کا چیف سیکورٹی آفیسر کرافورڈ تھا۔ مین سیکشن
جہاں انتہائی نازک اور جدید سائنسی مشینری نصب تھی اور مزید
نصب کی جا رہی تھی۔ زیر زمین تھا جب کہ اس کے اوپر جزیرے کی
سطح پر جو عمارت تھی اس میں اس کی مشینری کی تنصیب کے لئے
سامان وغیرہ تیار کیا جاتا تھا۔ اسے یہاں ٹول شاپ کی بجائے صرف
شاپ کہا جاتا تھا۔ شاپ اور مین سیکشن کے درمیان راستہ صرف اندر
سے ہی کھولا جا سکتا تھا اور گو اس جزیرے پر کسی اجنبی کے داخل
ہونے کا زیرو فیصد بھی امکان نہ تھا لیکن اس کے باوجود یہاں اصول
بنائے گئے تھے اور جن پر انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ ان

ولوں کے تحت شاپ سے کوئی بھی مین سیکشن میں پہنچنے کے لئے
استہ کھولنے سے پہلے مین سیکشن کے انچارج ڈاکٹر گیری اور چیف
یورٹی آفیسر کرافورڈ کو کمپیوٹر میں علیحدہ علیحدہ فیڈنگ کرنی پڑتی
ی اور یہ فیڈنگ کوڈز میں تھی۔ جب تک یہ دونوں علیحدہ علیحدہ
وڈز کی فیڈنگ نہ کرتے یہ راستہ کسی صورت نہ کھل سکتا تھا البتہ
ہوں نے اپنی سہولت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہوا تھا کہ کرافورڈ
نے اپنا کوڈ مستقل طور پر فیڈ کیا ہوا تھا اور اب ڈاکٹر گیری صرف
ڈ فیڈ کرتا تھا اور راستہ کھل جاتا تھا۔ ویسے کرافورڈ کا یہاں کوئی
م نہ تھا لیکن اس کے باوجود وہ باقاعدہ آفس آکر ڈیوٹی دیتا تھا۔ گو
ارا دن سوائے ٹیلی ویژن دیکھنے اور شراب پینے کے اسے اور کوئی
م نہ کرنا پڑتا تھا لیکن بہرحال اس کا آفس میں پہنچنا ہی اس کی ڈیوٹی
ی اور وہ انتہائی سختی سے یہ ڈیوٹی دیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت
ی اس کی نظریں ایک دیوار کے سامنے رکھے ہوئے ٹی وی پر جمی
وئی تھیں جب کہ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام موجود تھا۔ پھر
چانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرافورڈ نے
ونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے شراب کا جام میز پر رکھا
ور میز پر موجود ریموٹ کنٹرول کو اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز بند کی
ور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس کرافورڈ بول رہا ہوں"...... کرافورڈ نے کہا۔
"جارج بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ریڈ وولف کے

نائب جارج کی آواز سنائی دی تو کرافورڈ بے اختیار چونک پڑا۔ کیو
جارج سوائے انتہائی ضرورت کے عام طور پر کال نہ کیا کرتا تھا
لیئے جارج کا نام سن کر کرافورڈ چونک پڑا تھا۔

"کیا بات ہے جارج خیریت کیسے فون کیا ہے"...... کرافورڈ
لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"چیف کارڈک ٹاکس چلے گئے ہیں اور وہ وہاں دو روز تک رہ
گے"...... جارج نے کہا تو کرافورڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ پھر"...... کرافورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر چاہو تو محفل لگ سکتی ہے"...... جارج نے جواب دیا۔

"کیا واقعی"...... کرافورڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر تم چاہو تو"...... جارج نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ میں کیوں نہ چاہوں گا میں تو روز دعائیں مانگتا ہوں کہ
کارڈک کسی طرح یہاں سے باہر جائے لیکن مال تو تمہیں ٹاکس سے
ہی منگوانا پڑے گا اور کارڈک خود وہاں موجود ہے پھر"...... کرافورڈ
نے کہا۔

"مال تو پہنچ بھی گیا ہے۔ چیف ٹاکس سے ایکریمیا چلا گیا ہے اس
لئے میں نے اپنے طور پر منگوا لیا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے مال پہنچا ہے تو
میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر کے تم سے پوچھ لوں"...... جارج
نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ پھر میں ضرور آؤں گا"...... کرافورڈ نے کہا۔

"کب پہنچو گے"...... جارج نے پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو رہی ہے پھر آ جاؤں گا"۔ کرافورڈ
نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔ جارج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو کرافورڈ کے چہرے پر چمک سی آ گئی اس نے ہاتھ مار کر
ریڈل دبایا اور پھر تیزی سے کئی نمبر یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے

"یس"...... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کرافورڈ بول رہا ہوں ڈاکٹر گیری۔ میں ڈیوٹی کے بعد ریڈ ووڈ
سنٹر جانا چاہتا ہوں اور رات وہیں گزارنا چاہتا ہوں"...... کرافورڈ
نے کہا۔

"کیوں کیا ہو رہا ہے وہاں"...... ڈاکٹر گیری نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

"ہونا کیا ہے میں یہاں بور ہو گیا ہوں۔ وہاں چلو ایک رات
گپ شپ تو رہے گی"...... کرافورڈ نے جواب دیا۔

"کس کے پاس جاؤ گے"...... ڈاکٹر گیری نے پوچھا۔

"جارج کے پاس"...... کرافورڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے چلے جانا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرافورڈ نے مسکراتے ہوئے
رسیور رکھا اور پھر میز پر رکھا ہوا شراب کا جام اٹھا لیا۔ اس کی آنکھوں
میں چمک آ گئی تھی۔

آبدوز پوری رفتار سے جزیرہ ہابرٹ سے جزیرہ کوٹامو کی
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت عمران اس کا کیپٹن تھا اور
شکیل اس کا اسسٹنٹ بنا ہوا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی علیحدہ
میں موجود تھے۔ جزیرہ ہابرٹ جہاں کارڈک اور اس کے ساتھیو
خاتمہ کیا گیا تھا وہاں اسلحے کے بڑے بڑے گودام بھی تھے
صفدر نے ٹریس کیا تھا۔ ان گوداموں سے عمران کو اس کے مد
کا انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی مل گیا تھا اس لئے آبدوز میں اس
دو بڑے بڑے بیگ اس جدید ترین اسلحے سے بھرے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب کارڈک نے جو حفاظتی انتظامات بتائے ہیں
صورت میں تو یہ اسلحہ اندر نہیں جا سکتا پھر آپ نے اسے ساتھ کیوں
رکھا ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کارڈک نے جو کچھ بتایا ہے وہ عام حالات کے حفاظتی انتظا

جب کہ ہم اندرونی آدمیوں کے روپ میں اندر جائیں گے۔ جب
نی مشینری اندر جا سکتی ہے تو اسلحہ کیوں نہیں جا سکتا"......
ن نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے کارڈک یا اس کے ساتھیوں کے میک اپ تو
ں کئے اور پھر کارڈک نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو اجنبی
ں کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں ماسٹر
وٹر کنٹرول ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس نے درست بتایا ہے لیکن اس کا انتظام قدرت نے کر دیا
ہے۔ میری جیب میں اس وقت دو کمپیوٹر کارڈ ہیں ایک وہ جس سے
خفیہ راستہ آبدوز کے لئے کھلتا ہے اور دوسرا وہ جس کی مدد سے
ی راستہ کھلتا ہے اور ہم جزیرے کی سطح پر پہنچ سکیں گے"...... عمران
ے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذہن میں وہاں کام کرنے کا کوئی لائحہ عمل تو موجود ہو
...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"تم نے بھی کارڈک کی بتائی ہوئی تمام تفصیل سنی ہے تم بتاؤ
اگر میری جگہ تم ہوتے تو کیا لائحہ عمل بناتے"...... عمران نے
سکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں جو لائحہ عمل ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں
یسا کہ آپ نے کمپیوٹر کارڈز کے متعلق بتایا ہے اس صورت میں ہم
رڈک کے آفس تک تو آسانی سے پہنچ جائیں گے اور یہ آفس جزیرے

پر ہی ہے لیکن کارڈک نے یہ بھی بتایا ہے کہ اصل مشینری زیر
نصب ہو رہی ہے اور وہاں تک جانے کا راستہ اندر سے کھلتا ہے
وہاں علیحدہ ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ
کارڈک کی آواز میں اندر سے کسی آدمی کو باہر بلائیں اور پھر اس
کے کارڈ کی مدد سے راستہ کھلوا کر ہم سب اندر داخل ہو جائیں
کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا لائحہ عمل ہے لیکن ماسٹر کمپیوٹر میں چیکنگ بھی ہوتی
اور جزیرے پر موجود ہر آدمی کی آواز اس میں فیڈ ہوتی ہے اس
سے وہاں کارڈک کی آواز میں بات کرنا حماقت ہے"...... عمران
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مجھے اس کا خیال نہ آیا تھا لیکن اب
کرنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں جا کر کس قسم کے حالا
پیش آئیں اس لئے وہاں پہنچنے کے بعد جیسے بھی حالات ہوں گے و
ہی ایکشن ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سکرین پر جزیرہ کوٹاسو نظر آنے لگ گیا
آبدوز اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر جزیرہ آہستہ
آہستہ قریب آتا چلا گیا۔ عمران نے آبدوز کی رفتار آہستہ کر دی اور
جزیرے کے قریب پہنچ کر عمران آبدوز کو مشرقی سمت لے گیا
سمندر کے اندر بھی آبدوز کے لئے خصوصی راستہ بنایا گیا تھا اور اس

ی تفصیل کارڈک سے عمران نے حاصل کر لی تھی اس لئے وہ اعتماد
ے ساتھ آبدوز کو قریب لے گیا اور پھر اس نے اس کا ایک خاص
صہ جزیرے کے ساتھ ملا کر اسے روکا اور اپنی جیب میں سے اس نے
ہ کارڈ نکالے اور انہیں غور سے دیکھنے لگا پھر اس نے ایک کارڈ کو
یک مشین میں بنے ہوئے مخصوص خانے میں ڈالا اور مشین کا بٹن
ن کر دیا دوسرے لمحے آبدوز میں سے تیز سفید رنگ کی شعاعوں کا
ھارا نکل کر جزیرے کے ایک حصے پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی
یرے کے اس حصے کا ایک کافی بڑا حصہ غائب ہو گیا۔ اب اندر
اتی ہوئی ایک کافی بڑی سرنگ نظر آ رہی تھی لیکن یہ پوری سرنگ
نی سے بھری ہوئی تھی۔ عمران نے آبدوز کو اس سرنگ میں ڈالا اور
ھر اسے آہستہ آہستہ آگے لے گیا۔ جب پوری آبدوز اس سرنگ میں
خل ہوئی تو سرنگ عقب میں خود بخود بند ہو گئی تھوڑا آگے جانے
ے بعد سرنگ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرنگ میں موجود پانی
ہی سے غائب ہونا شروع ہو گیا اور پھر سائیڈ پر ایک بڑا سا پلیٹ
رم نظر آنے لگا۔

"آؤ"...... عمران نے آبدوز کی مشینری آف کرتے ہوئے کہا اور
وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت آبدوز
ے نکل کر اس پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ صفدر اور تنویر نے اسلحے کے
یلے اپنی کمر پر لادے ہوئے تھے عمران آگے بڑھا اور ایک دیوار میں
ر آنے والے پتلے سے خلا کے سامنے جا کر رک گیا۔ چند لمحوں تک

وہ غور سے اس خلا کو دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے ایک کا
اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔
"صفدر اپنے تھیلے میں سے گیس پسٹل نکال کر مجھے دے
سنو تم سب نے یہیں رکنا ہے۔ میں اکیلا اوپر جاؤں گا"......
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر نے تھیلے میں
گیس پسٹل نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے دوسرے ہاتھ
موجود کارڈ کو اس خلا میں ڈالا اور پھر اندر کی طرف دھکیل دیا
لمحوں تک تو کچھ نہ ہوا لیکن پھر سرسراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ
دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اندر
ہوئی ایک اور سرنگ نظر آنے لگی جس کے اختتام پر سیڑھیاں
جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سرنگ میں روشنی بھی چھت سے
رہی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر ہاتھ سے انہیں وہیں رکنے کا ا
کیا اور خود وہ تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم ا
آگے بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں دور جا کر ایک دیوار میں ختم ہو
تھیں اور دیوار سپاٹ تھی۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا
پھر جیسے ہی اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھے سرر کی آواز کے ساتھ
دیوار ایک طرف ہٹ گئی اور دوسری طرف ایک برآمدہ سا نظر آ
لگا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل کا رخ برآمدے
طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول
کر برآمدے میں گرا اور پھٹ گیا۔ عمران نے یکے بعد دیگرے چار

پھر تیزی سے پیچھے ہٹ کر نچلی سیڑھی پر آ گیا۔ جیسے ہی وہ نچلی
پر آیا سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک بار پھر برابر ہو گئی۔
نے سانس روکا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور نیچے آ کر اس نے
سے اپنے ساتھیوں کو بلا لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہاتھ میں
گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے چلتے ہوئے
قریب پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ جب پانچ منٹ گزر گئے تو
نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور ایک بار
سیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ آخری سیڑھی پر پہنچتے ہی دیوار خود
گئی اور عمران آگے بڑھ کر برآمدے میں داخل ہو گیا۔ یہ
وٹی سی عمارت تھی جب کہ تین دوسری عمارتیں بھی اس کے
موجود تھیں اور ان عمارتوں کے گرد باقاعدہ اونچی چار
بنی ہوئی تھی جس میں ایک پھاٹک بھی موجود تھا عمران آگے

اں سب عمارتوں کو چیک کرو اور جو بھی نظر آئے اسے کسی
ں میں اکٹھا کر لو۔ میں اس دوران کارڈک کا آفس تلاش کر
کی تلاشی لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی تیزی
بڑھ گئے جب کہ عمران اس عمارت کی سائیڈ سے ہوتا ہوا
وازے میں داخل ہوا اور ایک چھوٹی سی راہداری کو کراس
ہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ کارڈک سے ملنے
سیل کے مطابق یہی کارڈک کا آفس تھا۔ عمران نے دروازے

کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا
آفس تھا جسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔
مخصوص انداز میں اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور
فائل تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ فائل میں نہ صرف
سب افراد کے تفصیلی کوائف موجود تھے بلکہ فائل میں گو
کے مین سیکشن جہاں مشینری نصب ہو رہی تھی میں کام
تمام افراد کے بارے میں بھی تفصیلی مواد موجود تھا۔ عمر
بیٹھ کر فائل کو پڑھتا رہا جب اس نے فائل ختم کی تو
اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس فائل میں جو مواد
کارڈک سے ملنے والی تفصیلات سے بھی زیادہ اس کے لئے
تھا۔ کارڈک نے فائل اپنے آفس میں اس لئے رکھی ہوئی تھ
سو فیصد یقین تھا کہ یہاں کوئی نہیں آ سکتا ورنہ شاید وہ
یہاں نہ رکھتا۔ عمران اٹھا اور کمرے سے باہر آیا تو صفد
دکھائی دیا

"عمران صاحب یہاں تو لڑکیاں بھی موجود ہیں"......
کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لڑکیاں اور یہاں، نہیں میں نے ابھی آفس میں یہاں
فائل پڑھی ہے اس میں تو عورتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے"
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک کمرے میں چار لڑکیاں اور چار مرد موجود تھے

ہوشی کے دوران بے ہوش ہوئے ہیں۔ باقی کمروں میں سے
کو بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں۔ کل چار لڑکیاں اور گیارہ
میں موجود تھے۔ انہیں ہم نے ہال کمرے میں اکٹھا رکھا ہوا
صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔
گیارہ مرد۔ لیکن کارڈک نے اپنے سمیت گیارہ افراد کی تعداد
اور فائل میں بھی کارڈک کے علاوہ دس افراد کی لسٹ موجود
یہ گیارہواں کہاں سے آ گیا۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران
لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا پھر جب وہ اس ہال نما
میں داخل ہوا تو وہاں فرش پر واقعی چار نوجوان لڑکیاں اور
مرد بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ ہال میں کرسیاں
یں بھی موجود تھیں۔ یہ شاید ان سب کا ڈرائینگ روم تھا اور
فرش پر لٹانے کے لئے عمران کے ساتھیوں نے میزوں اور
وں کو ایک طرف اکٹھا کر دیا تھا۔
ان میں سے ایک لڑکی کو کرسی پر بٹھاؤ۔ یہ لڑکیاں کہاں سے آ
یں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک لڑکی کو اٹھا کر کرسی پر
یا اور خود اسے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔
اسے ہوش میں لے آؤ صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر نے
میں سے ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی شیشی نکالی اور پھر
بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کو اس لڑکی کی
سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھکن بند کر

کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد لڑکی کے
حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے آنکھیں کھول
پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہیں اس کے منہ سے ہلکی سی
گئی اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے اسے
روک دیا۔

"بیٹھی رہو۔ ورنہ گردن کاٹ دوں گا"...... عمران نے
ہوئے کہا تو لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا۔ تم۔ تم کون ہو"...... لڑکی نے ا
خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اپنی ساتھی لڑکیوں اور مردوں کو اس طرح
ہوش پڑے دیکھ کر اور ان اجنبی افراد کو سامنے کھڑے دیکھ کر
کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا۔

"ریٹا"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"کیا تم یہاں مستقل رہتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ن۔ نہیں۔ میں تو ٹاکس میں رہتی ہوں مجھے اور
ساتھی لڑکیوں کو ٹاکس سے لایا گیا ہے ہم دو گھنٹے پہلے یہاں
ہیں۔ ہمیں دو روز کے لئے یہاں لایا گیا تھا"...... ریٹا نے جواب

"کون لایا تھا اور کس طرح"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم ہیلی کاپٹر پر آئی ہیں۔ ہم پہلے بھی یہاں آتی رہتی ہیں
کلب کے مینجر ٹونی نے ہمیں یہاں بھیجا ہے وہ پہلے بھی ہمیں

تا رہا ہے"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو ساتھ کھڑی ہوئی
یا کا بازو گھوما اور ریٹا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے جا گری اور چند لمحے
پنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

"اب ان میں سے کسی مرد کو اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور تنویر یہاں
سی وغیرہ ہو گی وہ بھی لے آؤ تا کہ اسے باندھ دیا جائے"...... عمران
نے کہا۔

"ان میں سے کس کو ہوش میں لانا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جوان لڑکیوں کے ساتھ موجود تھا"...... عمران نے کہا تو صفدر
نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا۔ جب کہ تنویر رسی
کی تلاش میں جا چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
بنڈل موجود تھا۔ صفدر اور تنویر نے مل کر اس آدمی کو کرسی کے
ساتھ رسی سے باندھ دیا پھر صفدر نے انٹی گیس کی شیشی نکال کر
اس نے ڈھکن کھولا اور اسے اس آدمی کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد
اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی کو
واپس جیب میں ڈال لیا۔

"تنویر تمہارے پاس خنجر ہو گا وہ مجھے دو"...... عمران نے کہا تو
تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر عمران
کے ہاتھ میں دے دیا اسی لمحے اس آدمی کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول

دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر ا
کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ
نہ سکا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے تم لوگ کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ
ہو"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام برنارڈ ہے لیکن تم لوگ کون ہو۔ جن ہو یا بھوت ہو
یہاں تو کوئی نہیں آ سکتا"...... برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہ
میں کہا وہ چونکہ تربیت یافتہ آدمی تھا اس لئے اس کا رد عمل بھی ایس
ہی تھا۔ عمران نے چونکہ اس فائل میں دیکھا تھا۔ اس لئے اسے یاد تھ
کہ برنارڈ کارڈک کے آفس کا انتظامی انچارج تھا جب کہ اس کا نمبر تو
جارج تھا اور عمران کو دراصل اس جارج کی ہی تلاش تھی۔

"تو تم یہاں کے آفس انچارج ہو۔ جارج کہاں ہے"...... عمران
نے کہا تو برنارڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"وہ۔ وہ تیسرا۔ دائیں طرف سے تیسرا لیکن تم کون ہو اور کیسے
ہم سب کو جانتے ہو"...... برنارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لڑکیاں کیا جارج نے ٹاکس سے منگوائی تھیں"...... عمران
نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تھا۔

"انہیں جارج نے منگوایا تھا۔ اپنے لئے بھی اور کرافورڈ کے لئے
بھی"...... برنارڈ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

ہ فائل کے مطابق کرافورڈ مین سیکشن میں کام کرتا تھا اور وہاں
ٹی آفیسر تھا۔

"ان میں کرافورڈ کون سا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جارج کے ساتھ نیلے سوٹ والا"...... برنارڈ نے جواب دیا تو
ت تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس نیلے سوٹ والے کی جیبوں
اشی لینی شروع کر دی اور جب اس کی ایک جیب سے سرخ
۔ کا ایک کمپیوٹر کارڈ نکلا تو عمران کے چہرے پر یکلخت مسرت کے
ت ابھر آئے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کارڈ کو اپنی جیب میں
یا۔

کرافورڈ کو جارج نے بلوایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ چیف کارڈک چونکہ گیا ہوا تھا اس لئے جارج نے جشن
نے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہاں ہم سب مرد ہی رہتے ہیں اور کارڈک
معاملات میں بے حد سخت ہے"...... برنارڈ نے جواب دیا اور
ن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو اس کے قریب ہی
دو صفدر کا بازو گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے
ڈ کی کنپٹی پر پڑا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔
ر نے فوراً ہی دوسری ضرب لگائی اور اس بار برنارڈ بے ہوش ہو

انہیں ہلاک کر دو خواہ مخواہ وقت کیوں ضائع کر رہے ہو"۔

تنویر نے کہا۔

"ہم اس وقت آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں تنویر اس۔ ہمیں سب کام انتہائی سوچ سمجھ کر کرنے ہیں"...... عمران نے کہا تنویر نے اس طرح منہ بنایا جیسے اس کے نقطہ نظر سے عمران کی مصلحت پسندی فضول ہو لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"اسے کھول کر نیچے ڈالو اور اس جارج اور کرافورڈ دونوں کو ا کر کرسیوں پر باندھو اور پھر پہلے اس کرافورڈ کو ہوش میں لے آؤ۔ ان سب سے زیادہ اہم آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ انڈر گراونڈ مین سیکشن کا سیکورٹی آفیسر ہے اور باہر صر کارڈک کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھا کر جارج کی دعوت پر آیا ہے اس کی جیب سے جو کارڈ نکلا ہے اس کی مدد سے مین سیکشن کا را کھولا جا سکتا ہے لیکن میں وہاں جانے سے پہلے وہاں کی تفصیلا معلوم کر لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات م سر ہلا دیا پھر تھوڑی دیر بعد کرافورڈ ہوش میں آ گیا اسے اور جار دونوں کو رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ ک مطلب"...... کرافورڈ نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھر لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کرافورڈ ہے اور تم گولڈن سپاٹ کے مین سیکشن م

سیکورٹی آفیسر ہو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرافورڈ کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں لیکن تم ہو کون اور تمہیں یہ معلومات کیسے مل گئیں اور تم یہاں پہنچے کیسے یہاں تو کوئی اجنبی داخل نہیں ہو سکتا جب کہ تم تو اتنی تعداد میں ہو"...... کرافورڈ نے کہا۔

"تم مجھے مین سیکشن کے بارے میں تفصیلات بتاؤ گے۔ وہاں کی تمام تفصیلات"...... عمران نے اس کے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"اوہ نہیں۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے"...... کرافورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ کرافورڈ ہماری یہاں موجودگی سے ہی تم سمجھ سکتے کہ یہ ٹاپ سیکرٹ نہیں ہے۔ چلو صرف اتنا بتا دو کہ مین سیکشن میں موجود ماسٹر کمپیوٹر کس کمپنی کا، کس ماڈل کا اور کس نمبر کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم میں تو سیکورٹی آفیسر ہوں انجنیئر یا سائنس دان تو نہیں ہوں"...... کرافورڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈاکٹر گیری انچارج ہے ناں مین سیکشن کا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... کرافورڈ نے جواب دیا۔

"اگر تم ڈاکٹر گیری سے یہاں بات کرو تو کیا وہاں تمہاری آواز

ماسٹر کمپیوٹر چیک کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں یہاں گولڈن سپاٹ پر رہنے والے ہر آدمی کی آواز ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہے اور وہ چیک کر کے ہی لائن ملاتا ہے ورنہ نہیں"....... کرافورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور وہاں جانے کا راستہ کیسے کھلتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر گیری ہی اندر سے کھول سکتا ہے ورنہ نہیں"۔ کرافورڈ نے جواب دیا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ راستہ کارڈ کے ذریعے کھلتا ہے"۔ عمران نے کہا تو کرافورڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا اور تم ہو کون"....... کرافورڈ نے کہا۔

"اس جارج کو ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے کرافورڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے صفدر سے کہا تو صفدر نے جیب سے وہی لمبی گردن والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ ساتھ والی کرسی پر بندھے بیٹھے جارج کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد جارج کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس نے بھی آنکھیں کھولتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے، بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے

تھے۔

"تم کون ہو"....... جارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام جارج ہے اور تم ریڈ وولف کارڈک کے نمبر ٹو ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"....... جارج نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بہرحال جانتے ہو گے کہ تمہارا چیف کارڈک ہابرٹ جزیرے پر کیوں گیا تھا"....... عمران نے کہا تو جارج بے اختیار چونک پڑا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو۔ تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"....... جارج نے کہا۔

"ہاں اور تمہارا چیف کارڈک اور آبدوز کا کیپٹن راشیل دونوں کی لاشیں ہابرٹ پر پڑی ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر آدمی لاش میں تبدیل ہو چکا ہے۔ راشیل کی جیب سے ملنے والے کارڈ کی مدد سے ہم نے بیرونی راستہ کھولا اور آبدوز کو اندر لے آئے اور کارڈک کی جیب سے ملنے والے کارڈ کی مدد سے ہم نے مین راستہ کھولا اور پھر یہاں ہم نے بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کر دی۔ تم لوگ کارڈک کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھا کر عیش و عشرت میں مشغول تھے اس لئے تم سب آسانی سے مار کھا گئے اور ہم یہاں

اطمینان سے پہنچ گئے"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ ایسا تو سوچا بھی نہ جا سکتا تھا کہ چیف کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے ویری بیڈ۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو"۔ جارج نے کہا۔

"ان لڑکیوں میں سے ایک نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے انہیں کسی خصوصی ہیلی کاپٹر پر ٹاکس سے منگوایا تھا وہ ہیلی کاپٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"عقبی حصے میں ہیلی کاپٹر پیڈ بنا ہوا ہے ادھر چھت پر۔ وہاں موجود ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جارج نے کہا۔

"ہم ڈاکٹر گیری سے سودا بازی کرنا چاہتے ہیں اگر ڈاکٹر گیری ہمیں مین سیکشن کی اس مشینری کا معائنہ کرا دے جس سے پوری دنیا کے دفاعی اسلحے اور ٹرانسپورٹ کو جام کیا جاتا ہے تو ہم صرف یہ وعدہ لے کر واپس چلے جائیں گے کہ اس مشینری کا تجربہ پاکیشیا پر نہیں کیا جائے گا ورنہ دوسری صورت میں ہم نے بہرحال گولڈن سپاٹ کو تباہ کر کے ہی واپس جانا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم یہاں تک تو آ گئے ہو لیکن تم کسی طرح بھی مین سیکشن میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہاں داخل ہوئے بغیر تم چاہے کچھ بھی کر لو مین سیکشن کا تم کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس پر چاہے تم ایک کروڑ ہائیڈروجن بم بھی فائر کر دو تب بھی اس کا کچھ نہیں بگڑے گا اور ڈاکٹر گیری تمہیں کسی صورت بھی مین سیکشن میں داخل نہیں ہونے دے گا اور اگر اسے معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا کہ تم لوگ باہر موجود ہو تو وہ اسرائیل کی پوری فوج کو بھی یہاں طلب کر سکتا ہے"...... جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر کرافورڈ وہاں سے باہر آ سکتا ہے تو ڈاکٹر گیری بھی باہر آ سکتا ہے۔ ڈاکٹر گیری بے شک ہمیں وہاں نہ لے جائے لیکن یہاں باہر آ کر وہ ہم سے بات تو کر سکتا ہے۔ ہمارے گروپ میں دو سائنس دان بھی شامل ہیں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس مشینری کا پہلا تجربہ پاکیشیا پر کیا جانا ہے اور ہم اس بات کی ضمانت چاہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو گا لیکن جب تم پوری دنیا کے خلاف کام کرو گے تو پھر جو ردعمل پوری دنیا کا ہو گا وہی پاکیشیا کا بھی ہو گا۔ اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہے البتہ ہم خصوصی طور پر پاکیشیا کے خلاف اس مشینری کو استعمال نہیں ہونے دینا چاہتے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر گیری نہ ہی باہر آئے گا اور نہ تمہیں اندر جانے دے گا البتہ اگر تم چاہو تو فون پر بات ہو سکتی ہے"...... جارج نے کہا۔

"وہ کیسے جب کہ ماسٹر کمپیوٹر میں میری آواز فیڈ نہیں ہے اس لئے میرے بولتے ہی ماسٹر کمپیوٹر لائن منقطع کر دے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو حل ہے۔ یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے"...... جارج نے کہا۔

کیسے مجھے تفصیل بتاؤ۔ ورنہ دوسری صورت میں تم پر
خاتمہ کر کے میں خود اپنے طور پر کوشش کروں گا"...... عمران
کہا۔

"چیف کارڈک کے آفس میں ماسٹر کمپیوٹر کا وائس آپریشنل
موجود ہے۔ اسے آف کر کے تم بات کر سکتے ہو۔ چیف کارڈک
خصوصی سلسلہ اس لئے کرایا تھا کہ ایک بار چیف کا گلا خراب ہو
اور ماسٹر کمپیوٹر کی وجہ سے اس کی بات ہی نہ ہو سکتی تھی۔ جس
میں نے ڈاکٹر گیری سے بات کی اور پھر ڈاکٹر گیری نے ایمرجنسی
صورت میں یہ سلسلہ کرایا تھا"...... جارج نے کہا۔

"آفس میں کس جگہ ہے یہ آپریشنل لنک میں نے آفس کو چیک
کیا ہے وہاں تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس کی کرسی کے عقب میں جو دیوار ہے وہاں دیوار کے اند
خفیہ الماری ہے اس میں نصب ہے۔ دیوار پر موجود تصویر کو ہٹانے
سے اس الماری کا بٹن سامنے آجاتا ہے"...... جارج نے کہا۔

"تم لوگ ان کا خیال رکھو میں اسے چیک کر کے آتا ہوں"
عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے
طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ کارڈک کے آفس میں پہنچ گیا
تھا۔ وہاں واقعی الماری موجود تھی۔ الماری کو اوپن کرتے ہی جس
عمران نے اس کے ایک بند خانے میں نصب ایک بڑے سے کمپیوٹر
کو دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی

نکہ یہ صرف وائس آپریشنل کنٹرولر نہ تھا بلکہ ماسٹر کمپیوٹر کا ایک
سیٹ تھا۔ عمران اس کی مدد سے مین ماسٹر کمپیوٹر کو آسانی سے
ٹرول کر سکتا تھا۔ چنانچہ وہ کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ
پس مڑا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آگیا۔

"صفدر تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
فدر اس کے ساتھ آگیا۔ وہ دونوں آفس میں آگئے۔

"یہ ماسٹر کمپیوٹر کا لنک کمپیوٹر ہے۔ اسی کی مدد سے نہ صرف
س آپریشنل کنٹرول کیا جا سکتا ہے بلکہ مین ماسٹر کمپیوٹر کو آف بھی
جا سکتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر مین ماسٹر کمپیوٹر آف کر دیا
ئے تو پھر اندر جانے کا راستہ مکمل طور پر بلاک ہو جائے گا اور اس
ے بعد واقعی ڈاکٹر گیری یہاں پورے اسرائیل کی فوج منگوا سکتا ہے
س لئے میں تمہیں اس کی مدد سے مین ماسٹر کمپیوٹر کو آف کرنے کا
ریقہ بتا دیتا ہوں۔ اس کرافورڈ کے کارڈ سے میں راستہ کھول لوں
۔ اس کے بعد تم نے اس کی مدد سے مین ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دینا
ہے۔ مین کمپیوٹر کے آف ہو جانے کے بعد وہاں کے تمام حفاظتی
نتظامات یکسر آف ہو جائیں گے اور پھر یہ مین سیکشن ایک عام سی
مارت بن جائے گی"...... عمران نے صفدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ مجھے بتا دیں میں یہ کام کر لوں گا"...... صفدر
نے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"آپ پھر مجھے اطلاع کیسے دیں گے کہ آپ نے راستہ کھول لیا ہے

اور آپ اندر داخل ہو چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔
"زیرو فائیو ٹرانسمیٹر کے دو سیٹ ہابرٹ سے میں لے آیا ؛
ان میں سے ایک تم رکھ لینا اور ایک میرے پاس رہے گا"۔
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں اسے آپریٹ کر لوں
صفدر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔
"تو پھر جا کر سامان وہاں سے لے آؤ اور وہاں موجود تمام ا
بھی خاتمہ کر دو تاکہ جب ہم اندر جائیں تو ہمارا عقب محفوظ ؛
سب ساتھیوں کو بھی لے آؤ میں اس دوران ان کو تمہا
ورکنگ آرڈر میں لے آؤں گا"...... عمران نے کہا اور صفدر سر
ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔

اکٹر گیری اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ آفس کا دروازہ
دھماکے سے کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اندر داخل
ڈاکٹر گیری جو ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا یکلخت
، پڑا۔ ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
یہ کیا طریقہ ہے اندر آنے کا ڈاکٹر مارش"...... ڈاکٹر گیری نے
لہجے میں کہا۔
ڈاکٹر گیری جزیرے پر اجنبی افراد موجود ہیں اور ریڈ وولف سنٹر
وجود تمام افراد جن میں کرافورڈ بھی شامل ہیں ہلاک کر دیئے
ں"...... آنے والے نے جس کا نام ڈاکٹر مارش تھا انتہائی
نا سے لہجے میں کہا۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر گیری نے
جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے جلدی کیجئے"...... ڈاکٹر مارش نے کہا
سے واپس مڑ گیا تو ادھر عمر ڈاکٹر گیری بھی لپک کر اس کے
پڑا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے
گئے جہاں دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی قد آدم مشین
تھی جس کے درمیان سکرین روشن تھی۔

"یہ لوگ مین سیکشن کی طرف ہی آ رہے ہیں ڈاکٹر
مشین کے سامنے موجود ایک اور آدمی نے مڑ کر ڈاکٹر مارش
اور ڈاکٹر مارش اور ڈاکٹر گیری دونوں مشین کے قریب
سکرین پر واقعی دو عورتیں اور تین مرد جزیرے کی سطح پر چلے
دکھائی دے رہے تھے۔ یہ سب ایکریمی تھے۔ ان میں سے دو کی
سیاہ رنگ کے تھیلے بندھے ہوئے تھے۔

"اوہ اوہ یہ کون ہیں یہ تو واقعی اجنبی ہیں۔ لیکن یہ کس
گئے"...... ڈاکٹر گیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ وولف سنٹر کے مناظر دکھاؤ مارٹن"...... ڈاکٹر مارش
مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین
بدلنے شروع ہو گئے۔ سکرین پر ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر
تو وہاں موجود لاشوں کو دیکھ کر ڈاکٹر گیری بے اختیار چونک پڑا

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... ڈاکٹر گیری
ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسی لمحے سکرین پر ایک اور منظر ابھرا

"یہ۔ یہ تو کارڈک کا آفس ہے۔ اوہ اوہ یہ آدمی وہاں کیا

ڈاکٹر گیری نے ایک اجنبی کو وہاں اکیلا کرسی پر بیٹھے دیکھ

ی کی وجہ سے تو یہ سارا دھندہ میرے نوٹس میں آیا۔ کارڈک
ں میں ماسٹر کمپیوٹر لنک موجود ہے۔ اس نے اس کا آپریشن آن
اسٹر کمپیوٹر نے مجھے مطلع کیا جس پر میں حیران ہوا کیونکہ مجھے
تھا کہ کارڈک گولڈن سپاٹ سے باہر گیا ہوا ہے اور کارڈک
ے اسے کوئی آپریٹ نہیں کر سکتا جس پر میں چیکنگ کی تو یہ
باتیں سامنے آئیں اور میں نے آپ کو رپورٹ دی"...... ڈاکٹر
نے کہا۔

یکن یہ کریں گے کیا۔ یہ مین سیکشن میں تو داخل ہی نہیں ہو
...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

ہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی ڈاکٹر گیری"...... ڈاکٹر
نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر مشین کے سامنے کھڑے مارٹن
شین کے بٹن آن کئے تو سکرین پر ایک بار پھر دو عورتوں اور
ردوں کا گروپ نظر آنا شروع ہو گیا اور پھر زمین پر بنے ہوئے
ستون کے سامنے پہنچ کر وہ سب رک گئے۔ ان میں سے ایک
نے جیب میں سے کارڈ نکالا تو ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر مارش کے
ساتھ مارٹن بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

یہ۔ یہ کارڈ۔ یہ تو راستہ کھول لیں گے اسے بند کرو"...... ڈاکٹر
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"راستہ تو اس وقت کلوز ہو سکتا ہے جب ماسٹر کمپیوٹر آ
جائے" ...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔ اس دوران اس اجنبی
ستون کے اندر کارڈ ڈال دیا تھا اور پھر ان کے سامنے ہی
ستون کے ساتھ زمین کا ایک حصہ اس طرح اوپر کو اٹھ
صندوق کا ڈھکن اٹھتا ہے اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے
چلے گئے۔

"ان کو روکو۔ روکو" ...... ڈاکٹر گیری نے حلق کے بل
ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر گیری۔ اب میرے ذہن میں پلان
ہے یہ بہرحال زیرو روم میں تو پہنچیں گے اور پھر جیسے ہی یہ
پہنچیں گے ہم انہیں آسانی سے بے ہوش کر لیں گے۔ اس کے
انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے" ...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔

"جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو" ...... ڈاکٹر گیری نے کہا تو ڈ
مارش تیزی سے مڑا اور ایک طرف دیوار کے ساتھ موجود
مشینری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے مشین کے بٹن
کرنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر گیری بھی اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔
ڈاکٹر گیری سائنس دان تھا جب کہ ڈاکٹر مارش انجینئر تھا اور
سیکشن کا آپریشنل انچارج وہی تھا اس لئے اس وقت ساری کارروائی
ڈاکٹر مارش ہی کر رہا تھا۔ اس مشین پر بھی چھوٹی سی سکرین تھی
روشن تھی اور اس پر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ڈا

ں ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد پانچوں اجنبی
ایک کر کے اس کمرے میں داخل ہوئے اور اسی لمحے ڈاکٹر
ں نے مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے اور جیسے ہی یہ بٹن پریس
ے مشین پر نظر آنے والا منظر یکلخت دھندلا سا گیا۔ چند لمحوں بعد
دوبارہ سکرین روشن ہوئی تو کمرے کے فرش پر وہ پانچوں ٹیڑھے
ے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ میں تو پریشان ہو گیا تھا" ...... ڈاکٹر گیری
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ...... ڈاکٹر مارش نے فاتحانہ انداز میں
کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ ان لوگوں کو اس
بے ہوش کر کے وہ انتہائی مسرت محسوس کر رہا ہے۔

"کرنا کیا ہے۔ انہیں ہلاک کرنا ہے" ...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر گیری یہ لوگ کون ہیں اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ
باتیں کیسے معلوم ہوں گی کیونکہ بہرحال ہمیں ہیڈ کوارٹر تو
ٹ کرنی ہو گی" ...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن کہیں یہ ہوش میں آتے ہی پھر کوئی گڑبڑ نہ کر
" ...... ڈاکٹر گیری نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب یہ گڑبڑ نہ کر سکیں گے میں انہیں بلیک روم میں پہنچا
ر وہاں انہیں رسیوں سے باندھ کر ہی انہیں ہوش میں لے آتا
اور پھر پوچھ گچھ کر کے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا" ...... ڈاکٹر

مارش نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم بہر حال ان معاملات میں مجھ سے زیادہ جلد
میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ کوئی گڑبڑ نہ ہو"...... ڈاکٹر گیری
کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا"...... ڈاکٹر مارش
کہا۔

"او کے۔ پھر ان سے پوری تفصیل حاصل کر کے انہیں ہلاک
دو اور اس کے بعد مجھے رپورٹ دو تاکہ پھر میں ہیڈ کوارٹر کو
بارے میں تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا
"بالکل ایسے ہی ہو گا ڈاکٹر گیری"...... ڈاکٹر مارش نے کہ
ڈاکٹر گیری اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گ
اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر
دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور پوری طرح بیدار
ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے
سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مین سیکشن میں
داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کرافورڈ کی جیب سے نکلنے والے
کارڈ نے راستہ کھول دیا تھا اور وہ سب ایک سرنگ کے ذریعے اندر
داخل ہو گئے تھے لیکن سرنگ کے اختتام پر وہ جیسے ہی ایک کمرے
میں داخل ہوئے بغیر کسی آواز کے کمرے کی چھت سے یکلخت تیز
روشنی کا دھارا سا ان پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن اس
طرح تاریک پڑ گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے بعد
عمران کو اب ہوش آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ماحول کا جائزہ
لینا شروع کر دیا۔ یہ کافی بڑا کمرہ تھا جس میں عمران ایک کرسی پر بیٹھا

ہوا تھا۔ اس کے جسم اور ہاتھوں کو سرخ رنگ کی رسی سے باندھا
تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر موجود
تھے۔ سب سے آخر میں صالحہ تھی جس کی سائیڈ پر ایک آدمی عمران کی
طرف پشت کئے کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر سفید رنگ کا کوٹ تھا
اس کے بازوؤں کی حرکات بتا رہی تھیں کہ وہ صالحہ کے بازو میں
انجکشن لگا رہا ہے۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں مخصوص شعاعوں سے بے
ہوش کیا گیا اور اب انجکشن لگا کر انہیں ہوش میں لایا جا رہا ہے۔
البتہ اس کے ساتھیوں کی گردنیں اسی طرح لٹکی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے
وہ سفید کوٹ والا مڑا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جو اس نے
ایک طرف کونے میں پھینک دی۔

" انتہائی جدید ہسپتال ہے یہ۔ کہ مریضوں کو بیڈ کی بجائے
کرسیوں پر بٹھا کر ان کا علاج کیا جا رہا ہے "...... عمران نے کہا تو وہ
آدمی ایک جھٹکے سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

" تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آ گیا۔ انجکشن لگنے اور ہوش میں
آنے کے درمیان بیس منٹ کا وقفہ تو لازمی ہوتا ہے "...... اس سفید
کوٹ والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وقفے نے خود ہی مہربانی کر لی اور جلد ختم ہو گیا۔ لیکن جو کچھ
میں نے پوچھا ہے اس کا تم نے جواب نہیں دیا "...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ہسپتال میں نہیں بلکہ مذبح خانے میں ہو۔ ابھی تھوڑی دیر
بعد تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا "...... اس سفید کوٹ والے نے کہا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ
کھول کر وہ باہر نکلا تو دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا اور عمران
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا
شکر ادا کر رہا تھا کہ مین سیکشن میں اس طرح اچانک بے ہوش ہو
جانے کے باوجود وہ اور اس کے ساتھی زندہ تھے۔ اسے اپنی بندش کی
طرف سے کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ اس کے ناخنوں میں بلیڈ موجود
تھے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو جو اس کے عقب میں کر کے باندھے
گئے تھے مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد
جب اسے محسوس ہو گیا کہ ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر آ گئے ہیں تو
اس نے ان بلیڈوں کی مدد سے رسی کو کاٹنے کی کوشش شروع کر
دی۔ لیکن چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرنے
لگے کیونکہ باوجود کوشش کے یہ سرخ رنگ کی رسی کسی طرح کٹ
ہی نہ رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ رسی کی بجائے
کسی پتھر پر ناخن چلا رہا ہو۔

" یہ کسی خاص ریشے سے بنی ہوئی رسی ہے شاید "...... عمران
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اسے اپنے ساتھ موجود تنویر کی کراہ
سنائی دی تو اس نے گردن گھمائی۔ تنویر ہوش میں آنے کے پراسس
سے گزر رہا تھا۔ تنویر کے بعد بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کے جسم میں

حرکت کے تاثرات ابھر رہے تھے۔ عمران نے اس دوران اپنی کوشش جاری رکھی تھی لیکن رسی کسی صورت بھی کٹنے میں نہ آرہی تھی اور پھر ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے۔

"عمران صاحب آپ نے مین سیکشن میں داخل ہوتے ہی ماسٹر کمپیوٹر کو آف کیوں نہ کر دیا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"جب تک ہم کسی خاص حصے تک نہ پہنچ جاتے اس وقت تک ماسٹر کمپیوٹر کو کیسے آف کیا جا سکتا تھا۔ اس کے آف ہونے کے بعد تو سارے راستے خود بخود بلاک ہو جاتے اور ہم اندر پہنچ جانے کے باوجود اندر نہ پہنچ سکتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے ابھی تک رسی نہیں کاٹی۔ کیا تمہارے ناخنوں سے بلیڈ نکال لئے گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کافی دیر سے کوشش کر رہا ہوں لیکن یہ رسی شاید کسی خاص ریشے سے بنائی گئی ہے کہ کسی طرح کٹنے میں ہی نہیں آرہی"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی۔ دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے جن میں سے ایک تو وہی تھا جس نے انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگائے تھے اور دوسرا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس نے بھی لباس کے اوپر سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے موجود خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم لوگ کون ہو اور کس طرح گولڈن سپاٹ میں داخل ہوئے

تھے"...... ادھیڑ عمر نے جو پہلی بار آیا تھا انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ مہذب لوگوں کی طرح اپنا تعارف کرائیں پھر گفتگو ہو گی"...... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں چونک عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا نام ڈاکٹر مارش ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ڈاکٹر سولجر"۔ ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیا ہیں۔ میرا مطلب ہے گولڈن سپاٹ کے اس مین سیکشن میں آپ کا عہدہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں انتظامی انچارج ہوں۔ میں نے انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے جب کہ ڈاکٹر سولجر طب کے ڈاکٹر ہیں اور یہ یہاں کے ایمرجنسی ہسپتال کے انچارج ہیں"...... ڈاکٹر مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر گیری کہاں ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر مارش اور ڈاکٹر سولجر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ تو سائنس دان ہیں اور مین سیکشن کے ہیڈ ہیں۔ وہ فارغ نہیں ہیں اس لئے وہ یہاں نہیں آسکتے اور اب تم اپنے متعلق تفصیل بتاؤ گے"...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔

"میرا نام ڈیوک ہے اور یہ سب میرے ساتھی ہیں اور ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم سے ہے۔ ایک ایسی سرکاری

تنظیم جو اس بات کی چیکنگ کرتی ہے کہ دوسرے ممالک کے
سائنس دان جو کچھ کر رہے ہیں کیا ایکریمیا ان سے بے خبر تو نہیں
ہماری تنظیم کو اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل کی سرپرستی میں ایک
پرائیوٹ تنظیم کراکون بحرالکاہل کے اس جزیرے میں انتہائی
خوفناک اور جدید ساخت کے میزائلوں کی تنصیب میں مصروف ہے
جس پر ہم نے حکومت ایکریمیا کو اطلاع دی۔ حکومت ایکریمیا نے
حکومت اسرائیل سے بات کی تو حکومت اسرائیل نے ایسی کسی
لیبارٹری یا تنصیب سے یکسر انکار کر دیا لیکن ہماری اطلاع حتمی تھی
اس لئے حکومت ایکریمیا نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس سلسلے میں شواہد
اور ثبوت اکٹھے کریں جس پر ہم ٹاکس پہنچے اور پھر وہاں سے ہم
جزیرے ہابرٹ پہنچ گئے۔ ہم نے ریڈ وولف سیکشن کے چیف کارڈک
سے بات کی تھی۔ کارڈک نے ہمیں اس جزیرے پر بلوایا تھا لیکن
وہاں کارڈک نے یہاں کے بارے میں کچھ بتانے سے یکسر انکار کر دیا
بلکہ الٹا ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے ہمیں
کارڈک اور ہمیں لے آنے والی آبدوز کے کیپٹن راشیل کو ہلاک کرنا
پڑا۔ البتہ وہاں کے ایک آدمی سے ہمیں یہاں کے بارے میں ضروری
تفصیلات مل گئیں۔ کارڈک اور راشیل دونوں کی جیبوں سے
خصوصی ساخت کے کمپیوٹر کارڈز بھی ہمیں مل گئے۔ ان کی مدد سے ہم
یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمارا مقصد اس سیٹ اپ کو کسی طرح
نقصان پہنچانا نہیں بلکہ ہمیں صرف معلومات حاصل کرنی ہیں"۔

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کیا تم اپنی بات کی تصدیق کر سکتے ہو"...... ڈاکٹر مارش نے
کہا۔
"ہاں کیوں نہیں۔ میری جیب میں ایک خصوصی فکسڈ فریکونسی
ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ تم اسے نکالو اور اس کا بٹن آن کر کے میری
بات کراؤ۔ پھر تم جس طرح چاہو گے اسی طرح تصدیق کرا دی جائے
گی"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر مارش اٹھا اور اس نے عمران
کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب
سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے غور سے
ٹرانسمیٹر کو دیکھا۔
"یہ تو محدود حیطہ عمل کا زیرو فائیو فکسڈ ٹرانسمیٹر ہے اس سے تم
کس طرح تصدیق کرا سکتے ہو"...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔
"میں نے کب کہا کہ یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے تو یہ کہا
ہے کہ اس سے میں اپنے آدمی سے رابطہ کر کے اسے ہدایات دے
دوں گا اور پھر میرا وہ آدمی تمہاری بات ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے کرا
دے گا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر مارش نے اس انداز میں
سر ہلا دیا جیسے عمران کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ اس نے
ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے عمران کے منہ کے قریب کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ڈیوک کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے
کہا۔

"لیں جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمی
صفدر کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی ویسے وہ ایکریمین لہجے میں ہی
کر رہا تھا۔

"مسٹر جیکب۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت گ
سپاٹ کے مین سیکشن کے اندر موجود ہوں۔ یہاں ہمیں بے ہو
کے کور کر لیا گیا تھا۔ یہاں کے انتظامی انچارج ڈاکٹر مارش کو
نے بتایا ہے کہ ہمارا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا ہے
سیٹ اپ کو نقصان پہنچانا نہیں ہے لیکن وہ ظاہر ہے میری باتو
تصدیق چاہتے ہیں اور یہ تصدیق اس وقت ہی ہو سکتی ہے جب آ
رابطہ آف کر کے ہیڈ کوارٹر سے ان کی بات کرا دو۔ اوور"۔ عم
نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں رابطہ آف کر کے بات کرا دیتا ہوں۔ اوور ا
آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
گیا تو ڈاکٹر مارش نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ کس طرح رابطہ کرائے گا"...... ڈاکٹر مارش نے ا
ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد وہ انتظامات کر دے گا"...... عمران
جواب دیا اور ڈاکٹر مارش واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا لیکن تھوڑی د
بعد دروازے کے باہر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں
ڈاکٹر مارش اور ڈاکٹر سولجر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے

دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"ڈاکٹر مارش ماسٹر کمپیوٹر یکلخت خود بخود ڈیڈ ہو گیا ہے۔ آپ فوراً
آ"...... آنے والے نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اوہ نہیں۔ ویری بیڈ"...... ڈاکٹر
ش نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ
نائی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آنے والا اور ڈاکٹر سولجر
ی اس کے پیچھے باہر چلے گئے اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر نے اپنا کام
ر دیا ہے۔ لیکن اب اس کے لئے مسئلہ ان رسیوں کی بندش سے
زادی تھی اور بلیڈ بہرحال کام نہ کر رہے تھے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ
یکھ کر چونک پڑا کہ صالحہ نے تیزی سے اپنے جسم کے گرد بندھی
وئی سرخ رسی کو کھولنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر
ھڑی ہو گئی۔

"ویل ڈن صالحہ۔ جلدی سے دروازہ بند کرو جلدی کرو"۔ عمران
نے کہا تو صالحہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے
کہ وہ دروازہ بند کرتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو
دمی جن کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے تیزی سے اندر داخل ہوئے۔
وہ شاید باہر موجود تھے اور صالحہ کے دروازے کی طرف دوڑنے کی
واز سن کر اندر آئے تھے لیکن صالحہ نے واقعی حیرت انگیز ردعمل کا
مظاہرہ کیا۔ جیسے ہی یہ دونوں اندر آئے صالحہ کا جسم بجلی کی سی تیزی
سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے

ٹکرا کر نیچے گرے اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح صالحہ
یکلخت چھلانگ لگائی اور ان دونوں کے ہاتھوں سے نکل جانے
مشین پسٹل میں سے ایک کو اس نے جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی
مشین پسٹل کی آواز اور ان دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ
کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ شاید پلک جھپکنے سے بھی پہلے مکمل
گیا اور صالحہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور پھر اسی
دوڑتی ہوئی وہ سب سے پہلے عمران کے عقب میں آئی اور دوسرے
لمحے عمران کے ہاتھ رسی کی بندش سے آزاد ہو چکے تھے۔ صالحہ
سے آگے بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گئی جب کہ عمران نے انتہا
تیز رفتاری سے اپنے جسم کے گرد ڈھیلی پڑ جانے والی رسیاں کھو
شروع کر دیں۔ اندر آنے والے دونوں آدمی اب تک ساکت ہو
تھے۔ ان کے دل میں اتر جانے والی گولیوں نے انہیں زیادہ دیر تک
کی بھی مہلت نہ دی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ سب رسیوں
بندشوں سے آزاد ہو چکے تھے۔ اسی لمحے عمران نے آگے بڑھ
دروازے کا لاک کھولا لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس
نے اپنے ساتھیوں کو بھی مخصوص اشارہ کیا تو وہ سب تیزی سے
دروازے کی سائیڈ میں دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر مارش تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن
دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھلا اور ایک دھماکے سے قلابازی کھا
فرش پر جا گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم سید

لیا اور اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہو رہا تھا عمران نے اسے
ے سے پکڑ کر مخصوص انداز میں اٹھا کر نیچے پٹخا تھا۔ عمران نے
کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور ایک کاندھے پر رکھا اور پھر پہلے
طرح اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ڈاکٹر مارش کا تیزی
مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن بہرحال وہ
ہوش ہی رہا تھا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا اور پھر
کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے
ہٹا لئے اور پھر ساتھ کھڑی صالحہ سے مشین پسٹل پکڑ کر اس نے
کی نال ڈاکٹر مارش کے سینے کی طرف کر دی۔ ڈاکٹر مارش نے
ہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ڈاکٹر مارش اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں
لی مار دوں گا"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم تو رسیوں سے بندھے ہوئے
ھے پھر تم نے۔ اوہ۔ تم نے دونوں سیکورٹی والوں کو بھی ہلاک کر
یا ہے"...... ڈاکٹر مارش نے گھبرائے ہوئے اور خوفزدہ سے لہجے میں
کہا۔

"تمہارے ان سیکورٹی والوں نے ہمیں ہلاک کرنا چاہا جس پر
ہمیں حرکت میں آنا پڑا اور ان رسیوں سے آزادی ہمارے لئے کوئی
مسئلہ نہیں ہوتا۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے"...... عمران نے سرد لہجے

میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر کسی حکم کے یہ تمہیں مار د
ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں تو تم سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم
سے غلط بیانی کیوں کی تھی۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہار
ساتھی نے جو ریڈ وولف سنٹر میں کارڈک کے آفس میں مو
وہاں کے ماسٹر کمپیوٹر لنکر سے ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دیا تھا لیـ
نے اسے بحال کر دیا ہے کیونکہ یہ ماسٹر کمپیوٹر میرا اپنا ایجاد کر
اور میں نے اس میں انتہائی خصوصی تحفظات رکھے ہوئے ہیں
تم نے کیوں غلط بیانی کی"...... ڈاکٹر مارش نے کہا تو عمران
اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ڈاکٹر مارش نے جو کچھ بتایا
واقعی عمران کے لئے بھی حیرت انگیز تھا۔ وہ کارڈک کے آفس
موجود ماسٹر کمپیوٹر لنک سیٹ میں ایسے انتظامات کر کے آیا
ایک بار آف ہونے کے بعد ماسٹر کمپیوٹر کو دوبارہ آن نہ کیا جا
لیکن ڈاکٹر مارش بتا رہا تھا کہ اس نے اسے آن کر لیا ہے اس
واقعی ڈاکٹر مارش ماسٹر کمپیوٹر کے سلسلے میں خصوصی مہارت
تھا۔

"میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی تصدیق اس وقت ہی ہو
تھی جب ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دیا جاتا"...... عمران نے جواب دیا

"نہیں یہ تم فضول بات کر رہے بہرحال اب میں نے فیصلہ
ہے کہ تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے گولڈن سپاٹ سے باہر بھجوا

ہے۔ گو تم نے دو سیکورٹی والوں کو ہلاک کر کے ناقابل معافی
کیا ہے لیکن میں تمہارے اس جرم کو بھی نظر انداز کر دیتا
ں"۔ ڈاکٹر مارش نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
ر مارش واقعی محض انجینئر تھا اس لئے اس حالت میں بھی وہ ایسی
ں کر رہا تھا۔

"لیکن جب تم زندہ رہو گے تو ایسا کرو گے۔ اس مشین پسٹل
موجود ایک گولی تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑے گی"۔ عمران
کہا تو ڈاکٹر مارش کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات
ر آئے۔

"کیا مطلب۔ تم مجھے کیوں ہلاک کرو گے تم تو صرف معلومات
صل کرنے آئے ہو اور تم ہمارے دشمن نہیں ہو"...... ڈاکٹر
ش نے کہا۔

"تم بغیر معلومات حاصل کئے ہمیں باہر بھجوانے کی بات کر رہے
و اس لئے میں نے یہ بات کی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر ڈیوک۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ بہرحال احمق آدمی ہو۔
م ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب ماسٹر کمپیوٹر آن
و تو تم اس کمرے سے باہر نکلتے ہی خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے۔ جب
ہ میں تمہیں زندہ واپس بھجوانا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر مارش نے
ہا۔

"وہ کس طرح۔ جزیرے سے باہر جانے کے لئے بھی تو بہرحال

ہمیں اس کمرے سے باہر جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"میرے پاس وہ آلہ موجود ہے جس سے میں جس وقت
ماسٹر کمپیوٹر کو آن آف کر سکتا ہوں اور میں اسے اس وقت تک
رکھوں گا جب تک تم جزیرے سے باہر نہیں چلے جاتے"......
مارش نے کہا۔
"کہاں ہے وہ آلہ مجھے دکھاؤ تاکہ مجھے یقین ہو سکے کہ تم
ساتھ بلف نہیں کر رہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر مارش
کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک ریموٹ کنٹرول جو
نکال کر عمران کو دکھانے لگا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے آلہ
اس پر دو بٹن موجود تھے۔ ایک بٹن کا رنگ سرخ تھا جب کہ دو
کا رنگ سفید تھا۔
"سرخ بٹن دبانے سے کمپیوٹر آف ہو جاتا ہے اور جب تک
بٹن پریس نہ کیا جائے اس وقت تک آف رہتا ہے۔ سفید بٹن پر
کرنے پر ماسٹر کمپیوٹر آن ہو جاتا ہے اور اس آلے کی وجہ سے ہی
زندہ یہاں تک پہنچ گئے تھے ورنہ تو جس کمرے میں تم بے ہو
ہوئے تھے وہاں سے اندر تمہیں لے آتے ہوئے تم ہلاک ہو جا
کیونکہ اس کے بعد ماسٹر کمپیوٹر کی عملداری شروع ہو جاتی ہے
ڈاکٹر مارش نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس کمرے میں ماسٹر کمپیوٹر کیوں کام نہیں کر سکتا"
عمران نے کہا۔

"میں نے چند کمروں کو پرائیوٹ رکھا ہوا ہے تاکہ ہماری
پرائیوٹ لائف ڈسٹرب نہ ہو۔ یہ کمرہ بھی ایسے ہی کمروں میں سے
ایک ہے"...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔
"لیکن ہم مکمل معلومات حاصل کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جا
سکتے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہمیں پورا سیکشن دکھا
دو اور ہمیں تفصیل سے بتا دو کہ یہاں کیا ہو رہا ہے"...... عمران
نے کہا۔
"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ تم زندہ رہنا
چاہتے ہو تو یہاں سے واپس چلے جاؤ اور بس"...... ڈاکٹر مارش نے
کہا تو عمران نے وہ آلہ جیب میں رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو
گھوما تو کمرہ ڈاکٹر مارش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ
اچھل کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران
کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا ڈاکٹر مارش دوسری
ضرب کھا کر گھٹے گھٹے انداز میں چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔
"ختم کر دو اسے کیوں زندہ چھوڑ رہے ہو"...... تنویر نے قدرے
غصیلے لہجے میں کہا۔
"ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام لینا پڑ جائے"۔
عمران نے کہا اور پھر جیب سے وہی آلہ نکال کر اس نے اس کا سرخ
بٹن پریس کر دیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔
"اسے کرسی پر ڈال کر کرسی سے باندھ دو جلدی کرو"...... عمران

نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل اس کے حکم کی تعمیل میں معرو
گئے۔ چند لمحوں بعد جب بے ہوش ڈاکٹر مارش کو باندھ دیا
عمران واپس مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔ یہ ایک طویل بند راہ
تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے آگے
چلے گئے۔ لیکن پھر جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے اچانک چھت
ایک بار پھر ان سب کے جسموں پر تیز روشنی کا دھارا پڑا اور ایک
پھر عمران کو اپنا ذہن تاریکی میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے
آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس
احساسات انتہائی تیز رفتاری سے تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران کی کال ملنے کے بعد صفدر نے عمران کے بتائے ہوئے
ریقے کے مطابق ماسٹر کمپیوٹر لنک کو آپریٹ کیا اور پھر تیز تیز قدم
ٹھاتا ہوا وہ اس کمرے سے باہر آگیا۔ عمران نے جس انداز میں بات
ی تھی اس سے صفدر سمجھ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نارمل
حالات میں نہیں ہیں اس لئے وہ جلد از جلد ان تک پہنچنا چاہتا تھا۔
موڑی دیر بعد وہ راہداری میں موجود پھاٹک کھول کر باہر آگیا۔ یہ
یک خاصا بڑا جزیرہ تھا اور جزیرے پر درخت اور اونچی نیچی جھاڑیاں
کثرت سے موجود تھیں۔ صفدر تیزی سے اس طرف کو بڑھتا چلا گیا
جس طرف کا عمران نے اسے بتایا تھا اور پھر وہ درختوں سے خالی
یک قطعے میں پہنچ گیا جہاں زمین کا ایک حصہ کسی ڈھکن کی طرح
ٹھا ہوا تھا اور ایک سرنگ بھی نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔
صفدر تیزی سے اس سرنگ میں اترتا چلا گیا۔ طویل سرنگ کا اختتام

ایک کمرے میں ہوا اور صفدر جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہ
بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ضروری اور قیمتی اسلحے اور سائنسی ۔
سے بھرے ہوئے دونوں بیگ جو کیپٹن شکیل اور تنویر کے پاس
اس کمرے میں فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ بند تھے۔ صفدر نے ب
سے باری باری انہیں کھول کر دیکھا ان میں سامان موجود تھا۔
"اس کا مطلب ہے کہ عمران اور دوسرے ساتھی خطرے
ہیں"...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان میں
ایک بیگ میں سے ایک مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین چی
کر کے اس نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور ایک طرف بنے ہوئے خلا
بڑھتا چلا گیا۔ بیگ اس نے اس لئے وہیں چھوڑ دیئے تھے کہ وہ دونو
بیگ اٹھا کر آزادی سے حرکت نہ کر سکتا تھا جب کہ اس نقطہ نظر
عمران اور اس کے ساتھی بہرحال خطرے میں تھے اور اس نے جم
قدر جلد ممکن ہو سکے ان تک پہنچنا تھا۔ اس کمرے کی دیوار میں موجو
خلا سے وہ جس راہداری میں داخل ہوا تھا وہ خاصی طویل تھی اور اس
کا اختتام بھی ایک ایسے ہی خلا پر ہو رہا تھا جس سے گزر کر وہ یہاں
تک پہنچا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا لیکن ابھی اس
نے آدھی راہداری کراس کی تھی کہ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی
اس کے عقب میں اور سامنے موجود دونوں خلا برابر ہو گئے اور اس
کے ساتھ ہی چھت پر سے اس پر تیز روشنی کا دھارا سا پڑا اور صفدر کا
ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے

میں روشنی کی لہریں دوڑتی ہیں اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی
کی لہریں دوڑنے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا تاریک ذہن اور
زیادہ روشن ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل
گئیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ ایک
چھوٹے سے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کو
سرخ رنگ کی رسی سے باندھا گیا ہے جب کہ اس چھوٹے سے کمرے
میں ایک میز اور چار کرسیوں کے علاوہ ایک لوہے کی الماری بھی
موجود تھی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ صفدر نے رسیوں کو چیک کرنا
شروع کر دیا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ رسی کی گانٹھ
اس کی سائیڈ میں بندھی ہوئی تھی۔ اس نے چند لمحوں میں گانٹھ کھول
لی اور گانٹھ کھلتے ہی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں۔ چنانچہ اس نے دونوں
ہاتھوں کو حرکت میں لا کر اس نے ڈھیلی پڑی ہوئی رسیاں کھولنا
شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ آزاد ہو چکا تھا اور پھر ابھی وہ کرسی
سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر
داخل ہوا لیکن جب اس نے صفدر کو رسیوں سے بندھا بیٹھا ہوا
دیکھنے کی بجائے آزاد کھڑا دیکھا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔
اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے اور صفدر نے
اس کی اس حیرت سے فائدہ اٹھایا اور وہ اچانک کسی بھوکے عقاب
کی طرح اس پر جھپٹ پڑا دوسرے لمحے وہ نوجوان صفدر کے سینے سے
لگا ہوا تھا جب کہ صفدر نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس

کی کمرے کے گرد ڈالا ہوا تھا۔
"خبردار اگر آواز نکالی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔ صف
نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے یہ کارروائی اس لئے کی تھی کہ ا
اس کمرے سے باہر کے حالات معلوم نہ تھے اس لئے اسے خطر
کہ نوجوان کے منہ سے چیخ نکلی تو ہو سکتا ہے کہ باہر اس کے سا
موجود ہوں اور صفدر خالی ہاتھ تھا وہ مشین پسٹل جو اس کے ہ
میں تھا وہ ظاہر ہے راہداری میں بے ہوش ہونے کی وجہ سے اس
ہاتھ سے نکل گیا تھا اس لئے وہ پہلے اس نوجوان سے حالات مع
کرنا چاہتا تھا۔ صفدر کی بات پر جب اس نوجوان نے اثبات میں
ہلایا تو صفدر نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر بازو اس کی گردن
گرد لپیٹ دیا۔

"مم۔ مم میں تو تمہارا ہمدرد ہوں۔ اگر میں تمہیں اٹھا کر یہاں
لے آتا تو اب تک تم ہلاک ہو چکے ہوتے"...... نوجوان نے کہا۔
"تم کون ہو اور کس طرح میرے ہمدرد ہو۔ تفصیل ب
ورنہ"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔
"میں یہاں سیکورٹی میں ہوں۔ میرا تعلق ایکریمیا سے ہے تم
ایکریمی ہو اور مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا کی ایک سرکاری ٹیم یہا
معلومات حاصل کرنے آئی ہے کیونکہ یہ لیبارٹری حکومت اسرائی
کے تحت ہے اور اس نے یقیناً حکومت ایکریمیا سے اصل بات چھپا
ہو گی اس لئے حکومت نے ٹیم یہاں بھجوائی ہے۔ اس ٹیم کو پکڑ لیا گ

ا لیکن پھر یہ ٹیم پراسرار طور پر رسیوں سے آزاد ہو گئی اور انہوں نے
ڈاکٹر مارش کو باندھ دیا۔ انہوں نے ماسٹر کمپیوٹر کو پہلے آف کر دیا تھا
لیکن ڈاکٹر مارش نے اسے دوبارہ بحال کر لیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ
اسے آف کیا تو ڈاکٹر مارش کے اسسٹنٹ ڈاکٹر مارٹن نے اسے بحال
کر لیا اور جس وقت ماسٹر کمپیوٹر بحال ہوا وہ سب اسی حصے میں موجود
تھے جہاں بے ہوش کر دینے والی شعاعوں کے آلات نصب ہیں اس
لئے ماسٹر کمپیوٹر نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ ادھر تم اس وقت
اندرونی راہداری سے گزر رہے تھے۔ ماسٹر کمپیوٹر بحال ہوتے ہی وہاں
پر تم بے ہوش ہو گئے۔ میری ڈیوٹی اس راہداری کے کنٹرول پر تھی۔
میں نے تمہیں چیک کر لیا میں سمجھ گیا کہ تم اسی ٹیم سے متعلق ہو
اور کسی وجہ سے علیحدہ ہو۔ میں نے تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں اس
خفیہ کمرے میں لا کر باندھ دیا تاکہ پہلے تمہارے بارے میں تفصیلی
چھان بین ہو سکے پھر تمہارے متعلق فیصلہ ہو۔ میں پہلے تمہیں بے
ہوشی دور کرنے والا انجکشن لگا کر گیا تھا چونکہ انجکشن لگنے اور ہوش
میں آنے کے درمیان بیس منٹ کا وقفہ ہوتا ہے اس لئے میں اس ٹیم
کے بارے میں معلومات حاصل کرنے چلا گیا تھا"...... اس نوجوان
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔
"میرا نام مارک ہے میں کرسچن ہوں یہودی نہیں ہوں لیکن
یہاں رہنے کے لئے میں یہودی بنا ہوا ہوں۔ یہاں دو سال تک جو

کام کرے پھر اسے ساری عمر کام کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ا
لئے میں یہاں کام کرنے آگیا ہوں۔ سیکورٹی آفیسر کرافورڈ میرا واقف
ہے اس نے مجھے یہاں رکھوایا ہے"...... مارک نے جواب دیا۔

"وہ ٹیم اب کہاں ہیں اور کس حالت میں ہے"...... صفدر
پوچھا۔

"یہاں سے کچھ دور ایک بڑا تہہ خانہ ہے وہاں انہیں رکھا گیا۔
اور اب انہیں ہوش میں نہیں لایا جائے گا کیونکہ اب انچارج ڈا
گیری اسرائیل حکام کو ان کے بارے میں اطلاع دے رہے ہیں
وہ جیسے کہیں گے ویسے کیا جائے گا"...... مارک نے جواب دیا۔

"سنو اگر تم مجھے اس ٹیم تک لے چلو تو میرا واعدہ ہے کہ تمہیں
اتنی رقم مل جائے گی کہ تمہیں یہاں دس سال کام کر کے بھی نہیں
ملے گی اور اس کے ساتھ ایکریمیا میں انتہائی اعلیٰ عہدہ بھی ملے گا۔
مسئلہ ایکریمیا کی سلامتی کا مسئلہ ہے"...... صفدر نے بازو اس کی
گردن سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ میں تو پہلے ہی ایکریمیا کی خاطر تمہیں اٹھا کر
یہاں لے آیا ہوں"...... مارک نے جواب دیا تو صفدر نے اسے چھوڑ
دیا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں ایسے راستے سے لے جاؤں گا کہ نہ ہی
ماسٹر کمپیوٹر کو معلوم ہو گا اور نہ ہی کسی اور کو"...... مارک نے
ایک ہاتھ سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

"وہ ماسٹر کمپیوٹر ہے کہاں۔ کیا یہاں نزدیک ہے"...... صفدر
نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... مارک نے چونک کر پوچھا۔

"تم پہلے مجھے وہاں لے چلو۔ تاکہ میں اسے آف کر دوں۔ ورنہ تو
ماری ٹیم پھر اس کے کسی حربے کا شکار ہو جائے گی"...... صفدر
نے کہا۔

"لیکن وہاں تم داخل ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ جیسے ہی تم وہاں
اخل ہو گے ماسٹر کمپیوٹر نے تمہیں خود بخود بے ہوش کر دینا ہے۔
ہاں ماسٹر کمپیوٹر کا راج ہے۔ یہاں ایسے آلات جگہ جگہ نصب ہیں کہ
ہاں کوئی اجنبی نظر آتا ہے اسے فوراً بے ہوش کر دیا جاتا ہے"۔
رک نے کہا۔

"کیا صرف بے ہوش کیا جاتا ہے یا ہلاک بھی کر دیا جاتا ہے"۔
فدر نے پوچھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا صرف بے ہوش کر سکتا
ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ غلطی سے کسی کو اجنبی سمجھ لے۔ اس
ئے یہاں ایسا سسٹم بنایا گیا ہے"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے
ا۔

"کیا وہاں داخل ہونے پر ہی یہ کام ہو گا یا پہلے ہی ہو جائے"......
صفدر نے پوچھا۔

"نہیں سنٹرل آپریشن روم تک تو میں تمہیں بحفاظت لے جا سکتا

ہوں لیکن سنٹرل آپریشن روم میں جیسے ہی تم داخل ہو گے بے
ہو جاؤ گے"...... مارک نے جواب دیا۔

"آپریشن روم میں کون کون موجود ہے"...... صفدر نے پو

"تین افراد ہیں۔ ایک ڈاکٹر مارٹن اور دو اس کے اسسٹ
ویسے اکثر ڈاکٹر مارش بھی وہیں ہوتا ہے۔ بہر حال یہ تین اف
حالت میں وہاں موجود رہتے ہیں"...... مارک نے جواب دیا۔

"مشین پسٹل جو بے ہوش ہوتے وقت میرے ہاتھ میں
کہاں ہے"...... صفدر نے پوچھا

"وہ میں اٹھا لایا تھا۔یہاں الماری میں ہے"...... مارک نے
اور دیوار کے ساتھ موجود لوہے کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ ص
اس کے ساتھ تھا۔ مارک نے الماری کھولی اور اس میں سے مش
پسٹل اٹھایا تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر اس سے مشین پسٹل لیا اور ا
کا میگزین چیک کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"یہ تم ساتھ کیوں لے جا رہے ہو"...... مارک نے پوچھا۔

"صرف اپنی حفاظت کے لئے"...... صفدر نے کہا۔

"تم ماسٹر کمپیوٹر کو کیسے آف کرو گے۔ کیا تم انجینئر ہو"۔ مارک
نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم فکر نہ کرو یہ میرا کام ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن میں تمہارے ساتھ سنٹرل آپریشنل روم میں داخل نہیں ہ
سکتا ورنہ مجھے پکڑ لیا جائے گا۔ وہاں سوائے خاص آدمیوں کے باق

سب کا داخلہ ممنوع ہے"...... مارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم صرف مجھے وہاں تک پہنچا دو۔ اس کے بعد تم بے
شک ایک طرف ہٹ جانا"...... صفدر نے کہا۔

"کیا تم واقعی وعدہ پورا کرو گے رقم اور عہدے والا"...... مارک
نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو اول تو میں وعدہ نہیں کرتا لیکن اگر کرتا ہوں تو
اسے ہر صورت میں پورا کیا جاتا ہے۔ میرے لئے اس وعدے سے
زیادہ آسان تمہاری گردن توڑنا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم
محب وطن آدمی ہو اس لئے میں تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ
مراعات اور دولت دلواؤں گا"...... صفدر نے کہا تو مارک کے
چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اندرونی دروازہ کھولا
اور دوسری طرف جھانک کر اس نے صفدر کو آنے کا اشارہ کیا تو
صفدر تیزی سے دروازہ کراس کر کے اس دوسرے کمرے میں داخل
ہو گیا۔ مارک نے آگے بڑھ کر اس کمرے کا عقبی دروازہ کھولا اور سر
باہر نکال کر اس نے ادھر ادھر جھانکا یہ ایک بند راہداری تھی۔

"یہ راہداری آگے جا کر مڑتی ہے اور پھر اس کا اختتام سنٹرل
آپریشن روم کے دروازے پر ہوتا ہے"...... مارک نے کہا اور کمرے
سے نکل کر راہداری میں پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کا
موڑ مڑ کر ایک دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازہ بند تھا۔

"یہ دروازہ کیسے کھلے گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ٹھہرو میں اسے کھلواتا ہوں لیکن تم خاموش رہنا البتہ یہ بتا دوں کہ جیسے ہی دروازہ کھلے گا تم ان کے سامنے آجاؤ گے اور اگر اندر داخل ہوئے تو خود بخود بے ہوش ہو جاؤ گے"...... مارک نے کہا۔

"تم فکر مت کرو دروازہ کھلواؤ"...... صفدر نے کہا تو مارک نے دروازے کے ساتھ دیوار پر ہاتھ مارا تو ایک چوکھٹا کھل گیا۔ اس میں مائیک موجود تھا جس کے نیچے ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ مارک نے وہ بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارک ہوں ڈاکٹر۔ ایک مشین پسٹل وے تھری پر پڑا ہوا ہے"...... مارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مشین پسٹل۔ اوہ اچھا میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی چٹاک کی آواز سے دیوار برابر ہو گئی۔

"اب تمہارا کام ہے۔ میں جا رہا ہوں"...... مارک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک اور سائیڈ پر چلا گیا۔ صفدر نے مشین پسٹل ہاتھ میں لیا اور دروازے کی سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان دروازے پر نظر آیا۔ اس کے جسم پر سفید کوٹ موجود تھا۔ اسی لمحے صفدر کا بازو آگے بڑھا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے سائیڈ راہداری میں جا گرا۔ صفدر نے اسے گردن سے پکڑ کر اس انداز میں

اچھال دیا تھا کہ وہ نیچے گر کر پھر اٹھ ہی نہ سکا تھا۔

"کیا ہوا کیا ہوا"...... اچانک اندر سے دو افراد کی چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ صفدر اب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا تھا دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو آدمی تیزی سے اس دروازے سے نکل کر اس سائیڈ کی طرف مڑے جدھر پہلے والا آدمی موجود تھا جیسے ہی وہ دونوں باہر آئے صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور وہ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ صفدر نے اچھل کر پہلے ایک کی کنپٹی پر لات ماری اور پھر یہی کام اس نے دوسرے سے کیا اور وہ دونوں جو صرف ٹیکنیکل فیلڈ کے آدمی تھے ایک ضرب سے ہی بے ہوش ہوگئے۔

"تم تو واقعی بے حد تیز آدمی ہو۔ لیکن اب کیا کرو گے"...... اسی لمحے مارک نے سائیڈ راہداری سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ اگر یہاں فائرنگ کی جائے تو کسی کو معلوم تو نہ ہو جائے گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ راہداری سیف ہے۔ اسے ذاتی استعمال میں لایا جاتا ہے"...... مارک نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی دہلیز میں کھڑے ہو کر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر اس کی نظریں ایک سائیڈ پر پوری دیوار کے ساتھ پھیلی ہوئی دیوہیکل مشین پر جم گئیں۔ یہ مشین فرش سے چھت تک تھی اور اس کی چوڑائی تقریباً بیس فٹ کے

قریب تھی اور اس پر اس قدر چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے کہ
جیسے چراغاں ہو رہا ہو۔ بے شمار ڈائل تھے اور لاتعداد چھوٹے بڑے
اور مختلف رنگوں کے بٹن تھے۔

"یہی ماسٹر کمپیوٹر ہے شاید"...... صفدر نے مڑ کر مارک سے کہا۔

"ہاں دائیں طرف پوری دیوار کے ساتھ پھیلا ہوا ہے"۔ مارک
نے کہا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا تو صفدر نے یکلخت مشین پسٹل سیدھا
کیا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کی آوازوں کے
ساتھ ہی گولیاں اس مشین سے ٹکرائیں اور چند لمحوں بعد ایک ہلکا سا
دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ مشین پر جلنے والے سارے کے سارے
بلب یکلخت بجھ گئے۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ کیا تم نے ماسٹر کمپیوٹر پر فائرنگ کی
ہے"...... مارک نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"...... صفدر نے اب اطمینان سے اندر داخل ہوتے
ہوئے کہا کیونکہ اب ماسٹر کمپیوٹر بیکار ہو چکا تھا۔ اس کے پیچھے مارک
بھی اندر آ گیا تھا۔

"لیکن اس پر تو میزائل بھی اثر نہیں کر سکتے۔ مشین پسٹل کی
گولیوں نے اسے کیسے آف کر دیا"...... مارک نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف دو گولیوں نے کام دکھایا ہے باقی تو اس سے ٹکرا کر نیچے
گر پڑی ہیں۔ یہ اس کے مین ڈائل کو توڑتی ہوئی اندر گئی ہیں اور اس

کی مین سپلائی ختم ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا تو مارک نے اس
انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ
ماسٹر کمپیوٹر مشین پسٹل کی گولیوں سے بھی ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔

"اب مجھے وہاں لے چلو جہاں میری ٹیم موجود ہے"...... صفدر
نے مارک سے کہا۔

"ہاں چلو"...... مارک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ صفدر
بھی اس کے پیچھے تھا۔

عمران کو اس بار ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں پیر دیوار میں لگے ہوئے کنڈوں کے ساتھ زنجیروں میں منسلک تھے جب کہ اس کے دونوں بازو بھی اسی طرح زنجیروں سے دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ اس کے بازوؤں میں شدید درد ہو رہا تھا اور اس کا جسم نیچے کی طرف ڈھلکا ہوا تھا لیکن پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اس طرح اس کے دونوں بازوؤں پر پڑنے والا بے پناہ دباؤ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی بازوؤں میں دوڑنے والی درد کی تیز لہریں بھی ہلکی پڑنا شروع ہو گئیں۔ اس نے نظریں گھمائیں تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح دیوار کے ساتھ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان سب کی گردنیں اور جسم نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے اس

انداز میں دوبارہ مار کھا جانے کا تصور تک نہ تھا۔ اس نے ماسٹر کمپیوٹر کو آف کرنے والا بٹن پریس کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس بار انہیں اس انداز میں باندھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ڈاکٹر مارش کو بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا کمرے میں چھوڑ آیا تھا۔ اب تک یقیناً اسے رہا کرا لیا ہو گا۔ اس کے باوجود اس نے نجانے کیوں انہیں اس انداز میں بندھوایا تھا۔ عمران نے نظریں اٹھا کر دیوار میں نصب کڑوں کو دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کڑوں کی تنصیب بتا رہی تھی کہ یہ تنصیب نئی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ انتظام ان کے لئے خصوصی طور پر کیا گیا ہے لیکن کیوں یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ کمرے میں کرسیاں موجود تھیں لیکن کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے بے ہوش کر دینے والی شعاعوں کے اثرات جیسے ہی اعصاب پر کم ہوئے ہیں اس کی ردعمل کی قوت نے اپنا کام دکھا دیا اور اس طرح وہ خود بخود ہوش میں آ گیا ہے۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو کھینچ کر ان کڑوں کی مضبوطی چیک کیا لیکن کڑے واقعی بے حد مضبوط تھے۔ عمران نے بار بار اور زور سے جھٹکے دیئے لیکن بے سود۔ اس نے اپنا منہ اپنی ایک کلائی کی طرف لے جانے کی کوشش کی تاکہ کلائی پر بندھی ہوئی بیلٹ جہاں زنجیر منسلک تھی کھول سکے لیکن باوجود انتہائی کوشش کے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ جیسے

بھی وہ بلیڈوں سے رسی نہ کاٹ سکا تھا۔ اس وقت صالحہ نے اپنے آ
کو آزاد کرا لیا تھا اور صالحہ کی وجہ سے ہی وہ آزاد ہو سکے تھے۔ گو و
معلوم نہ تھا کہ صالحہ نے کس طرح رسیوں سے آزادی حاصل کی
لیکن بہرحال اس وقت صالحہ بھی بے ہوش تھی اور باقی ساتھی بھ
عمران سوچتا رہا کہ وہ کس طرح ان زنجیروں سے رہائی حاصل کر
لیکن کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اچانک دروازہ ک
اور ڈاکٹر مارش اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک آدمی تھا جس ک
ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"تمہیں خود بخود کیسے ہوش آ گیا ہے۔ کیا تم جادوگر ہو"۔ ڈا
مارش نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے م
کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ہمارا تعلق ایجنسی سے ہے اور ایس
ایجنسیوں سے تعلق رکھنے والے افراد تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اس
کے باوجود تم بار بار حیرت ظاہر کرتے ہو"...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں ڈاکٹر گیری نے اسرائیل حکام سے بات ک
لی ہے اور اسرائیل حکام نے بتایا ہے کہ تم ایکریمی نہیں ہو بلکہ
پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور تم گولڈن سپاٹ کو تباہ کرنے آئے ہو۔
انہوں نے ڈاکٹر گیری کو حکم دیا ہے کہ تم لوگوں کو ایک لمحہ ضائع
کئے بغیر ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر گیری نے مجھے حکم دیا ہے اور

میں اس سکیورٹی کے آدمی کو ساتھ لے آیا ہوں اور سپیشل سٹور سے
مشین گن بھی نکلوا لی ہے۔ مجھے تو کسی آدمی کو مارنے کا حوصلہ
نہیں ہے البتہ یہ لوگ ایسے معاملات میں ماہر ہیں اس لئے اب یہ
تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرے گا"...... ڈاکٹر مارش
نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ کیا ہم تمہیں پاکیشیائی نظر آ رہے ہیں۔ کہاں ہے
ڈاکٹر گیری میری بات کراؤ اس سے۔ ورنہ اگر تم نے ہمیں ہلاک کر
دیا تو پھر نہ یہ تمہاری لیبارٹری رہے گی اور نہ یہ جزیرہ۔ حکومت
ایکریمیا اپنی پوری طاقت یہاں استعمال کر دے گی"...... عمران نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ ہو گا بعد میں ہو گا۔ فی الحال تو میں نے حکم کی تعمیل کرنی
ہے کیونکہ اسرائیلی حکام کے ساتھ ساتھ کراکون ہیڈ کوارٹر کا بھی یہی
حکم ہے اور ہم اسرائیلی حکومت کے احکام کی خلاف ورزی تو کر سکتے
ہیں لیکن کراکون ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی خلاف ورزی کسی
صورت نہیں کر سکتے"...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔

"کیا کراکون ہیڈ کوارٹر نے بھی ہمیں پاکیشیائی قرار دیا ہے"۔
عمران نے کہا۔

"جیری اب انہیں ہلاک کر دو"...... ڈاکٹر مارش نے پیچھے ہٹتے
ہوئے مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... جیری نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

"سنو رک جاؤ۔ مسٹر میری بات سنو میں تمہارے فائدے کی بات کر
رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
بے بس ہو چکا ہے اور اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش ہیں
لئے اگر فائرنگ ہو گئی تو ان کے بچ جانے کا کوئی امکان نہیں ہے
اس لئے وہ چاہتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کر سکے کیونکہ
وقت مل جانے سے وہ بہرحال رہائی کی کوئی نہ کوئی ترکیب
سکتا تھا۔

"سوری مسٹر۔ اب یہ کام نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر مارش
جواب دیا۔

"ڈاکٹر۔ آپ نے ان کی لاشیں شناخت کے لئے کہیں بھجوانی
نہیں"...... اس مشین گن بردار چیری نے ڈاکٹر مارش سے کہا۔

"کیوں تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈاکٹر مارش نے
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ میں فائرنگ سے ان کے چہرے بچا دوں"...... چیری نے
کہا۔

"تم انہیں ہلاک کرو لاشیں کس نے دیکھنی ہیں"۔ ڈاکٹر مارش
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چیری نے گردن اثبات میں ہلائی ہی تھی
کہ اچانک ان کے عقب میں موجود دروازہ کھلا اور ان دونوں نے
چونک کر ادھر دیکھا ہی تھا کہ یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ ہوئی
اور ڈاکٹر مارش اور چیری دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور

تڑپنے لگے اور دوسرے لمحے عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا کیونکہ دروازے پر صفدر ایکریمی میک اپ میں موجود تھا۔ عمران
نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ صفدر بالکل بروقت پہنچا
تھا ورنہ اگر اسے چند لمحے بھی دیر ہو جاتی تو عمران اور اس کے ساتھی
یقیناً لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ صفدر تیزی سے اندر آیا اس
کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے چیری
کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹ کر اٹھا لی۔ ڈاکٹر مارش اور
چیری دونوں ساکت ہو چکے تھے۔

"یہ تم نے چیری کو بھی مار دیا۔ چیری تو"...... صفدر کے پیچھے
آنے والے نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا تو صفدر بجلی کی سی تیزی
سے مڑا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور
صفدر کے ساتھ آنے والے نوجوان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ
گونج اٹھا۔

"تمہارا بدلہ ہوا لہجہ بتا رہا تھا کہ تم اب دوست نہیں رہے"۔
صفدر نے فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے اس نوجوان سے کہا اور پھر اس
نے تیزی سے مڑ کر درواہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"ویل ڈن صفدر۔ تم اس بار واقعی رحمت کا فرشتہ بن کر پہنچے ہو
تمہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہم ختم ہو چکے تھے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب اللہ تعالیٰ کو کسی کی زندگی بچانی ہو تو پھر وہ خود ہی وسیلے

انتظامات کر دیتا ہے"...... صفدر نے کہا اور اس نے مشین
جیب میں ڈالا اور مشین گن کو زمین پر رکھ کر اس نے عمران
کلائیوں کے گرد موجود چمڑے کی بیلٹیں کھولنا شروع کر دیں
لمحوں بعد عمران کے دونوں بازو آزاد ہو چکے تھے۔
"یہ باقی ساتھی ابھی تک بے ہوش ہیں"...... صفدر نے
ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہاں اور بغیر تریاق کے انہیں ہوش نہیں آسکتا۔ تم اس
مارش کی تلاشی لو شاید اس کی جیب میں انجکشن موجود ہو"۔
نے کہا اور جھک کر اپنے پیروں کو آزاد کرنے میں مصروف ہو گیا۔
"ہاں یہ ڈبہ موجود ہے اس میں دو انجکشن ہیں"...... صفدر
کہا۔
"دکھاؤ مجھے"...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اس
اپنے دونوں پیر آزاد کرا لئے تھے اور صفدر نے ڈبہ اور اس میں
انجکشن عمران کے سامنے کر دیئے۔
"ہاں یہی ہیں۔ چار سی سی محلول سب کے بازوؤں میں انجک
کر دو جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے
پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ اس ماسٹر کمپیوٹر نے تمہیں را
میں بے ہوش نہیں کیا تھا"...... عمران نے دروازے کے قر
رک کر اس انداز میں پوچھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال

ا۔
"میں نے سپر کمپیوٹر کو فائرنگ کر کے ناکارہ کر دیا ہے"۔ صفدر
نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان
کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی عمران کو باہر سے قدموں کی تیز
آواز سنائی دی تو اس نے دروازے کا لاک آہستہ سے کھولا اور سائیڈ
میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران اس پر جھپٹ پڑا اور وہ
آدمی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے گر گیا۔ اس نے
نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے
اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے
سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ
ہوتا چلا گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور منہ سے خرخراہٹ کی
آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو آہستہ سے واپس موڑ لیا۔ جب کہ
صفدر ایک لمحے کے لئے رک کر دوبارہ اپنے ساتھیوں کو انجکشن
لگانے میں مصروف ہو گیا۔
"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔
"ڈاک۔ ڈاکٹر جیرالڈ۔ مم میں ڈاکٹر گیری کا اسسٹنٹ
ہوں"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔
"کیا تم سائنس دان ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ ہاں"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے رک رک کر جواب دیا۔

"کیوں آئے تھے یہاں"...... عمران نے پوچھا۔
"ماسٹر کمپیوٹر کو کسی نے ناکارہ کر دیا ہے۔ وہاں کے آدمی
ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس لئے ڈاکٹر گیری نے ڈاکٹر مارش کو فو
کال کیا تھا"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا تو عمران نے اس
گردن سے پیر ہٹا دیا۔
"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم سائنس دان ہو اس لئے میں
تمہاری جان فی الحال بخش دی ہے ورنہ اگر میں پیر کو تھوڑا اور
دیتا تو تمہارا سانس رک جاتا اور تم ہلاک ہو جاتے"...... عمران
کہا تو ڈاکٹر جیرالڈ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھوں سے
گردن کو مسلنے لگا۔
"خدا کی پناہ اس قدر ہولناک عذاب۔ یہ تو۔ یہ تو"...... ڈا
جیرالڈ نے گردن مسلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔
"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ ڈاکٹر مارش کو تم نے ہلاک کر دیا ہے
اچانک ڈاکٹر جیرالڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے
خوف تھا۔ اس کی نظریں شاید اب ڈاکٹر مارٹن پر پڑی تھیں۔
"میں نے اسے بے حد سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم دوست
دشمن نہیں ہیں لیکن اس نے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ج
پر مجبوراً ہمیں حرکت میں آنا پڑا"...... عمران نے کہا۔
"تم۔ تم کون ہو۔ کیا واقعی تم پاکیشیائی ہو"...... ڈاکٹر جیر
نے کہا۔

"یہی حماقت اس ڈاکٹر مارش سے ہوئی ہے۔ ہم پاکیشیائی کیسے
ہو سکتے ہیں ہم ایکریمی ہیں اور حکومت ایکریمیا کے سرکاری آدمی
ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کرا کون ہیڈ کوارٹر اور اسرائیلی حکام نے کیوں کہا کہ تم
پاکیشیائی ہو اور انہوں نے تمہاری فوری ہلاکت کا حکم دیا ہے اور اب
بار بار وہ ڈاکٹر گیری سے پوچھ رہے ہیں کہ تم ہلاک ہوئے یا
نہیں"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یہ ان کی حماقت ہے۔ میں خود ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔
کہاں ہے ڈاکٹر گیری۔ میری اس سے بات کراؤ"...... عمران نے
کہا۔
"وہ تو اب تمہیں نہیں مل سکے گا۔ وہ سیف ایریئے میں چلا گیا
ہے"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"سیف ایریا، کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔
"جہاں اصل مشینری نصب ہو رہی ہے وہ علیحدہ پورشن ہے۔
جب سے ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہوا ہے ڈاکٹر گیری سیف ایریئے میں
شفٹ ہو گیا ہے۔ وہاں کا ماسٹر کمپیوٹر علیحدہ ہے اس نے اسے آن کر
دیا ہے۔ اب جب تک یہاں کا ماسٹر کمپیوٹر ٹھیک نہیں ہوتا وہ نہ ہی
سیف ایریا سے باہر آ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی سیف ایریئے میں داخل
ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے کہا۔

"وہاں اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چار سائنس دان ہیں بس"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا۔

"اور اب باہر کتنے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"باہر مجھ سمیت اٹھارہ آدمی ہیں۔ ہم سب ان کے اسسٹنٹ ہیں"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا۔

"فون پر تو بات ہو سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں فون پر بات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا۔

اسی دوران صفدر اپنے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر فارغ ہو چکا تھا۔ اب آہستہ آہستہ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔ گو عمران کو معلوم تھا کہ انجکشن لگنے اور ہوش میں آنے کے درمیان بیس منٹ کا وقفہ ہوتا ہے لیکن چونکہ انہیں بے ہوش ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی اس لئے ریز کے اثرات اب کافی کم ہو گئے تھے۔ اب اس قدر طویل وقفے کی ضرورت نہ رہی تھی اس لئے وہ اس وقفے سے پہلے ہی ہوش میں آ رہے تھے۔ پھر جب وہ ہوش میں آ گئے تو صفدر نے انہیں زنجیروں سے آزاد کرنا شروع کر دیا ساتھ ساتھ اس نے یہاں ہونے والے واقعات بھی بتانے شروع کر دیئے۔

"لیکن تم یہاں تک پہنچ کیسے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور جس راہ پر دل چل پڑے تو

اس راہ میں کوئی رکاوٹ اسے نہیں روک سکتی"...... صفدر کے بولنے سے پہلے عمران نے جواب دیا اور صفدر سمیت سب ہنس پڑے جب کہ ڈاکٹر جیرالڈ خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر جیرالڈ۔ ڈاکٹر مارش نے بتایا تھا کہ یہاں اسلحے کا سٹور بھی ہے۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے ڈاکٹر جیرالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو سیف ایریئے میں ہے"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے کہا۔

"پھر تمہارا کیا فائدہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈاکٹر جیرالڈ چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ساکت ہو گیا۔

"میں نے اسے اس لئے بے ہوش کیا ہے کہ اب ہمیں یہاں موجود لوگوں سے پہلے نمٹنا پڑے گا اور چونکہ فوری طور پر اسلحہ موجود نہیں ہے اس لئے اس مشین گن اور مشین پسٹل پر گزارا کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ کہیں اکٹھے تو موجود نہ ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جیسے بھی حالات ہوں بہرحال اب جو سامنے آئے اسے گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس ڈاکٹر جیراللہ کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔
"یہ فوری ہوش میں نہیں آسکتا اس لئے یہیں پڑا رہے جب ؛
ختم ہو جائیں گے تو پھر اسے ہوش میں لے آئیں گے"...... عم
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈاکٹر گیری انتہائی بے چینی کے عالم میں ایک چھوٹے سے کمرے
ں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات موجود
ے۔ میز پر ایک فون موجود تھا جس کے ساتھ ہی ایک مستطیل
ل کا آلہ بھی پڑا ہوا تھا۔ اس آلے پر ایک بلب موجود تھا۔ لیکن یہ
ب بجھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر گیری بار بار مڑ کر اس بلب کو اس انداز میں
یکھتا جیسے اسے یقین ہو کہ کسی بھی لمحے یہ بلب جل اٹھے گا۔ اسی
لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔
"ابھی ماسٹر کمپیوٹر ٹھیک نہیں ہوا ڈاکٹر گیری"...... آنے والے
نے کہا۔
"نہیں۔ اگر ٹھیک ہو جاتا تو یہ بلب جل اٹھتا۔ نجانے یہ ڈاکٹر
ارش کیا کر رہا ہے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔
"ویسے یہ ماسٹر کمپیوٹر کیسے ناکارہ ہو گیا ہے میری تو سمجھ میں

بات نہیں آرہی"...... آنے والے نے کہا۔

" ڈاکٹر راسٹن حالات ہماری توقع سے زیادہ خراب ہو چکے
یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ میری اسرائی
اور کراکون ہیڈ کوارٹر سے تفصیل بات ہوئی ہے۔ اس لئے
نے ڈاکٹر مارش کو ان کی فوری ہلاکت کا حکم دیا تھا"...... ڈاکٹر
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے در
مزید بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور
گیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" مرفی بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ کیا رپورٹ ہے
پاکیشیائیوں کے بارے میں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے
کہا گیا۔

" ڈاکٹر مارش نے انہیں ہلاک کر دیا ہو گا لیکن ابھی تک
رپورٹ نہیں ملی"...... ڈاکٹر گیری نے جواب دیا۔

" کیا مطلب کیا آپ ساتھ نہیں گئے تھے۔ مجھے فوری طور پر
رپورٹ چاہئے"...... مرفی کا لہجہ اور سخت ہو گیا تھا۔

" یہاں ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن اور اس کے
دو اسسٹنٹ ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس لئے میں فوری طور پر اپنے
ساتھی سائنس دانوں کے ساتھ سیف ایریئے میں آ گیا ہوں اور میں
نے سب ماسٹر کمپیوٹر آن کر لیا ہے۔ ڈاکٹر مارش ان قیدیوں کو ہلاک

ے لیا تھا۔ میں نے ڈاکٹر جیرالڈ کو بھیجا ہے کہ وہ جا کر مارش سے
ہ کہ وہ فوراً ماسٹر کمپیوٹر کو درست کرے اس لئے وہ یقیناً ماسٹر
یوٹر کو ٹھیک کرنے میں مصروف ہو گا اس لئے رپورٹ نہ دے
کا ہو گا"...... ڈاکٹر گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مجھے تو آپ نے بتایا کہ وہ لوگ بے ہوش ہیں اور بندھے
ہوئے ہیں پھر ماسٹر کمپیوٹر کو کس نے ناکارہ کیا اور کس نے ان
ومیوں کو ہلاک کیا"...... مرفی کے لہجے میں حیرت تھی۔

" اس بات کو تو پتہ نہیں چل سکا"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" آپ فوراً ڈاکٹر مارش سے بات کریں۔ میں چند منٹ بعد پھر
آپ سے رابطہ کرتا ہوں۔ ورنہ مجھے خود سپیشل فورس کے ساتھ
فوری طور پر گولڈن سپاٹ پہنچنا پڑے گا"...... مرفی نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں جناب وہ لوگ واقعی بے ہوش اور
بندھے ہوئے ہیں اس لئے ان کی ہلاکت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے
مسئلہ صرف ماسٹر کمپیوٹر کے ٹھیک ہونے کا ہے۔ ویسے بھی وہ لوگ
چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں گولڈن سپاٹ بہرحال سیف ہے"۔
ڈاکٹر گیری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ انہیں نہیں جانتے ڈاکٹر گیری یہ دنیا کے خطرناک ترین
ایجنٹ ہیں اور آپ لوگ صرف سائنس دان اور انجینئر ہیں۔ ریڈ
وولف کا چیف کارڈک ان کا مقابلہ کر سکتا تھا لیکن وہ پہلے ہی مارا جا
چکا ہے۔ ویسے یہاں تک نوبت بھی اس کی حماقت کی وجہ سے پہنچی

ہے۔ اسے کیا ضرورت تھی انہیں ہاربٹ میں بلوانے کی اور خود وہ
جانے کی۔ اگر کارڈک یہاں موجود ہوتا تو یہ لوگ کسی طرح
کوناموں میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ
لوگ سیف ایریئے میں بھی داخل ہو جائیں گے"...... مرفی نے کہا
"جناب آپ کو سیف ایریئے کے بارے میں تفصیل کا تو
ہے۔ اول تو یہ لوگ مارے جا چکے ہیں اور بفرض محال ایسا نہ بھی
تب بھی وہ کسی صورت بھی اس ایریئے میں داخل نہیں ہو سکیں
گے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔
"آپ ڈاکٹر مارش سے بات کریں تاکہ کوئی حتمی بات تو سامنے
سکے۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گا اور ہاں یہ بات میں آپ
کو بتا دوں کہ آپ میری اجازت کے بغیر اب سیف ایریئے سے با
کسی صورت بھی نہیں جانا اور نہ سیف ایریئے کو اوپن کرنا
کیونکہ یہ لوگ کوئی بھی چکر چلا سکتے ہیں"...... مرفی نے کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم"...... ڈاکٹر گیری نے کہا اور
دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے سے اس نے رسیور رکھ دیا۔
"اب تم ہی بتاؤ ڈاکٹر راسٹن میں کیا جواب دوں۔ عجیب عذاب
میں مبتلا ہو گئے ہیں ہم۔ سمجھ ہی نہیں آتی کسی بات کی"...... ڈاکٹر
گیری نے رسیور رکھ کر ڈاکٹر راسٹن سے کہا۔
"ویسے بات تو چیف کی درست تھی ڈاکٹر گیری۔ اگر یہ لوگ
بندھے ہوئے اور بے ہوش تھے تو پھر ڈاکٹر مارٹن اور اس کے

ساتھیوں کو کس نے ہلاک کیا اور ماسٹر کمپیوٹر کو کس نے ناکارہ
کیا"...... ڈاکٹر راسٹن نے کہا۔
"اب مجھے کیا معلوم"...... ڈاکٹر گیری نے جھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔
"آپ ڈاکٹر مارش سے تو بات کریں۔ وہ کیا کہتا ہے"...... ڈاکٹر
راسٹن نے کہا اور ڈاکٹر گیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا
رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا
گیا۔
"یس"...... ایک آواز سنائی دی۔
"کون بول رہا ہے۔ میں ڈاکٹر گیری ہوں"...... ڈاکٹر گیری نے
کہا۔
"ڈاکٹر مارش بول رہا ہوں ڈاکٹر گیری"...... دوسری طرف سے
ڈاکٹر مارش کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر گیری کے ستے ہوئے چہرے پر
یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
"تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ ادھر ہیڈ کوارٹر
والے میری جان کھا رہے ہیں۔ ابھی چیف مرفی کا فون آیا تھا کیا ہوا
ان پاکیشیائیوں کا"...... ڈاکٹر گیری نے تیز لہجے میں کہا۔
"وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... ڈاکٹر مارش نے کہا۔
"اور ماسٹر کمپیوٹر کا کیا ہوا۔ وہ اب تک ٹھیک کیوں نہیں

ہوا"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" اسے فائرنگ کر کے خاصا نقصان پہنچایا گیا ہے اس لئے
اسے ٹھیک کر رہا ہوں لیکن بہرحال دیر لگے گی"...... ڈاکٹر مار
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فائرنگ کر کے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر کم
فائرنگ کا کیسے اثر ہو سکتا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... ڈاکٹر گیر
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نجانے کس قسم کا میگزین استعمال کیا گیا ہے گولیاں اند
گھس گئی ہیں اور انہوں نے سارا سسٹم ہی بریک کر دیا ہے"۔ ڈا
مارشل نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ لیکن یہ کس کا کام ہے جبکہ وہ پاکیشیائی
بندھے ہوئے اور بے ہوش تھے"...... ڈاکٹر گیری نے چونک کر پوچ
جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

" یہ ایک علیحدہ آدمی تھا جو بعد میں آیا تھا۔ اس نے یہ سا
کارروائی کی ہے۔ اسے سکورٹی والوں نے پکڑ کر ہلاک کر د
ہے"...... ڈاکٹر مارشل نے جواب دیا۔

" یہ ماسٹر کمپیوٹر کب تک ٹھیک ہو سکے گا تاکہ ہم سیف ایریئے
سے باہر آسکیں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" اس میں تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے ڈاکٹر گیری۔ لیکن اب جبکہ
سب دشمن ختم ہو چکے ہیں آپ سیف ایریئے میں کیوں موجود ہیں

ے اوپن کر کے آجائیں"...... ڈاکٹر مارشل نے حیرت بھرے لہجے
ں کہا۔

" ہاں ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے مجھے ہیڈ کوارٹر سے اجازت
ی پڑے گی کیونکہ ابھی ہیڈ کوارٹر سے سیکشن چیف مرفی نے فون
یا تھا۔ انہوں نے مجھے منع کر دیا ہے کہ جب تک وہ اجازت نہ دیں
ں اور میرے ساتھی سیف ایریئے سے باہر نہ جائیں"...... ڈاکٹر
یری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ بے شک انہیں تفصیلات بتا دیں۔ اب تو کوئی خطرہ باقی
نہیں رہا"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

" اوکے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ڈاکٹر مارشل درست کہہ رہا ہے ڈاکٹر گیری۔ اب جبکہ دشمن ختم
ہو چکے ہیں اب تو یہاں رہنا حماقت ہی ہے"...... ڈاکٹر راسٹن نے
کہا۔

" ہاں تم جا کر ساتھیوں سے کہہ دو کہ وہ تیاری کر لیں۔ چیف
مرفی کا ابھی فون آئے گا تو میں اس سے اجازت لے لوں گا"۔ ڈاکٹر
گیری نے کہا تو ڈاکٹر راسٹن سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا
اور ڈاکٹر گیری اب اطمینان بھرے انداز میں میز کے پیچھے کرسی پر
بیٹھ گیا۔ اب اسے مرفی کی طرف سے فون کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر
بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر گیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ کیا رپورٹ ہے"۔ دو
طرف سے مرفی کی آواز سنائی دی۔

"اوکے چیف۔ دشمن ختم ہو چکے ہیں"....... ڈاکٹر گیری
انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ڈاکٹر مارش سے آپ کی بات ہوئی ہے"....... مرفی
پوچھا۔

"یس چیف۔ یہ رپورٹ ڈاکٹر مارش نے ہی دی ہے"....... ڈا
گیری نے جواب دیا۔

"کیا رپورٹ دی ہے۔ تفصیل سے بتائیں یہ انتہائی اہم
سیریس معاملہ ہے"....... مرفی نے کہا تو ڈاکٹر گیری نے ڈاکٹر مار
سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"کیا آپ نے ڈاکٹر مارش کی آواز سب ماسٹر کمپیوٹر کے ذر
چیک کی تھی"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر گیری بے اختی
چونک پڑا۔

"اس کی کیا ضرورت تھی۔ میں ڈاکٹر مارش کی آواز اچھی طر
پہچانتا ہوں"....... ڈاکٹر گیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر گیری آپ کو دراصل علم نہیں ہے کہ یہ دشمن انتہ
کس ٹائپ کے ہیں۔ یہ آپ کی اور میری آواز کی نقل اس انداز میں
کر سکتے ہیں کہ ہم خود اپنی آواز نہ پہچان سکیں۔ آپ پہلے فون کو سب
ماسٹر کمپیوٹر سے لنک کروائیں اور پھر ڈاکٹر مارش سے دوبارہ گفتگو

کریں۔ پھر جو رپورٹ ہو وہ مجھے بتائیں میں دس منٹ بعد دوبارہ
فون کروں گا"....... مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کو کیا ہو گیا ہے۔ پوری دنیا پر قبضہ کرنے والے
ان چند آدمیوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں"....... ڈاکٹر گیری نے غصیلے
لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل
دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ریمنڈ میرے اس فون کو سب کمپیوٹر سے لنک کر دو اور
اس کا وائس چیکنگ سیکشن آن کر دو۔ میں ڈاکٹر مارش سے بات
کروں گا۔ تم نے مجھے بتانا ہے کہ کیا سب ماسٹر کمپیوٹر نے مارش کی
آواز کو اوکے کر دیا ہے یا نہیں"....... ڈاکٹر گیری نے تحکمانہ لہجے میں
کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر گیری نے
رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے رسیور اٹھایا اور وہی پہلے والے
دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"....... دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا سب ماسٹر کمپیوٹر سے فون لنک کر دیا ہے ڈاکٹر ریمنڈ"۔
ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا سب ماسٹر کمپیوٹر میری آواز کو اوکے کر رہا ہے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے جب میں ڈاکٹر مارش سے بات کروں گا تم چیک کر رہنا۔ میں بات چیت کے بعد پھر تم سے رپورٹ لوں گا"...... ڈاکٹر گیری نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس "...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مارش کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں۔ کون بول رہا ہے"...... ڈاکٹر گیری نے ڈاکٹر مارش کی آواز سننے کے باوجود دانستہ کہا۔

"ڈاکٹر مارش بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر گیری کیا چیف مرفی سے بات ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں وہ مصروف ہیں اس لئے ابھی بات نہیں ہو سکی۔ میں نے تم سے یہ بات پوچھنے کے لئے دوبارہ فون کیا ہے کہ ان دشمن ایجنٹوں کی لاشیں کہاں ہیں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"موجود ہیں جناب آپ چاہیں تو انہیں چیک کر سکتے ہیں" دوسری طرف سے ڈاکٹر مارش نے جواب دیا۔

"میں نے کیا چیک کرنا ہے۔ میں نے تو اسے لئے پوچھا ہے کہ اگر چیف مرفی پوچھے تو میں اسے جواب دے سکوں"...... ڈاکٹر

گیری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر گیری نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر ریمنڈ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ریمنڈ کی آواز میں جوش تھا اس سے ڈاکٹر گیری چونک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر ریمنڈ"...... ڈاکٹر گیری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جو آدمی آپ سے بات کر رہا تھا وہ ڈاکٹر مارش نہیں تھا وہ کوئی اور تھا۔ سب ماسٹر کمپیوٹر نے اسے اوکے نہیں کیا بلکہ ساری گفتگو کے دوران ایس ظاہر کرتا رہا ہے یعنی ایسی اجنبی آواز جو ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ نہیں ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف مرفی کا خدشہ درست ہے۔ ویری بیڈ"...... ڈاکٹر گیری نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے مرفی کی آواز سنائی دی۔

"چیف آپ کی بات درست ہے۔ سب ماسٹر کمپیوٹر نے ڈاکٹر

مارش کی آواز میں بات کرنے والے کو اجنبی ظاہر کیا ہے وہ ڈ
مارش نہیں حالانکہ اس کی آواز اور لہجہ بالکل ڈاکٹر مارش جیسا
ہے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ مجھے یہی خطرہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈا
مارش اور اس کے سارے ساتھی وہاں ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور اب
وہ ہر صورت میں سیف ایریا توڑنے یا کھولنے کی جدوجہد کریں گے
ویری بیڈ"...... مرفی نے کہا۔

" چیف سیف ایریا تو وہ کسی صورت بھی نہیں توڑ سکتے نہ کھول
سکتے ہیں لیکن اس طرح ہم پابند ہو کر رہ گئے ہیں جب تک مکم
یونٹ نہ ہو کام آگے نہیں بڑھ سکتا"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

" ڈاکٹر گیری آپ کو کام کی پڑی ہوئی ہے جبکہ میرے نقطہ نظ
سے اصل مشینری اس وقت شدید خطرے میں ہے اور اگر یہ مشینری
تباہ ہو گئی یا کر دی گئی تو یہ مشینری تباہ نہیں ہو گی بلکہ کراکون تباہ
ہو جائے گا۔ کراکون نے اس مشینری پر اپنے پورے وسائل جھونک
دیئے ہیں"...... مرفی نے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... ڈاکٹر گیری نے الجھے
ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہوں۔ اصل مسئلہ یہ
ہے کہ ہم چاہے جس قدر تیز رفتاری سے کام کریں ہیڈ کوارٹر سے
گولڈن سپاٹ پہنچنے تک ہمیں بہرحال دو تین روز لگ جائیں گے اور

ل جس قدر خطرناک ہیں ان سے کچھ بعید نہیں کہ وہ لوگ اس
، میں کیا کر دیں۔ اب ظاہر ہے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو نہیں
رہیں گے"...... مرفی نے کہا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے جناب کہ ہم سب سائنسدان سپیشل وے
ا کر یہاں سے نکل کر ہابرٹ پہنچ جائیں۔ انہیں اس کا علم تک نہ
اور اس طرح سیف ایریا مزید سیف ہو جائے گا کیونکہ اب تو تازہ
کے حصول کے لئے ہمیں اسے اوپر سے کھلا رکھنا پڑ رہا ہے جبکہ پھر
مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ چاہے کئی ماہ تک
کوشش کرتے رہیں یہ کچھ نہ کر سکیں گے"۔ ڈاکٹر گیری نے

کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا سیف ایریا اوپر سے کھلا
...... مرفی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

یس چیف۔ بہرحال ہمیں تازہ ہوا تو چاہئے ورنہ تو ہم سب دم
کر مر جائیں گے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ ابھی تک ان لوگوں کو یہ خیال نہیں ہے
پ نے انہیں پہچان لیا ہے لیکن جیسے ہی انہیں اس کا اندازہ ہوا
ی کارروائی کریں گے اور ان کے لئے بلند دیواریں کراس کرنا
مسئلہ نہیں ہے۔ آپ فوراً سپیشل وے سے ہابرٹ پہنچیں اور
بیئے کو مکمل طور پر سیف کر دیں اور پھر وہاں پہنچ کر مجھ سے
کریں۔ جلدی کریں فوراً بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... مرفی

نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ڈاکٹر گیری نے کہا اور رسیور کریڈل پر
وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف
گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہاں
ٹیلی فون موجود تھا۔ وہاں موجود تمام لوگوں کو انہوں نے ہلاک کر
دیا تھا البتہ سیف ایریئے کے بارے میں انہوں نے تفصیلات معلوم
کر لی تھیں۔ یہ سب ریڈ بلاکس کی دیواریں تھیں جن میں کسی قسم
کا کوئی رخنہ نہ تھا اور ہر طرف سے بند تھیں اور جس مشینری کو وہ
تباہ کرنے آئے تھے وہ سیف ایریئے میں تھی اس لئے جب تک یہ
مشینری تباہ نہ ہو جاتی اس وقت تک ان کا مشن مکمل نہیں ہو سکتا
تھا۔ عمران نے ڈاکٹر مارش کی آواز اور لہجے میں دو بار ڈاکٹر گیری سے
بات کی تھی لیکن جب ڈاکٹر گیری نے مرفی کا نام لیا تو اس کے ذہن
میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی تھیں کیونکہ وہ مرفی کو اچھی طرح
جانتا تھا۔ وہ ایکریمیا کا سپر بلیک ایجنٹ تھا اور انتہائی ذہین اور تیز
آدمی تھا اس لئے عمران جانتا تھا کہ وہ آسانی سے مطمئن نہ ہو گا لیکن

چونکہ ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو چکا تھا اس لئے اسے امید تھی کہ
آواز چیک نہ ہو سکے گی اور وہ ڈاکٹر گیری کے ذریعے سیف ایر
کھلوانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

" ہم کب تک یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے "۔ ص
نے کہا۔

" تم ہاتھ کو ہاتھ سے علیحدہ رکھ کر بیٹھو۔ تم سے کس نے کہا
کہ تم ہاتھ پر ہاتھ دھرو "...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں نے تو محاورتاً بات کی ہے لیکن آپ نے آخر کچھ نہ کچھ
بہرحال سوچا ہو گا اگر زیادہ دیر ہو گئی تو باہر سے کوئی دوسری ٹیم
یہاں آسکتی ہے اور اس طرح ہم بری طرح پھنس جائیں گے "۔ صف
نے کہا۔

" فی الحال تو امید ہے کہ میں ڈاکٹر مارش بن کر ڈاکٹر گیری
سیف ایریا کھولنے پر آمادہ کر لوں گا لیکن اصل مسئلہ مرفی کا ہے۔ مرفی
بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے اور پھر وہ مجھے اچھی طرح جانتا بھی ہے
لیکن میرا خیال ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر ناکارہ ہو چکا ہے اس لئے وہ کسی
صورت بھی میری آواز کو چیک نہ کر سکیں گے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب اس سیف ایریئے میں بھی تو علیحدہ ماسٹر
کمپیوٹر ہو سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار
چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ واقعی ایسا ممکن ہے۔ ویری بیڈ مجھے تو اس کا خیال ہی
یا تھا "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی
فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ڈاکٹر مارش بول رہا ہوں "...... عمران نے ڈاکٹر مارش کی
ز اور لہجے میں کہا۔

" بکواس مت کرو۔ تم مارش نہیں ہو۔ میں نے سیف ایریئے کے
ب ماسٹر کمپیوٹر سے چیکنگ کر لی ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال
ہے کہ تم نے ڈاکٹر مارش اور ہمارے باقی ساتھیوں کے ساتھ کیا
ہے "...... ڈاکٹر گیری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آپ کو غلط بتایا گیا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں "...... عمران
کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔
یک ہے اب اپنے عبرتناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ "...... ڈاکٹر
ی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
ان نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب فوری طور پر ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔ صفدر وہ بیگ جو
ر تھے وہ تم اٹھا لائے تھے ناں "...... عمران نے صفدر سے کہا جو
سرے ساتھیوں کے ساتھ اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" ہاں۔ یہاں ساتھ والے کمرے میں موجود ہیں "...... صفدر نے

کہا۔

"جلدی کرو اس میں سپر میگا بم موجود ہے اسے اس سیف ا
کی دیوار سے لگا دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے حکم کی تعمیل ک
گئی اور پھر وہ سب خصوصی راستے سے گزر کر دوبارہ جزیرے کی
والی سطح پر پہنچ گئے۔

"ہمیں وہاں ریڈ وولف والی عمارت میں جانا ہو گا۔ ایسا نہ ہ
بم پھٹنے سے ملبہ ہم پر آ گرے"...... عمران نے کہا اور سب
اثبات میں سر ہلا دیا۔ سیف ایریئے کی دیواریں انہیں باہر سے بھ
آ رہی تھیں جو خاصی بلند تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیف ایریئے کے اوپر کھلا آ
ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہ سیف ایریا بھی انڈر گراؤنڈ ہو گا اور
ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ آؤ جلدی کرو ہم اب آسانی سے اس سیف ا
میں پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
اس عمارت کی طرف دوڑ لگا دی جس میں ریڈ وولف کا آفس تھا۔
کے ساتھی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب
عمارت کی چار دیواری میں داخل ہوئے اور عمران نے ہیلی کاپ
تلاش کر لیا جس کی چھت اوپر سے بند تھی لیکن اسے معلوم تھ
ایسے بند پیڈز کی چھت کھولنے کا سسٹم کیسا ہوتا ہے اس لئے اس
آسانی سے اس کی چھت کھولی اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر میں بیٹھ

لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور اس عمارت سے بلند ہوتا چلا
۔ عمران نے اس کا رخ بدلا اور اسے سیف ایریئے کی طرف لے گیا
ن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا منہ بن گیا کہ چھت اوپر سے بند
۔ عمران ہیلی کاپٹر نیچے لے آیا اور پھر اس چھت کے اوپر سے
رنے لگا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ چھت میں سوراخ تو نہیں ہیں
یونکہ بہرحال تازہ ہوا کا کوئی نہ کوئی سسٹم تو ہونا چاہئے لیکن یہ
یکھ کر اسے بے حد حیرت ہوئی کہ چھت مکمل طور پر بند تھی۔ اس
یں کہیں معمولی سا بھی سوراخ نہ تھا۔

"کیا تلاش کر رہے ہو تم"...... جولیا نے پوچھا۔

"تازہ ہوا کے لئے کوئی نہ کوئی سسٹم ہو گا۔ کوئی خلا کوئی
سوراخ کوئی رخنہ لیکن یہاں کچھ بھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا
اور ہیلی کاپٹر کو واپس موڑ کر وہ واپس اسی عمارت پر لے گیا اور پھر
اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار دیا اور چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے
اتر آئے۔

"آؤ اب بم ڈسچارج کریں ہو سکتا ہے کہ اس سے کہیں کوئی
رخنہ بن جائے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب اس
عمارت کی چار دیواری سے نکل کر کھلے میدان میں پہنچ گئے۔ سیف
ایریئے کی دیواریں انہیں نظر آ رہی تھیں۔

"کیا ان دیواروں کو توڑا نہیں جا سکتا۔ یہ ریڈ بلاک کی بنی ہوئی
ہیں اور ہمارے پاس ریڈ بلاکس توڑنے والا میگا بم موجود ہے"۔

صفدر نے کہا۔

"یہ ڈبل ریڈ بلاکس ہیں۔ بہرحال دیکھو جو بم ہم لگا کر آئے ہیں وہ اس میگا بم سے بھی زیادہ طاقتور ہے"...... عمران نے کہا صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بیگ میں سے ایک ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ڈی چارجر تھا عمران نے ڈی چارجر لے کر اس کے اوپر موجود ایک بٹن پریس کیا زرد رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ سپر میگا بم درست کام کر رہا ہے اور ڈی چارج ہونے کے لئے تیار تھا۔ عمران نے دوسرا بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے نیچے موجود چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور پھر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ وہ سب وہاں سے کافی فاصلے پر ہونے کے باوجود اس طرح لڑکھڑا گئے تھے جیسے انہیں کسی نے دھکا دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی دور ملبے کی ایک چھتری سی آسمان کی طرف اٹھتی دکھائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑا ہو۔ جزیرے کی زمین اس طرح لرز رہی تھی جیسے زلزلہ آ گیا ہو لیکن وہ خاموش کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہے۔ کافی دیر تک تو ماحول پر ملبہ اور سیاہی سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ یہ سیاہی ختم ہوئی اور ملبہ گرنا بھی بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی زمین کی لرزش

بھی ختم ہو گئی۔ تو جہاں یہ لیبارٹری بنائی گئی تھی وہاں ایک خوفناک خلا سا نظر آ رہا تھا جس کے اندر اور ارد گرد ملبے کا ڈھیر تھا لیکن اس کے باوجود سیف ایریئے کی دیواریں ویسے ہی موجود تھیں۔

"آؤ دیکھیں شاید جہاں بم پھٹا ہے وہاں کوئی سوراخ ہو گیا ہو"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس خلا کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس خلا اور ملبے پر پیر رکھتے ہوئے نیچے اتر گئے۔ اندر ہر طرف مکمل تباہی ہو چکی تھی لیکن بہرحال کسی نہ کسی طرح وہ وہاں پہنچ گئے جہاں دھماکہ ہوا تھا اور پھر انہوں نے سیف ایریئے کی دیوار کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن یہ دیکھ کر ان کے منہ بن گئے کہ دیوار اسی طرح محفوظ تھی اس پر اس خوفناک دھماکے کا معمولی سا بھی اثر نہ ہوا تھا۔

"اب کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے شرفی یا کراکون کا ہیڈ کوارٹر بہرحال یہاں کوئی نہ کوئی ٹیم بھیجے گا اور یہ لوگ نجانے کیا کیا تیاریاں کر کے آئیں اس لئے ہمیں ان کی آمد پر یہاں نہیں ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فوری طور پر تو بہرحال اب یہاں کچھ نہیں ہو سکتا اور نہ یہ لوگ فوری طور پر یہاں دوبارہ حفاظتی انتظامات کر سکتے ہیں لیکن اگر ہم ٹاکس چلے گئے تو پھر ہمارا رابطہ اس سے بالکل ہی کٹ

جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ہابرٹ جانا چاہئے وہاں مائیکرو ویو ہے اس لئے سیف ایریئے میں ہیڈ کوارٹر سے جو بات چیت فو ٹرانسمیٹر پر ہو گی اسے ہم سن سکیں گے اس طرح ہمیں حالات کا ہوتا رہے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اب آبدوز والا راستہ تو ختم ہو گیا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے آبدوز بھی اس دھماکے سے تباہ ہو گئی ہو اس لئے ہیلی کاپٹر ہی ہو گا لیکن یہ لوگ اگر یہاں آئیں گے تو پھر وہاں بھی تو پہنچیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ اور اچھا ہے۔ وہاں جو لوگ آئیں گے انہیں پکڑ کر پھر ہم ان کے ذریعے یہاں بھی آ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور عمران نے اس کا رخ جزیرہ ہابرٹ کی طرف موڑ دیا۔ وہاں سے آتے ہوئے وہ اس کے تمام حفاظتی انتظامات ختم کر آئے تھے اس لئے انہیں اطمینان تھا کہ وہاں ان کے پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو گی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں جزیرہ ہابرٹ نظر آنے لگ گیا اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر جزیرہ ہابرٹ پر ایک کھلی جگہ پر اتار دیا اور وہ سب ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے اور مائیکرو ویو والے ٹاور کی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے کیونکہ وہاں وہی عمارت موجود تھی۔ چونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے اس لئے وہ سب

انتہائی اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر وہ جیسے ہی عمارت کے اندر داخل ہوئے اچانک ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا عمران کا ذہن یکلخت جیسے تاریک اور گہری دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں آخری احساس اس دھماکے کی آواز کا ہی ابھرا تھا اس کے بعد اس کے سارے احساسات فنا ہو کر رہ گئے تھے۔

کراکون کے ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں لمبا تڑنگا مرفی انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے اس وقت اپنی زندگی کی سب سے بڑی پریشانی سے دوچار تھا۔ گو ڈاکٹر گیری نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ سیف ایریئے کے سپیشل وے سے نکل کر بخیریت ہابرٹ پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے سیف ایریئے کو سیلڈ کر دیا ہے لیکن مرفی کو عمران کی ذہانت سے شدید خطرہ تھا۔ گو ویسے عام حالات میں تو سیف ایریئے میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن تھا لیکن مرفی جانتا تھا کہ عمران ناممکن کو بھی ممکن بنا لیا کرتا ہے۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ پلک جھپکنے میں وہاں خود پہنچ جائے لیکن کراکون ہیڈ کوارٹر سے گولڈن سپاٹ کا فاصلہ اس قدر تھا کہ چاہے وہ جس قدر بھی تیز رفتار طیارے سے سفر

کرتا وہاں پہنچنے تک دو چار روز بہرحال لگ جاتے اور اتنے دنوں میں عمران اور اس کے ساتھی کچھ بھی کر سکتے تھے۔ اس لئے اس نے ٹاکس میں ایک گروپ کو کال کر کے انہیں تفصیلی ہدایات دے کر گولڈن سپاٹ بھجوایا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ یہ گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا لیکن اس نے انہیں جس انداز میں ہدایات دی تھیں اسے یقین تھا کہ یہ بہرحال کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مرفی نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مرفی بول رہا ہوں"...... مرفی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر گیری کی آواز سنائی دی تو مرفی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ڈاکٹر گیری کی کال اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔

"ڈاکٹر گیری آپ۔ خیریت کیسے کال کی ہے"...... مرفی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہم نے دشمن ایجنٹوں کو کور کر لیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر گیری کی آواز سنائی دی تو مرفی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیسے۔ کس طرح"...... مرفی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہم سیف ایریئے کو مکمل طور پر کلوز کر کے سپیشل وے سے

جیسے ہی ہابرٹ پہنچے ہم نے گولڈن سپاٹ پر ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنی اور پھر دور سے ہم نے اس کی تباہی کو بھی دیکھ لیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی کو وہیں چھوڑا اور خود دوسرے ساتھیوں کے ساتھ واپس سپیشل آبدوز کے ذریعے گولڈن سپاٹ گئے تاکہ سیف ایریئے کو چیک کر سکیں۔ ہم وہاں گئے اور ہم نے چیکنگ کی تو سیف ایریا مکمل طور پر محفوظ تھا۔ یہ دھماکہ سیف ایریئے سے ہٹ کر کیا گیا تھا اس طرح سیف ایریئے کے علاوہ باقی سب کچھ تباہ ہو چکا ہے لیکن چونکہ سیف ایریا محفوظ تھا اس لئے ہم بہرحال مطمئن ہو کر جب واپس ہابرٹ پہنچے تو وہاں یہ دشمن ایجنٹ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ہم اپنے جس ساتھی کو وہاں چھوڑ گئے تھے یہ کارنامہ اس نے سرانجام دیا تھا۔ یہ ڈاکٹر ریمنڈ تھا۔ ڈاکٹر ریمنڈ نے بتایا ہے کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر یہاں آئے اور اس نے انہیں دیکھ لیا۔ ڈاکٹر ریمنڈ اس عمارت میں تھا جس کے ایک حصے میں جدید اسلحے کا سٹور تھا۔ ڈاکٹر ریمنڈ نے اس سٹور سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل لیا اور عمارت میں چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ اندر داخل ہوئے اس نے فائر کر دیا اور یہ سب پلک جھپکنے میں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان کی تعداد چھ ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ یہ سب ایکریمی ہی ہیں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا تو مرفی کا چہرہ مسرت کی شدت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ یہ تو بہت بڑا کارنامہ ہے۔ آپ نے انہیں ہلاک کر تو دیا ہو گا"...... مرفی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں البتہ ہم نے انہیں باندھ دیا ہے"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"انہیں فوری ہلاک کر دیں۔ یہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ یہ ہوش میں آ کر سچویشن بدل دیں گے۔ سٹور سے اسلحہ لے کر ان پر گولیوں کی بارش کر دیں"...... مرفی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سوری چیف۔ یہ کام نہ میں کر سکتا ہوں اور نہ میرے ساتھی۔ ہم نے زندگی میں کبھی مرغابی ہلاک نہیں کی ہم انسانوں پر گولیاں کیسے چلا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر گیری نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"آپ آنکھیں بند کر کے یہ کام کر دیں لیکن یہ کام ہونا ضرور چاہئے"۔ مرفی نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ٹاکس سے کسی کو یہاں بھجوا دیں وہ کرے گا ہم نہیں کر سکتے۔ میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے کوشش کی ہے لیکن آئی ایم سوری ہم سے یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ ویسے اگر آپ کہیں ہم اسی حالت میں انہیں گھسیٹ کر سمندر میں پھینک دیتے ہیں لیکن ایسے زندہ انسانوں پر گولیاں چلانا ہمارے بس میں نہیں ہے"...... ڈاکٹر گیری نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں ان کے معاملے میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا۔ پانی میں پھینکے جانے کے باوجود ان کے بچ جانے کا سکوپ ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے آپ انہیں ہوش میں نہ آنے دیں میں ٹاکو سے آدمی بھجواتا ہوں"...... مرفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں یہ ہوش میں نہ آ سکیں گے"۔ ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"اوکے"...... مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر میز پر رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس واکر اٹنڈنگ سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... مرفی نے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف میں ہیڈ کوارٹر کے حکم پر فوری طور پر کوٹامو پہنچا ہوں لیکن یہاں تو ہر طرف تباہی پھیلی ہوئی ہے اور یہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے البتہ لاشیں یہاں کی ایک عمارت میں موجود ہیں اور جزیرے پر ایک بلند دیوار بھی نظر آ رہی ہے۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم کس چیز پر پہنچے ہو یہاں۔ اوور"...... مرفی نے پوچھا۔

"لانچ پر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم کتنے آدمی ہو۔ اوور"...... مرفی نے پوچھا۔

"آٹھ۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم لانچ پر بیٹھ کر فوراً ہاربرٹ جزیرے پر پہنچو۔ وہاں گولڈن سپاٹ کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر گیری اپنے دوسرے سائنس دان ساتھیوں کے ساتھ موجود ہیں۔ دشمن ایجنٹ ہیلی کاپٹر کی مدد سے کوٹامو سے وہاں پہنچ گئے جنہیں وہاں بے ہوش کر دیا گیا لیکن ڈاکٹر گیری اور ان کے ساتھی چونکہ سائنس دان ہیں اس لئے وہ ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچو اور ان ایجنٹوں کو گولیوں سے چھلنی کر دو اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... مرفی نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ڈاکٹر گیری کو کہہ دیتا ہوں کہ تم پہنچ رہے ہو۔ اوور اینڈ آل"۔ مرفی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر گیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر گیری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر گیری ٹاکس سے ہمارا ایک گروپ میرے حکم پر کوٹامو

پہنچا تھا لیکن دشمن ایجنٹ اس دوران ہابرٹ پہنچ چکے تھے اس لئے م
نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ فوراً کوٹامو سے ہابرٹ پہنچیں اور ا
دشمن ایجنٹوں کو ہلاک کر دیں۔ اس گروپ کا انچارج واکر ہے اور
گروپ آٹھ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ لانچ پر ہابرٹ پہنچیں گے"۔ مر
نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر گیری ۔
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ بے ہوش ہیں ناں"...... مرفی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ بے ہوش بھی ہیں اور بندھے ہوئے بھی ہیں"
ڈاکٹر گیری نے جواب دیا۔

"اوکے"...... مرفی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس ے
چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجو
اس نے کمرے میں ٹہلنا جاری رکھا کیونکہ جب تک اسے عمران او
اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی حتمی اطلاع نہ مل جاتی اسے مکمل
اطمینان نہیں ہو سکتا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند
چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا اس نے
بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا
کہ وہ ایک کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب
میں رسی سے بندھے ہوئے تھے لیکن اس کے پیر آزاد تھے۔ اس کے
باقی ساتھی بھی فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھ ان کے
عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور وہ ابھی تک بے ہوش تھے۔
ابھی عمران اس کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اسے سامنے کمرے کے
دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے
واپس فرش پر لیٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں تھوڑی سی کھلی ہوئی تھیں
اور اس نے اپنا سر اس انداز میں فرش پر رکھا ہوا تھا کہ اس کا چہرہ
دروازے کی طرف ہی تھا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور عمران نے دو

بوڑھے آدمیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ ان کا انداز دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ سائنس دان ہی ہو سکتے ہیں۔

" ٹھیک ہے بے ہوش ہی ہیں"...... آگے والے بوڑھے نے اور عمران اس کی آواز سنتے ہی اسے پہچان گیا تھا کہ یہ ڈاکٹر گ ہے۔

" میں نے تو آپ کو کہا تھا"...... دوسرے نے کہا۔

"چیف مرفی جس انداز میں پوچھ رہا تھا میں نے سوچا کہ پھر چ کر لوں۔ بہر حال وہ واکر اور اس کا گروپ آ رہا ہے۔ وہ انہیں ہلاک دیں گے تو یہ مسئلہ ختم ہو گا۔ آؤ"...... ڈاکٹر گیری نے کہا اور وا مڑ گیا۔ دوسرا آدمی بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گیا دروازہ بند ہو گیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر اٹھ بیٹھ گیا۔ اس نے انگلیوں کو موڑ کر رسی کی گانٹھ کھولنا شروع دی۔ اس کے سارے ساتھی بے ہوش تھے اور اسے مخصوص ذ ورزشوں کی وجہ سے ہوش آ گیا تھا اور ڈاکٹر گیری کے مطابق کو گروپ انہیں ہلاک کرنے آ رہا تھا اس لئے عمران کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ ویسے اسے ڈاکٹر گیری کو یہاں ہابرٹ پر دیکھ کر بے حیرت ہو رہی تھی لیکن اس وقت اس بارے میں سوچنے کا وقت نہیں تھا اس لئے اس نے پوری توجہ گانٹھ کھولنے پر مرکوز کر دی تھ اور تھوڑی دیر بعد وہ گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ ر اس کی کلائیوں پر ہاتھوں سے زیادہ فاصلے پر بندھی ہوئی تھی اس لئے

اسے کاٹ نہ سکتا تھا اس لئے اس نے کھولنے کی کوشش کی تھی اور ی کھلتے ہی جیسے ہی اس کے ہاتھ آزاد ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے ا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو سری طرف ایک کمرہ تھا جو خالی تھی۔ عمران اس کمرے میں داخل ا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ اس کمرے کا دوسری طرف موجود دروازہ کھلا ا تھا اور باہر ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران جب اس دروازے پر پہنچا تو اس نے قریب ہی باتوں کی آوازیں سنیں۔ اس نے جھانک کر دیکھا تو باتیں کرنے کی آوازیں جس طرف سے آ رہی تھیں یہ مائیکرو ٹاور کا مین آپریشن روم تھا چونکہ عمران پہلے یہاں آ چکا تھا اس لئے اسے یہاں کی سچوئیشن کا پوری طرح علم تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اسلحے کا سٹور کس طرف ہے اور اسے فوری طور پر اسلحے کی اشد ضرورت تھی۔ وہ آہستہ سے راہداری میں آیا اور پھر پنجوں کے بل چلتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سٹور تھا اور پھر وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سٹور میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہاں سے ایک مشین گن اور اس کا میگزین اٹھایا اسے مشین گن میں فٹ کر کے اس نے ایک مشین پسٹل اٹھایا اور پھر اس کا میگزین لے کر اس نے مشین پسٹل میں ڈالا اور مشین پسٹل کو جیب میں ڈال کر وہ مشین گن پکڑے دوبارہ دروازے پر آیا۔ اس نے باہر جھانکا اور پھر باہر کسی کو نہ پا کر وہ راہداری میں سے ہوتا ہوا باہر آ گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں ہلاک کرنے والا گروپ

کوٹاموسے لانچ پر آرہا ہے اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ جزیرے
سمت سے آئیں گے۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اسی سمت کو بڑھ
گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ کر ایک بڑی سی جھاڑی
اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اسے ان سائنس دانوں سے کوئی خطر
تھا کیونکہ وہ ان کی نفسیات کو سمجھتا تھا کہ یہ لوگ ایسی ایجاد ت
دیں گے جس کے استعمال سے ہزاروں لاکھوں افراد ہلاک ہو جا
لیکن خود کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے اور شاید اسی لئے مرفی
انہیں ہلاک کرنے کے لئے گروپ یہاں بھجوایا تھا ورنہ اگر یہ سائن
دان انہیں ہلاک کر سکتے تو پھر گروپ کے یہاں آنے کی ضرورت
تھی اور ظاہر ہے جو گروپ آرہا تھا وہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے
تھا اس لئے عمران نے پہلے اس گروپ سے نمٹنے کا فیصلہ کیا تھا۔ و
اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر گیری چونکہ تسلی کر کے گیا ہے کہ وہ
ہوش ہیں اس لئے اب وہ دوبارہ وہاں نہ جائے گا بلکہ اس گروپ
ہی بھیجے گا۔ عمران جھاڑی کی اوٹ میں پہنچا تھا کہ اس نے عمار
میں سے ڈاکٹر گیری کو ایک سائنس دان کے ساتھ نکل کر اسی طرف
آتے دیکھا جہاں عمران موجود تھا۔ یہ وہی سائنس دان تھا جو ڈاک
گیری کے ساتھ کمرے میں آیا تھا۔ پھر وہ دونوں اس سے کچھ فاصلے پر
کر کھڑے ہو گئے۔

"انہیں اب تک پہنچ جانا چاہئے تھا"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔
"آجائیں گے"...... دوسرے بوڑھے سائنس دان نے کہا۔

"ویسے آپ نے حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا ہے بالکل فلمی ہیرو کی
رح کہ آپ نے ان انتہائی خطرناک ترین ایجنٹوں کو اس طرح بے
ش کر دیا ہے۔ آپ کو تو کسی فلم میں کام کرنا چاہئے ڈاکٹر
یمنڈ"...... ڈاکٹر گیری نے کہا تو دوسرا آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔
"بس اسے اتفاق ہی سمجھئے ورنہ میں نے تو کبھی ایسا کام نہیں
لیا۔ ویسے ڈاکٹر گیری ہمیں تو واپس گولڈن سپاٹ چلے جانا چاہئے
تھا۔ یہ لوگ آرہے ہیں یہ انہیں ہلاک کر دیتے ہماری یہاں رکنے کی
کیا ضرورت ہے"...... دوسرے آدمی نے جس کا نام ڈاکٹر ریمنڈ تھا،
کہا۔

"چیف مرفی کا حکم ہے کہ جب تک یہ لوگ ہلاک نہ ہو جائیں
ہمیں یہیں رہنا ہے"...... ڈاکٹر گیری نے جواب دیا۔
"ویسے ڈاکٹر گیری مجھے ان لوگوں پر حیرت ہو رہی ہے کہ کس
براعظم کے یہ رہنے والے ہیں اور کہاں انہیں موت کھینچ لائی ہے"۔
ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔
"ہاں واقعی"...... ڈاکٹر گیری نے جواب دیا۔
"اوہ ڈاکٹر گیری لانچ آرہی ہے"...... کچھ دیر بعد ڈاکٹر ریمنڈ نے
کہا اور گیری چونک پڑا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ عمران چوکنا ہو
گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے لمبے تڑنگے آدمیوں کو ایک ایک کر کے
جزیرے پر آتے ہوئے دیکھا۔ ان کی تعداد واقعی آٹھ تھی اور ان سب
کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"میرا نام واکر ہے۔ مجھے ہیڈ کوارٹر نے بجھوایا ہے"...... سے پہلے آنے والے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کے آدمی ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ڈاکٹر گیری ڈاکٹر ریمنڈ نے اپنا تعارف کرایا۔

"کہاں ہیں وہ دشمن ایجنٹ"...... واکر نے کہا۔

"اس سامنے عمارت کے ایک کمرے میں بے ہوش پڑے ہو ہیں۔ ہم نے چیک کر لیا ہے وہ بے ہوش ہیں اور اس کے ساتھ بندھے ہوئے بھی ہیں"...... ڈاکٹر گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے آئیے"...... واکر نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھ لگا۔ ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ بھی اس کے ساتھ ہی آگے بڑھنے لگے اس کے ساتھ ہی واکر کے باقی سات ساتھی بھی چل پڑے۔ عمرا نے مشین گن سیدھی کی۔ وہ دراصل اس ڈاکٹر گیری کو بچانا چاہ تھا اس لئے وہ ایسے موقع کی تلاش میں تھا کہ ڈاکٹر گیری ایک طرف ہو جائے لیکن ڈاکٹر گیری درمیان میں چل رہا تھا جب عمران نے محسوس کیا کہ اگر اس نے زیادہ دیر لگائی تو یہ لوگ اس کی مشین گن کی رینج سے نکل جائیں گے تو اس نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کھڑا ہوا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جزیرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چونکہ وہ سب اطمینان سے چل رہے تھے انہیں تصور تک نہ تھا کہ ان پر عقب سے حملہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے وہ سب پہلے ہی راؤنڈ

میں گر کر تڑپنے لگے۔ ان میں ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ بھی شامل تھا۔ عمران اس وقت تک فائر کرتا رہا جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کہ واکر اور اس کا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔ اسی لمحے عمارت سے دو بوڑھے دوڑتے ہوئے باہر آئے اور عمران تیزی سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ دونوں چیختے ہوئے لاشوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کی توجہ چونکہ لاشوں کی طرف تھی اس لئے انہوں نے عمران کو نہ دیکھا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ بھی۔ یہ"۔ ان میں سے ایک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خبردار اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہو گا"...... عمران نے درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آتے ہوئے چیخ کر کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی ہتھیار نہ تھا اور عمران کی آواز سن کر وہ دونوں بری طرح اچھلے اور پھر مڑ کر دوڑ پڑے۔ عمران نے فائر کھول دیا اور پھر ان میں سے ایک چیختا ہوا گر گیا۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا جبکہ دوسرا آدمی ویسے ہی نیچے گر گیا تھا۔ عمران نے اس پر فائر نہ کیا تھا۔ وہ ایک آدمی کو بہرحال زندہ رکھنا چاہتا تھا اور یہ آدمی شاید خوف کی وجہ سے ہی بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔ اسے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں یہ خوف کی شدت سے ہلاک نہ ہو گیا ہو لیکن اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ وہ ہلاک نہ ہوا تھا بلکہ

صرف بے ہوش تھا جبکہ ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ، واکر اور اس سارے ساتھی اور اس کے ساتھ ہی تیسرا بوڑھا سائنس دان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔ عمران نے جھک کر اس ہوش بوڑھے کو اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس عمارت کی طر بڑھ گیا اور پھر اس نے اسے بھی لے جا کر اسی کمرے میں ڈال جہاں اس کے باقی ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران ا وہیں لٹا کر واپس مڑا۔ اب اسے اس گیس کے تریاق کی تلاش ت جس سے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا گیا تھا لیکن جب اسے تریاق نہ ملا تو اس نے پانی کا ایک جگ بھرا اور واپس ا ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ پھر اس نے پہلے تو ان سب کے ہا رسیوں سے آزاد کرائے اور پھر اس نے ان کے منہ کھول کر ان کے حلق میں پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ چونکہ اس کے خیال کے مطابق انہیں بے ہوش ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی اور عمران خود جس طرح ہوش میں آیا تھا اس سے اسے اندازہ تھا کہ گیس کے اثرات کافی کم ہو گئے ہوں گے اس لئے اس کا خیال تھا کہ پانی اثر کرے گا اور پھ اس کا خیال درست نکلا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھیوں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی آنکھیں کھلنی شروع ہو گئیں۔

"عمران صاحب آپ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا ہے"...... صفدر نے ہوش میں آتے ہی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خدا کا شکر ادا کرو کہ اس بار اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو نئی زندگی دی ہے ورنہ چیف کو نئی ٹیم بنانی پڑتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ خاص الخاص"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر آہستہ آہستہ سب ہوش میں آ گئے تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک ہونے والے سارے واقعات بتا دیئے اور وہ سب واقعی اس بات کے قائل ہو گئے کہ اس بار واقعی اللہ تعالیٰ نے انہیں نئی زندگی دی ہے اور وہ سب بے اختیار اللہ کا شکر ادا کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"زندگی موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اصل بات ہمارے ملک کے کروڑوں افراد کی سلامتی تھی۔ اگر یہ لوگ ہمیں ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ دوبارہ لیبارٹری بنا کر اس کے بعد اس مشینری کا استعمال ہر صورت میں پاکیشیا پر ہی کرتے۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خصوصی کرم کیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب ڈاکٹر گیری اور اس کے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے اور پھر ہمیں یہاں بے ہوش کس نے کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

اب یہ بوڑھا ہی بتائے گا۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ کم کم ڈاکٹر گیری کو بچا لوں لیکن شاید اس کی موت آچکی تھی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر زمین پر پڑے ہوئے بوڑھے سائنس دان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس بوڑھے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہوش میں آجاؤ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بوڑھا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... بوڑھے نے یکلخت خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے تعاون نہ کیا تو تم بھی سب کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تعاون کیا تو زندہ رہو گے۔ کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس بوڑھے کی ٹانگیں خوف کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام راسٹن ہے۔ ڈاکٹر راسٹن"...... اس بوڑھے نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ڈاکٹر گیری کے ساتھ سیف ایریئے میں تھے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم وہیں تھے۔ پھر ہم ڈاکٹر گیری کے ساتھ ہی وہاں سے یہاں پہنچے تھے"...... ڈاکٹر راسٹن نے جواب دیا۔ اب وہ پہلے کی نسبت خاصا سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"وہاں سے کیوں آئے تھے یہاں۔ کیا وہاں تم لوگ غیر محفوظ تھے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے سیف ایریئے کا اوپر والا حصہ کھلا ہوا تھا پھر جب چیف مرفی کو پتہ چلا تو اس نے اسے مکمل طور پر بند کرنے کا حکم دے دیا لیکن مکمل بند ہو جانے کے بعد ظاہر ہے وہاں ہم نہ رہ سکتے تھے اس لئے ہم اسے مکمل طور پر بند کر کے سپیشل وے کے ذریعے خاموشی سے یہاں پہنچ گئے۔ یہاں تم لوگ آئے تو ڈاکٹر ریمنڈ نے تمہیں بے ہوش کر دیا پھر چیف مرفی سے ڈاکٹر گیری کی بات ہوئی۔ چیف مرفی نے کہا کہ ہم تم سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیں لیکن ڈاکٹر گیری اور ہم نے انکار کر دیا۔ ادھر چیف مرفی نے ایک گروپ کو ٹاکس سے گولڈن سپاٹ پر بھجوایا تھا تاکہ تمہیں وہاں ہلاک کرایا جاسکے لیکن تم ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے یہاں پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ چیف مرفی نے اس گروپ کو یہاں بھجوایا اور ہم اس گروپ کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ انہیں لینے کے لئے ساحل پر گئے جبکہ ہم باقی دونوں ڈاکٹر یہاں ہال میں بیٹھے رہے۔ پھر ہم نے

فائرنگ کی آوازیں سنی جو باہر سے آ رہی تھیں تو ہم بے حد حیران ہوئے کیونکہ آپ لوگ تو کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے ہم دوڑتے ہوئے باہر گئے تو وہاں ہم نے ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ کے علاوہ آٹھ افراد کو زمین پر پڑے ہوئے دیکھا تو ہم قریب گئے تو پھر فائرنگ شروع ہو گئی اور میں خوف کی شدت سے نیچے گر کر بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... ڈاکٹر راسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر گیری اور چیف مرفی کے درمیان کیا باتیں ہوئی تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"یہاں یا وہاں سیف ایریئے میں"...... ڈاکٹر راسٹن نے چونک کر پوچھا تو عمران بھی چونک پڑا۔

"تو کیا تم نے بھی وہاں سیف ایریئے میں ڈاکٹر گیری اور مرفی کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں جب یہ ساری بات چیت ہوئی تو ہم ڈاکٹر گیری کے کمرے میں ہی تھے کیونکہ ڈاکٹر گیری کے بعد گولڈن سپاٹ پر سب سے سینئر سائنس دان میں تھا"...... ڈاکٹر راسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ وہاں کیا کیا باتیں ہوئیں"...... عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر راسٹن نے ڈاکٹر گیری اور مرفی کے درمیان ہونے والی بات چیت کے ساتھ ڈاکٹر مارش کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور پھر سب ماسٹر کمپیوٹر سے ہونے والی چیکنگ کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اگر یہ واکر گروپ ہمیں ہلاک کر دیتا تو تم سب واپس چلے جاتے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہم تیار تھے۔ صرف اس انتظار میں تھے کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ تو ہم واپس جائیں کیونکہ چیف مرفی نے کہا تھا کہ ہم رپورٹ دے کر واپس جائیں گے"...... ڈاکٹر راسٹن نے جواب دیا۔

"سیف ایریئے کی اندرونی تفصیلات بتاؤ۔ تم نے اسے کیسے کلوز کیا ہے اور کیسے اسے کھولا جائے گا"...... عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر راسٹن نے تفصیلات بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے اب تم ہمارے ساتھ وہاں چلو گے"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم مجھے تو نہ مارو گے"...... ڈاکٹر راسٹن نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں تو ڈاکٹر گیری اور اس کے ساتھی سائنس دان کو بھی نہ مارنا چاہتا تھا لیکن ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ دونوں ان کے ساتھ اس انداز میں مل کر چل رہے تھے کہ اگر میں انہیں بچانے کی کوشش کرتا تو پھر میں خود اور میرے ساتھی بھی ہلاک ہو جاتے کیونکہ واکر اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ افراد تھے۔ اب بھی وہ اس لئے اتنی آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں کہ انہیں اس بات کا تصور بھی نہ تھا کہ ان کے ساتھ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ ان کے ذہن میں معمولی سا خدشہ بھی موجود نہ تھا ورنہ وہ اس قدر آسانی سے نہ مارے جا سکتے اور

ان کی وجہ سے مجبوراً مجھے ڈاکٹر گیری اور ڈاکٹر ریمنڈ کو بھی ہلاک کر پڑا اور پھر جب تمہارے ساتھ تمہارا ساتھی آیا تو مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تمہارے پاس اسلحہ نہ ہو اور تم میرے بے ہوش ساتھیوں کو ہلاک نہ کر دو اس لئے مجبوراً مجھے تم پر فائر کھولنا پڑا۔ تم چونکہ دوسرے سے ہٹ کر دوڑ رہے تھے اس لئے میں نے جان بوجھ کر تم پر فائر نہ کھولا تھا اور تم صرف دہشت سے بے ہوش ہو کر گر گئے تھے اس لئے تم بے فکر رہو اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو گے تو تم زندہ رہو گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیسا تعاون"...... ڈاکٹر راسٹن نے چونک کر پوچھا۔

" تم ہمیں گولڈن سپاٹ کے سیف ایریئے میں لے جاؤ گے اور وہاں سیف ایریئے کو اوپن کرو گے ہم وہاں موجود مشینری کو چیک کریں گے اور پھر یہ دیکھیں گے کہ کیا اس مشینری سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ لاحق ہے یا نہیں اور اگر لاحق ہوا تو ہم تمہارے ذریعے اس مشینری میں ایسی تبدیلیاں کرائیں گے جس سے یہ خطرہ ختم ہو جائے اور اگر نہ ہوا تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اسے تباہ نہیں کرو گے"...... ڈاکٹر راسٹن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم صرف پاکیشیا کو علیحدہ ٹارگٹ بننے سے روکنا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے میں سینئر سائنس دان ہوں۔ ڈاکٹر گیری کے بعد میں اس مشینری کو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں اسے آپریٹ کر سکتا ہوں تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے سامنے ایسی تبدیلیاں کر دوں گا کہ پاکیشیا کو ٹارگٹ بنایا ہی نہ جاسکے گا"...... ڈاکٹر راسٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا فیصلہ اس طرح ہو گا کہ تم اب چیف مرفی کو کال کر کے اسے بتاؤ کہ یہاں ہولناک جنگ ہوئی ہے اور واکر اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی مارے گئے ہیں اور صرف تم اکیلے زندہ بچے ہو۔ پھر چیف مرفی تم سے جو کچھ کہے تم اس پر عمل کرنے کی حامی بھر لینا لیکن تم نے بہرحال ہمارے ساتھ جا کر وہاں تبدیلیاں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں کر لیتا ہوں بات۔ تم بے فکر رہو۔ تم جیسا کہو گے ویسے ہی ہو گا"...... ڈاکٹر راسٹن نے جواب دیا۔

" تو چلو"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر راسٹن دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب آپ ڈاکٹر راسٹن کی آواز میں اس مرفی سے بات نہیں کر سکتے"...... صفدر نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تا کہ ڈاکٹر راسٹن بات چیت کو نہ سمجھ سکے۔

" نہیں مرفی ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں بھی آواز وغیرہ چیک ہوتی ہو اس لئے میں براہ راست ڈاکٹر راسٹن کی بات کرانا

چاہتا ہوں تاکہ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہو جائے اور ہم اپنا مشن
مکمل کر کے واپس چلے جائیں".......عمران نے بھی پاکیشیائی زبان
میں جواب دیا اور صفدر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

مرفی اپنے آفس میں بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر
راسٹن کے ساتھ اس کی تفصیلی بات چیت ہو چکی تھی اور اس نے
اس بات چیت کے دوران ڈاکٹر راسٹن کی پرسنل فائل بھی چیک کر
لی تھی کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ڈاکٹر راسٹن کی جگہ عمران بات
نہ کر رہا ہو اس لئے اس نے پرسنل فائل کے مطابق ڈاکٹر راسٹن سے
ذاتی سوالات کئے تھے جن کے جواب ڈاکٹر راسٹن نے درست دیئے
تھے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ بات کرنے والا ڈاکٹر
راسٹن ہی ہے۔ گو اسے اس اطلاع نے شدید دھچکا پہنچایا تھا کہ
سوائے ڈاکٹر راسٹن کے باقی سب سائنس دان ہلاک ہو گئے تھے اور
یہ کراکون اور اسرائیل کے لئے بہت بڑا دھچکا تھا کیونکہ یہ ان کے
ٹونٹی کے سائنس دان تھے لیکن بہرحال گولڈن سپاٹ کی اصل
مشینری بھی بچ گئی تھی اور سب سے زیادہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس اور خاص طور پر عمران بھی ہلاک ہو چکا تھا اس لحاظ سے مرفی
اسے بہت بڑا کارنامہ سمجھ رہا تھا کیونکہ سائنس دان تو اور مل سکتے
تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی اگر زندہ بچ جاتے تو پھر گولڈن
سپاٹ کو مسلسل خطرہ لاحق رہتا اس لئے اس نے ہیڈ کوارٹر کو بھی
اپنی کامیابی کی تفصیلی رپورٹ دے دی تھی اور ڈاکٹر راسٹن کو اس
نے کہہ دیا تھا کہ وہ اب ٹاکس چلا جائے اور وہاں رہے جب تک کہ
کراکون گولڈن سپاٹ کے تباہ شدہ حصے کی دوبارہ بحالی نہیں کر لیتا
اور کام کرنے کے لئے دوسرے سائنس دانوں کا بندوبست نہیں ہو
جاتا۔ تب تک وہ ٹاکس میں ہی رہے۔ ہیڈ کوارٹر نے اسے کہہ دیا تھا
کہ وہ جلد ہی انجینئر اور سائنس دانوں کی نئی ٹیم تیار کر کے گولڈن
سپاٹ بھجوا دے گا اور ہنگامی بنیادوں پر گولڈن سپاٹ کی بحالی کا کام
شروع کر دیا جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر نے بھی عمران اور اس کے
ساتھیوں کی موت کو مرفی کا بہت بڑا کارنامہ قرار دیا تھا اس لئے مرفی
اس وقت انتہائی مطمئن نظر آ رہا تھا۔ اب چونکہ باقی کام ہیڈ کوارٹر کا
تھا اس لئے ایک لحاظ سے مرفی کے سیکشن کا کام ختم ہو چکا تھا۔
اچانک سامنے پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مرفی چونک پڑا۔ پھر اس
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مرفی بول رہا ہوں"...... مرفی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس چیئرمین صاحب کا حکم ہے کہ آپ فوراً ان سے فون پر
رابطہ کریں"...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز

سنائی دی۔

"ٹھیک ہے"۔ مرفی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز کی
دراز کھولی اور ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس خصوصی ساخت کا فون
پیس نکالا۔ یہ فون پیس کراکون کے ہیڈ جسے چیئرمین کہا جاتا تھا سے
بات چیت کے لئے مخصوص تھا۔ مرفی نے اسے آن کیا اور پھر اس پر
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی اور مرفی نے
آواز پہچان لی۔ یہ چیئرمین کی مخصوص آواز تھی۔

"مرفی بول رہا ہوں جناب"...... مرفی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"مرفی تم نے ہیڈ کوارٹر کو گولڈن سپاٹ کے بارے میں جو
رپورٹ دی ہے اسے ہیڈ کوارٹر میں بے حد سراہا گیا ہے اور اس کی
رپورٹ اسرائیل حکام کو بھی بھجوا دی گئی ہے لیکن اسرائیلی حکام کو
اس رپورٹ پر یقین نہیں آیا اس لئے اسرائیلی صدر تم سے اس سلسلے
میں مزید تفصیلی بات چیت کرنا چاہتے ہیں"...... چیئرمین نے نرم
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ میرے لئے اعزاز ہے جناب کہ اسرائیل کے صدر
سے میری بات ہو گی جناب"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ان کی طرف سے کال کا انتظار کرو اور جو کچھ وہ پوچھیں

اس کا تفصیل سے جواب دینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہیلو"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ایک سخت سی آواز دی۔

"یس مرفی بول رہا ہوں"...... مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرائیں بات"...... مرفی نے جواب دیا۔

"ہیلو میں پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں مرفی بول رہا ہوں جناب"...... مرفی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مرفی مجھے کراکون ہیڈکوارٹر سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو رپورٹ ملی ہے اس پر میں آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... مرفی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور آپ کو یہ رپورٹ ایک سائنس دان ڈاکٹر راسٹن نے دی ہے۔ کیا ڈاکٹر راسٹن عمران اور اس کے ساتھیوں ک

پہچانتے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ کیسے انہیں پہچان سکتے ہیں۔ ویسے بھی وہ میک اپ میں تھے اور ایکریمی بنے ہوئے تھے"...... مرفی نے جواب دیا۔

"پھر کس طرح یہ بات طے سمجھی گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب حالات و واقعات کی تفصیل بھی رپورٹ میں شامل ہے جناب"...... مرفی نے کہا۔

"اس میں انتہائی مختصر باتیں ہیں۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں کیونکہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل کا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے اور اسرائیل کی انتہائی وسیع بااختیار اور منظم تنظیموں نے اس کے خاتمے کی کوشش کی ہے لیکن آج تک یہ لوگ مارے نہیں جا سکے۔ آپ کی رپورٹ کے مطابق تو گولڈن سپاٹ کی اصل مشینری بچ گئی ہے لیکن اسرائیل کے نقطہ نظر سے اگر یہ مشینری نہ بھی بچتی اور عمران اور اس کے ساتھی یا صرف عمران ہی ہلاک ہو جاتا تو پوری دنیا کے یہودی اس خبر پر خوشی سے ناچ اٹھتے۔ اس لئے مجھے اس رپورٹ پر یقین نہیں آ رہا"...... صدر نے کھلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر آپ کی بات درست ہے سر لیکن بہرحال یہ شخص اپنے ساتھیوں سمیت کراکون کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے اور اگر آپ حکم

دیں تو ان کی لاشیں بھی اسرائیل بھجوا دی جائیں"...... مرفی نے
بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"آپ پوری تفصیل بتائیں جس طرح واقعات پیش آئے ہیں"۔
صدر نے پوچھا تو مرفی نے شروع سے لے کر آخر تک اور ڈاکٹر راسٹن
سے ہونے والی بات چیت تک تفصیلات بتا دیں۔

"آپ کو معلوم ہے کہ عمران آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے۔ کیا
آپ نے چیکنگ کی ہے کہ ڈاکٹر راسٹن کی جگہ آپ سے بات کرنے
والا عمران تو نہ تھا"...... صدر نے کہا اور مرفی نے بتا دیا کہ اس نے
اس خدشے کے پیش نظر ڈاکٹر راسٹن سے کئی پرسنل سوال کئے تھے
جن کا علم کسی صورت بھی عمران کو نہ ہو سکتا تھا اور ڈاکٹر راسٹن
نے تمام سوالات کے جوابات درست دیئے تھے۔

"آپ ایسا کریں کہ خود فوری طور پر وہاں جائیں اور اس بات کو
حتمی بنائیں کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ صدر
نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر آپ کی تسلی نہیں ہو رہی تو جناب میں خود جا کر
چیکنگ بھی کر لیتا ہوں اور ان کی لاشیں بھی اسرائیل کو بھجوا دیتا
ہوں"...... مرفی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو مرفی نے فون آف کر دیا۔

"نانسنس۔ اس قدر طاقتور ملک کا صدر ہونے کے باوجود ایک

آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہو رہا ہے۔ نانسنس"...... مرفی نے غصیلے
انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی
سوال کرتا میز پر موجود سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مرفی
نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مرفی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہابرٹ سے ایمزے کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"ایمزے کی۔ بات کراؤ"...... مرفی نے کہا کیونکہ اس نے
ایمزے کو اس گروپ کے ساتھ گولڈن سپاٹ اور ہابرٹ بھجوایا تھا
تاکہ وہ وہاں موجود تمام لاشوں کو اٹھا کر ٹاکس لے جائے ورنہ یہ
لاشیں وہاں پڑے پڑے خراب ہو جائیں گی اور پھر دونوں جزیروں کی
صفائی مسئلہ بن جائے گا۔

"ہیلو چیف میں ایمزے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... مرفی نے کہا۔

"جناب آپ کے حکم کے مطابق پہلے ہم گولڈن سپاٹ گئے اور
وہاں سے لاشیں اٹھا کر ٹاکس پہنچا دیں اس کے بعد ہم ہابرٹ گئے اور
ہم وہاں موجود لاشیں اکٹھی کر ہی رہے تھے کہ گولڈن سپاٹ پر ایک
خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک جیسے وہاں سینکڑوں ایٹم بم
بیک وقت پھٹ پڑے ہوں۔ کافی دیر تک دھماکے ہوتے رہے۔ ہم

بے حد پریشان ہوئے اور جب دھماکے ختم ہوئے تو ہم وہاں گئے تو جناب وہاں تو پورا گولڈن سپاٹ تباہ ہو چکا ہے۔ آدھے سے زیادہ جزیرہ تو سمندر میں غرق ہو گیا ہے۔ وہاں تو مکمل تباہی ہو چکی ہے۔ ہم واپس یہاں ہابرٹ پہنچے ہیں اور اب یہاں سے میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایمزے نے کہا تو مرفی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ سیف ایریا تو کلوز تھا پھر وہ کیسے تباہ ہو سکتا ہے"...... چند لمحوں بعد مرفی جیسے پھٹ پڑا۔

"سیف ایریئے سے آپ کا مطلب وہ اونچی دیواروں والا حصہ ہے"...... ایمزے نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں تو ہوا بھی داخل نہیں ہو سکتی پھر وہ کیسے تباہ ہو سکتا ہے"...... مرفی نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس حصے میں خوفناک تباہی ہوئی ہے جناب۔ دیواریں تک ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اور وہاں موجود تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ اس کا کافی حصہ سمندر میں غرق ہو چکا ہے۔ اس کے باہر جو حصہ تھا وہ تو پہلے ہی تباہ شدہ تھا وہاں سے تو ہم نے لاشیں اٹھائی تھیں"...... ایمزے نے کہا۔

"جب تم نے لاشیں اٹھائی تھیں تب وہ حصہ ٹھیک تھا"۔ مرفی نے پوچھا۔

"یس سر۔ دیواروں کی وجہ سے ہم اس کے اندر نہ جا سکے تھے

لیکن اب تو وہ حصہ کھلا ہوا ہے اور مکمل طور پر تباہ شدہ ہے البتہ جناب وہاں سے ایک لاش ملی ہے جسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ بوڑھا آدمی تھا سائنس دان لگتا تھا"...... ایمزے نے جواب دیا۔

"کیا اس کا چہرہ بچ گیا تھا"...... مرفی نے پوچھا۔

"یس چیف"...... ایمزے نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ"...... مرفی نے پوچھا تو ایمزے نے حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو ڈاکٹر راسٹن کا حلیہ ہے وہ تو ٹاکس چلا گیا تھا۔ ویری بیڈ۔ تم ہابرٹ پر کام کرنے والوں کو تو پہچانتے ہو گے"۔ مرفی نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"یس باس میں پہلے ہابرٹ میں ہی کام کرتا رہا ہوں"۔ ایمزے نے جواب دیا۔

"کارڈک کو بھی تم پہچانتے ہو گے"...... مرفی نے پوچھا۔

"یس باس اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ان کی لاش بھی ہابرٹ میں موجود ہے"...... ایمزے نے جواب دیا۔

"ہابرٹ میں جو لاشیں ملی ہیں ان میں دو عورتوں اور چار ایکریمی اجنبی مردوں کی بھی لاشیں ہوں گی"...... مرفی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ وہاں عورتوں کی لاشیں تو سرے سے ہی موجود نہیں ہیں البتہ تین بوڑھے آدمیوں کی لاشیں ملی ہیں جو اپنے حلیوں اور

لباس سے سائنس دان لگتے ہیں"...... ایمزے نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں عورتوں کی لاشیں نہیں ہیں"...... مرفی نے چیخ کر پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ہم نے پورے جزیرے ہاربرٹ میں گھوم کر لاشیں ایک جگہ اکٹھی کر لی ہیں۔ یہاں اور کوئی لاش نہیں ہے"۔ ایمزے نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سب کچھ فراڈ تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں مارے گئے بلکہ انہوں نے گولڈن سپاٹ کو ہی تباہ کر دیا ہے۔ ویری بیڈ"...... مرفی نے اس بارے مرے مرے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اسے واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں خوفناک دھماکے ہو رہے ہوں اور وہ نجانے کتنی دیر تک اسی طرح بیٹھا رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مرفی نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مرفی نے آہستہ سے کہا۔

"چیئرمین صاحب کا حکم ہے کہ آپ انہیں فوراً کال کریں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا"...... مرفی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر ہی پڑے ہوئے سرخ فون کو آن کر کے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیئرمین کی تیز آواز سنائی دی۔

"مرفی بول رہا ہوں جناب"...... مرفی نے آہستہ سے کہا۔

"مرفی مجھے ابھی ابھی ٹاکس سے اطلاع ملی ہے کہ گولڈن سپاٹ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے جبکہ تم نے رپورٹ دی تھی کہ اصل حصہ سیف ایریا کلوز ہو جانے کی وجہ سے بچ گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ہلاک ہو گئے ہیں پھر اسے کس نے تباہ کیا ہے"...... چیئرمین کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے بھی ابھی چند لمحے پہلے رپورٹ ملی ہے جناب۔ واقعی گولڈن سپاٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ وہاں اچانک سیف ایریئے کے اندر سے انتہائی خوفناک دھماکے سنائی دیئے ہیں پھر میرے آدمی وہاں پہنچے تو سیف ایریا مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اس کی تمام مشینری بھی اور اس کا کافی حصہ ان دھماکوں کی وجہ سے سمندر میں غرق ہو چکا ہے اور جناب وہاں سے ڈاکٹر راسٹن کی لاش بھی ملی ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں بھی ہاربرٹ سے نہیں ملیں۔ اس کا مطلب ہے جناب کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر راسٹن کو استعمال کیا گیا ہے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے ڈاکٹر راسٹن سے ہمیں اوکے رپورٹ دلوا کر ہمیں مطمئن کر دیا اور پھر وہ ڈاکٹر راسٹن کو ساتھ لے کر سیف ایریئے میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں انتہائی پاورفل خوفناک بم نصب کر دیئے اور ڈاکٹر راسٹن کو ہلاک

کر کے وہ وہاں سے نکل گئے اور پھر انہوں نے ان بموں کو ڈی چارج کر کے سب کچھ تباہ کر دیا"...... مرفی جب بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کراکون جو پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا وہ چند افراد کے ہاتھوں ختم ہو گیا۔ مشینری بھی ختم، سائنس دان بھی ختم، جزیرہ بھی ختم۔ کیا رہ گیا باقی۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سب کچھ ختم ہو گیا سب کچھ۔ پوری دنیا کے یہودیوں کا خواب بکھر کر رہ گیا۔ ویری بیڈ"۔ دوسری طرف سے چیئرمین نے ہذیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مرفی نے فون آف کر دیا۔

"ہاں واقعی سب کچھ ختم ہو گیا۔ یہودی ایک بار پھر ان چند مسلمانوں سے شکست کھا گئے"...... مرفی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مرفی نے انتہائی ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مرفی نے انتہائی مردہ سے لہجے میں کہا۔

"جناب کوئی پاکیشیائی علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ وہ۔ وہ۔ ٹھیک ہے کراؤ بات"...... مرفی نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو علی عمران بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے"...... مرفی نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ فون پیس میں گھس کر دوسری طرف موجود اس عمران کی گردن پکڑ لے۔

"مرفی تمہیں گولڈن سپاٹ کی مکمل تباہی کی اطلاع مل چکی ہو گی۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم اپنی اس تنظیم کراکون کے بڑوں کو اچھی طرح سمجھا دینا کہ اب اگر انہوں نے پاکیشیا اور مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش کی تو پھر کراکون کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے سب بڑے تم سمیت اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ گولڈن سپاٹ کی تباہی کے بعد کراکون ایک عام مجرم تنظیم رہ گئی ہے اس لئے میں نے اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی لیکن اگر تم لوگوں نے پاکیشیا یا مسلمانوں کے خلاف اب کوئی کارروائی کی تو پھر تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر اور تمہاری یہ تنظیم سب کچھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مرفی کافی دیر تک تو رسیور پکڑے بیٹھا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ اس طرح بجھ چکا تھا جیسے وہ واقعی لاش میں تبدیل ہو چکا ہو۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کیٹو کے ایک ہوٹل میں موجود تھا ڈاکٹر راسٹن کو ساتھ لے کر وہ ان کی مخصوص آبدوز میں واپس کوناموجزیرے پر پہنچے تھے اور پھر ڈاکٹر راسٹن نے سپیشل وے کھولا اور وہ اندر داخل ہو گئے چونکہ سیف ایریا مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا تھا اس لئے وہاں موجود سب ماسٹر کمپیوٹر بھی آف تھا اور عمران نے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اس ماسٹر کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر راسٹن نے جب عمران کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو وہ پاگلوں کے سے انداز میں سب ماسٹر کمپیوٹر کو بچانے کے لئے اس کے سامنے آ گیا لیکن ظاہر ہے نتیجہ اس کے سوا کیا نکل سکتا تھا کہ وہ خود بھی گولیاں کھا کر لاش میں تبدیل ہو گیا۔ پھر عمران نے وہاں موجود تمام مشینری کو فائرنگ کے ذریعے ناکارہ کیا اور پھر وہاں سپر میگا پاور کے چار طاقتور بم نصب کر کے وہ آبدوز کے ذریعے ہی وہاں سے نکلے

اور پھر کافی فاصلے پر پہنچ کر عمران نے آبدوز کو سطح سمندر پر ابھارا اور پھر یہ بم ڈی چارج کر دیئے گئے۔ نتیجہ یہ کہ گولڈن سپاٹ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا عمران اور اس کے ساتھی اپنی آنکھوں سے یہودیوں کے اس پراجیکٹ کو تباہ ہوتے دیکھتے رہے جس کی مدد سے وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس آبدوز کے ذریعے ہی کیٹو پہنچ گیا۔ انہوں نے آبدوز کو سمندر کے اندر ہی چھوڑا اور خود وہ غوطہ خوری کے لباس میں باہر آگئے۔ چونکہ آبدوز سمندر کے اندر تھی اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ پانی آبدوز کے اندر چلے جانے کی وجہ سے اب وہ بھی اوپر نہ آ سکے گی اور پھر وہ ایک ویران ساحل پر پہنچ گئے جہاں انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار کر وہیں ایک کریک میں چھپائے اور اس کے بعد وہ اس ہوٹل میں پہنچ گئے تھے۔ یہاں آکر عمران نے مرفی کو فون کیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر یہودیوں نے مزید کوئی کارروائی کی تو پھر کراکون کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ کو معلوم ہے کہ کراکون کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... صفدر نے عمران کے رسیور کریڈل پر رکھتے ہی پوچھا۔

"ابھی تو پتہ نہیں ہے لیکن بہرحال اسے آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے لیکن اس کراکون کا اصل پراجیکٹ یہی گولڈن سپاٹ ہی تھا۔ اس کے تباہ ہونے کے بعد اب کراکون ایک عام سی مجرم تنظیم

بن کر رہ گئی ہے اس لئے اب اس کے خلاف کارروائی کرنا ہمارا کام نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ایک بار پھر ڈائریکٹ کیا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"یہاں سے اسرائیل کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن رہے تھے اور انہیں پہلے عمران کے انکوائری سے اسرائیل اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم کرنے اور اب پریذیڈنٹ کا لفظ سنتے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اسرائیل کے صدر سے بات کر رہا ہے۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے میری فوراً بات کراؤ ورنہ اسرائیل کو انتہائی خوفناک نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم عمران بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دی۔

"واقعی عمران نہیں جناب میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہلاک نہیں ہوئے۔ مجھے پہلے ہی تمہاری ہلاکت کی رپورٹ پر شک تھا"...... دوسری طرف سے صدر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کراکون نے اس کی ہلاکت کی رپورٹ اسرائیل پہنچائی ہو گی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری یہ اطلاع درست ہے کہ اسرائیل کراکون کی سرپرستی کر رہا ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو یہ اطلاع دینے کے لئے فون کیا ہے کہ کراکون کا گولڈن سپاٹ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہ تمام مشینری جس کی بنیاد پر کراکون پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہی تھی اور اس کا تجربہ وہ پاکیشیا پر کرنا

چاہتے تھے اور جس کے لئے انہوں نے پاکیشیا کے دشمن ملک کافرستان سے مذاکرات کر لئے تھے۔ وہ سب کچھ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور میں نے کراکون ہیڈ کوارٹر کے فارن ڈیسک کے انچارج مرفی کو بھی فون پر کال کر کے یہ سب کچھ بتا دیا ہے اور اسے میں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر اب کراکون نے پاکیشیا یا مسلمانوں کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر کراکون کے ہیڈ کوارٹر کا بھی یہی حشر ہو گا جو گولڈن سپاٹ کا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کیا اسرائیل اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کو مسلم دشمنی کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے۔ کیا آپ کے سائنس دان اور ماہرین انسانی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اب تک یقیناً آپ کو یہ بات تو سمجھ آ گئی ہو گی کہ یہودی چاہے لاکھ کوشش کر لیں وہ مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس بات پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں گے۔ بائی بائی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ آپ کا ہی حوصلہ ہے عمران صاحب کہ آپ اسرائیل جیسے ملک کے صدر کو اس طرح کھلے عام دھمکیاں دیتے ہیں"...... صالحہ نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"یہ جب بھی ایسا کرتا ہے مجھے حقیقتاً اس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ اس دنیا کا رہنے والا انسان نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے کسی فرشتے کو انسانی روپ میں بھیج دیا

ہو"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ آج مجھے معلوم ہوا کہ تم مجھ سے زیادہ تنویر کو کیوں لفٹ کرتی ہو"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کاش مس جولیا کی بات درست ہو اور تم واقعی کوئی فرشتہ ہو اور کسی روز غائب ہو جاؤ"...... تنویر نے بے اختیار انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور جولیا بھی تنویر کی یہ بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں سُوپر فیاض کی حیرت انگیز صلاحیتوں پر مبنی انتہائی منفرد ناول

گراس ڈیم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

گراس ڈیم — ایک ایسا مشن، جسے سُوپر فیاض نے عمران کی مدد کے بغیر خود ہی مکمل کر لیا
گراس ڈیم — جس میں سُوپر فیاض کی صلاحیتیں پہلی بار کھُل کر سامنے آسکیں۔
سُوپر فیاض — جو خوفناک مجرموں کے مقابلے میں اکیلا ڈٹ گیا اور پھر موت اور زندگی کا ایک ایسا بھیانک کھیل شروع ہو گیا جس کا انجام انتہائی عبرتناک تھا — کیا سُوپر فیاض کامیاب ہو سکا — یا — ؟
رشتان — کارمن کا انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ — جس کے مقابل آکر عمران بھی حقیقتاً احمق بن گیا۔
عبدالرحمٰن — جو فیاض کی بہادری، حوصلے اور اس کے کارنامے پر اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے اُسے اپنے بعد انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل بنانے کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی یہ کارنامہ سُوپر فیاض نے سرانجام دیا تھا — یا — ؟
— وہ لمحہ — جب عمران بھی سُوپر فیاض کے کارنامے پر اُسے حقیقتاً داد دینے پر مجبور ہو گیا۔
● — انتہائی تیز رفتار ایکشن، بے پناہ سسپنس اور انتہائی دلچسپ واقعات سے بھرپور ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور انوکھی حیثیت کا حامل ہے۔

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ماورائی کہانی

ناگ بیلہ

مکمل ناول

مصنف — ایم اے راحت

ناگ بیلہ — ایسی وحشت ناک جگہ — جہاں کسی انسان کا زندہ رہنا ممکن ہی نہیں تھا — کیوں — ؟
سیتا دیوی — ناگ بیلہ کی ماورائی قوت — ایک خوبصورت عورت۔ جس کا انتہائی نایاب تاج چوری کر لیا گیا۔
عمران — جس نے سیتا دیوی کے تاج کا سراغ لگا لیا مگر جب عمران وہاں پہنچا تو تاج وہاں سے بھی غائب ہو چکا تھا۔ کیا عمران وہ نایاب تاج خود حاصل کرنا چاہتا تھا — ؟
میڈم شیرانہ — جس نے سیتا دیوی کو اپنے کنٹرول میں کر لیا — کیا اس نے سیتا دیوی کو تسخیر کر لیا تھا — ؟
سیتا دیوی — جس نے بالآخر تاج چُرانے والے کو انتہائی اذیت ناک سزا سے دوچار کر دیا۔ کیا سیتا دیوی اپنا تاج واپس حاصل کر سکی — ؟
● — سُوپر فیاض اور سلیمان کی دلچسپ نوک جھونک اور عمران کی معصومیت جو آپ کو بے اختیار قہقہے لگانے پر مجبور کر دے گی۔